اور ہم حسرت و یاس کو ساتھ لئے ہوئے ناشاد و نامراد اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں کسی منتر جنتر طبیب و حکیم یا صاحب دولت و حکومت کی یہہ تاب و توان نہیں کہ ہمیں اسوقت کال کے گال سے ایک پل کے لئے بھی بچا سکے - جب اس حیات بے ثبات کی یہہ نوبت ہے تو کون عاقل ہے کہ دنیا کے دھندون میں پھنسکر اور اُنہی میں محو ہوکر اپنے اصلی مقصد کو فراموش کرے اور راہ نجات کی تلاش نکرے - فی الحقیقت یہہ دنیا دلبستگی کے قابل نہیں - جو لوگ اس میں دل لگاتے ہیں اسی میں اُلجھکر ہمیشہ مصیبتوں اور آفتوں کا شکار بنتے اور چار لاکھ گتون اور چوراسی لاکھ جونون میں حیات و اموات پاتے ہوئے تناسخ کی زنجیروں سے سدا جکڑے رہتے ہیں - یہہ جیو تنہا قالب میں اکیلا ہی آتا اکیلا ہی اُٹھ جاتا اور اپنے کئے نیک و بد اعمال کی اکیلا ہی سزا یا جزا پاتا ہے - زن و فرزند یا دوست و اقارب کوئی شریک نہیں ہوتا - اس جہان فانی میں فی الاصل نہ اپنا کوئی خویش و اقارب ہے اور نہ آپ کسی اور کا کیونکہ نہ ہم کسی کو ساتھ لاتے ہیں اور نہ ساتھ لیجاتے ہیں جب یہان سے کوچ کرتے ہیں سب کو جہان کا تہان چھوڑ جاتے اور سب رشتۂ الفت توڑ جاتے ہیں - یہہ جسم جسے ہم اپنا سمجھکر زندگی بھر بڑے لاڈ پیار سے کھلاتے پلاتے اور اسکی خدمتگذاری میں اپنی عمر بیش بہا کو گذار دیتے ہیں افسوس آخر الوقت یہہ بھی اپنا ساتھ نہیں دیتا ہم محض اپنی نادانی سے اس دنیا بھر میں سب سے زیادہ ناپاک و احسان فراموش جسم کے بناؤ سنگار میں لگے ہوئے اپنا کام کچھہ نہیں بناتے اسکی خاطر رات دن طرح طرح کے پاپون کی پوٹ سر پر لادتے چلے جاتے اور اپنے کئے نیک و بد اعمال کے ثمرہ میں ہمیشہ سُکھ دُکھ اُٹھاتے ہیں - جبتک آتش ہوا و ہوس کی تیز لپٹیں ترک لذات محسوسات کے آب سرد سے نہیں بجھائی جاتیں ہر دم اور ہر لحظہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں - ہمنے جو صدہا جنم ہائے سابقہ کے اعمال کا بار گران اپنی گردن پر لاد رکھا ہے وہ بلا عبادت و ریاضت ہرگز ہلکا نہیں ہو سکتا اور جبتک یہہ ہلکا نہوگا ہمکو اسکا ثمرہ چکھنے کے لئے لا کلام اس عالم سگانہ میں بھٹکنا اور طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنا پڑینگی آج خوش نصیبی سے مجھے وہ موقعہ حاصل ہے جسکا ملنا اس دار نا پیدا کنار میں بدرجہ اتم مشکل ہے مجھے لازم ہے کہ اب اس بہترین موقع کو ہاتھہ سے نہ جانے دون عاقبت کا سدھار کرون اور منی دھرم اختیار کرکے حصول علم جاودانی کی طرف متوجہ ہون ....

غرض انھیں تصورات میں برہمہ گلال نے تمام شب گذار دی جب اُن کی روشنی نمودار ہوئی صبح کی تمام ضروریات سے فارغ ہوکر شری ارہنت دیو کی بتیراگ پرتما کے سامنے پہونچا - بڑی تعظیم و تکریم سے دست بستہ تین آورتی دیکر اور تین بار طواف کرکے ساشٹانگ نمسکار کیا اور اپنے خیالات و ارادت قلبی کو ظاہر کرکے پنچون کی ساکھی سے اسیوقت دگمبر منی کا بھیش ظاہر و باطن میں اختیار کر لیا -

سانس کی آمدورفت کا آرّہ ہر وقت عمر کے درخت کو کاٹتا ہے۔ زمانہ کا رہٹ
جس مین مہروماہ بیلون کی طرح چلتے ہین ہماری عمر کے سبو چون کو لیل و
نہار کی مال پر گردش مین لاتا اور عمر کے پانی سے کبھی بھرتا اور کبھی خالی کرتا ہے
سورج دن مین نکلتا اور شام کو چھپتا ہے۔ تارے رات کو چمکتے اور صبحکو مدھم ہوجاتے
ہین مگر انکا دور جاری رہتا ہے۔ موسم اپنے وقت پر آتے جاتے اور درخت
اپنی بہارین پھولتے پھلتے رہتے ہین۔ مگر افسوس ہماری عمر جو غفلت مین گذرتی
ہے لوٹ کر نہین آتی اور اپنا نشان حسرت کے سوا چھوڑ کر نہین جاتی۔ ہم سالگرہ
کے دن جشن کرتے اور خوشیان مناتے ہین موت کے لشکر نے جو منزل
طے کی اوسپر غور نہین کرتے ورنہ ہنسی کے عوض گوشہ مین بیٹھکر روتے۔
دنیا ایک مہمان سرا ہے جس مین بہت سے مسافر شام کو آکر ٹھیرتے اور
صبحکو جہان ارادہ ہوتا ہے چلے جاتے ہین یا کشتی ہے جسپر لوگ سوار ہوتے
اور پار اوترکر اپنی اپنی راہ لیتے ہین۔ آپس کا میل جول پرندون کا بسیرا
ہے جو رات کو درختون پر آرام پاتے اور دن نکلتے ہی اپنی اپنی بولیان
بول کر اوڑان چھو ہوجاتے ہین یا ایک میلہ ہے جس مین دیس دیس کے آدمی آکر
جمع ہوجاتے اور کچھ دیر بعد بچھڑ جاتے ہین۔ یہ مال اور خزانے جنکو
ہمنے جائز اور ناجائز طور پر جمع کیا ہے زمین مین گڑے یا کہین پڑے رہجائینگے
جس طرح کھلاڑی چوسر بچھا کر بازی لگاتا اور پانسون کو
پھینک کر اپنی جیت کے منصوبے باندھتا ہے ہم بھی طرح طرح
کی امید رکھتے ہین مگر جب موت آدباتی ہے تو چوسر بچھی کی بچھی رہجاتی ہے۔

لوگون کے لئے خصوصاً ایسے بچہ کو جو آجتک ناز و نعمت مین پلا اور گھر سے نکلکر کبھی جنگل کی صورت تک نہین دیکھی بہت ہی مشکل ہے منیون کی کریا بدرجہ اتم سخت اور اون تکلیفات کا برداشت کرنا جنکو منی سہتے ہین بڑی ٹیڑھی کھیر ہے اگر مہاراج نے معافی کا حکم دیا تو سمجھا بوجھا کر گھر لے آئینگے اگر جرم معاف نہوا اور برمھ گلال جنگل مین رہا تو چند روز مین خود ہی باز آجائیگا اس عرصہ مین سو تدبیر ہو سکتی ہین پھر یہان یا کسی غیر سلطنت مین جا کر آرام سے بود و باش کر سکتے ہین - کچھ حرج نہین ہے اسوقت اسکو اجازت دیجائے - (ظاہر مین) چونکہ راجا کی عدول حکمی اچھی نہین ہے اسلئے جو کچھ تو نے خیال کیا ہے وہ مناسب اور بہتر ہے - منی بھیس اختیار کرکے راجا کو ضرور اپدیش دینا چاہیے پھر جیسا موقع ہوگا دیکھا جائیگا ہم بخوشی اجازت دیتے ہین کہ تم منی بھیس دھارن کرو -

برمھ گلال - مین آپکی اس اجازت سے بہت خوش ہون آپ اطمینان رکھین کل صبح ہی آپکے حکم کی تعمیل کیجائیگی -

(رات ہوگئی برمھ گلال جین مندر مین بیٹھکر بارہ بھاونا کا تصور کرتا ہے -)

نوان سین

برمھ گلال جین مندر مین

برمھ گلال (اپنے دلمین) صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یون ہی تمام ہوتی ہے افسوس دنیا کی کوئی چیز پایدار نہین ہے - حیات دولت - حکومت - عمارات - زن و فرزند - دوست عزیز سب معرض فنا مین ہین - حیات مستعار پانی کی اوس تیز دھار کی طرح جو بلندی سے پستی مین گرتی یا ندی کی مثال جو پہاڑ سے نکلکر میدان مین بہتی ہے گذرتی چلی جاتی ہے - موت کا آفتاب زندگی کے برف پر ہر دم چمکتا اور

برمھہ گلال - صاحبان ! یہہ سانگ دسرے سانگ جیسا نہین ہی دکشا دھارن کرکے
پھر تبدیل کرنا ایسا گناہ ہی جسکا نتیجہ نگودا ور نرک ہین - وہی نگود جہان یہہ جیو انادکال
(روز ازل) سے جنم مرن کرتا اور دُکھہ بھرتا ہے ایک سانس مین جسقدر وقت صرف ہوتا
ہے اوسمین اٹھارہ دفعہ پیدا ہوتا اور مرتا ہے ایک اکشر سے بھی کم وہان گیان ہی سوا
تکلیف راحت کا نشان نہین وہ یہہ بھی نہین جانتے کہ ہم کون اور کہان ہین اونکی
تکالیف سکتہ والے کی طرح دل مین نہان ہین - نرک کا باس سراپا یاس ہی نہ کوئی ہمدم
آس پاس ہے خود ہی راتدن کٹتے مرتے ہین مگر وقت کے پورا نہونے سے دُکھہ بھرتے ہین
کیا آپ صاحبان پسند کرتے ہین کہ یہہ گنہگار دنیا اور عاقبت مین تیر ملامت کا نشانہ بنایا
جاے دنیا مین اس فعل سے جو بدنامی ہوئی ظاہر ہے عاقبت کو بھی کیون ہاتھہ سے دون
سانگ تو نہین البتہ اگر آپ صاحبان دل سے میری اس درخواست کو منظور فرماتے
ہین کہ مین اس دار نا پایدار سے پرہیز اور اسکے کچھ دار و مریز سے گریز کرکے ہمیشہ کیلئے آپ سے
رخصت ہوجاؤن تو دکشا دھارن کرلون - اگر جلاوطنی اختیار کیجاے تو آپکو تکلیف
ہوگی کیونکہ اگر آپ نے ساتھہ دیا تو اس وسیع سلطنت کو یک لخت چھوڑکر کس طرح
اور کہان جاسکتے ہین اگر آپ یہان رہے تو راجا آپکے ساتھہ شاید نیکی کے ساتھہ پیش
[illegible] اور ہمین معلوم کیا سلوک کرین پس مناسب موقع اور حال یہی بات ہے کہ آپ
رضامندی کے ساتھہ اجازت دین -

سب لوگ (مشورہ) جلاوطنی مین سردست بڑی دقت ہے اور راجا نے صرف
[illegible] بنانے کا حکم دیا ہے اور چونکہ مہاراج بذات خاص نہایت نیکمزاج اور رحمدل
ہین تعجب نہین کہ جرم معاف کردین - تارک الدنیا ہونا ہنسی کھیل نہین ہی عموماً سب

کو ان سے بالکل بے تعلق خیال کرتا ہے وہ کبھی انکے دور ہونیکی کوشش نہین کرتا اور ہمیشہ سنسار مین بھرمن کرتا ہے پس اس گناہ کا نتیجہ جو بالارادہ یا نادانستہ سرزد ہوا نرک گت ہی اور اس حالت مین بھی بہتر ہے کہ مین تارک الدنیا ہوکر موکش کا سادھن کرون - چونکہ منی سانگ دھارن کرکے تبدیل کرنا یا دکش کا لینا ایک ہی نتیجہ رکھتے ہین کہ مین یہان سے خارج الوطن ہوکر چلا جاؤن اب بقول شخصے دریا مین رہنا مگر مچھ سے بیر یہان کا قیام بالکل نامناسب ہی - مہاراج کا منشا بہرحال یہی ہے کہ برمھ گلال کی منحوس صورت نظر نہ آوے (ظاہر مین) مہاراج حضور نے جو حکم دیا اوسکا بجالانا مین سعادت ہی ایسا موقع نصیب کی یاوری سے ملتا ہے میرا خود ہی ارادہ تھا کہ جو گناہ سرزد ہوا ہے اوسکا کفارہ ادا کرون جب حضور کے حکم کا بھی یہی منشا ہے تو ایک منتھ دو کاج مین تعمیل کے لئے بسر و چشم حاضر ہون - مگر چونکہ مان باپ کی اجازت درکار ہے اسلئے امیدوار ہون کہ اجازت فرمائی جاوے -

مہاراج - برمھ گلال جاؤ اب دیر کرنیکی ضرورت نہین ہی اُپدیش سننے کے لئے ہم بہت مشتاق ہین کل ہی تعمیل کرنی چاہیے -

"برمھ گلال گھر جاتا ہی وہان تھرال اور مان باپ کو بیٹھے پاتا ہے نئی دُلہن (برمھ گلال کی عروس) بھی ایک گوشہ مین بیٹھی ہوئی ہی - برمھ گلال سبکو مخاطب کرکے کہتا ہے"

برمھ گلال - مہاراج نے حکم دیا ہے کہ اس جرم کی دو سزا ہین منیون کا بھیس دھارن کرکے اُپدیش دینا یا عدول حکمی کرکے خارج الوطن ہونا -

ستی - بھیس بنانے سے یہی مراد ہے نا کہ سانگ بنا کر راجہ کو اُپدیش دو اور پھر گھر واپس چلے آؤ اسمین ہرج کیا ہے یون بھی تو ہمیشہ تم سانگ بھرتے ہو -

جوٹی کی آڑ مین تسکار کھیلتے اور دھرم کے نام سے لذات نفسانی کو پورا کرتے ہین - اگر مہاراج کی
یہہ فرمایش اس بات کا نتیجہ ہی کہ مین رام لیلا وغیرہ مین ہمیشہ روپ بھر تا رہون اور اونکا خیال
ہو کہ جسطرح رام کرشن کا روپ تبدیل کر کے لڑکے اپنے گھر چلے جاتے ہین مُنی روپ دھارن
کر کے بھی یہی آزادی ہوگی تو جین مت مین جو شخص دکشا (ترک دنیا) لیتا ہے پھر اوسکو
چھوڑ دینے سے نرک مین جاتا ہے - دیکھو جب رکھب دیو پہلے تیرتھنکر دکشا لیگئے اونکے
ساتھ چار ہزار راجے جتی ہوگئے تھے گو وہ محض خیال [illegible] سے دکشت ہوئے تھے
مگر جب اون سے جتی دھرم کی کریا کا نباہ نہوا اور وہ ایسے کام کرنے لگے جو جتی دھرم سے
خلاف ہین تو دیوتاؤن نے اونکو یہہ کہدیا کہ اس بھیس مین ایسا کام کروگے تو ڈنڈ (سزا)
دیا جائیگا - پس یہہ بات تو بالکل اختیار کرنیکے قابل ہی نہین ہی - سوانگ کے طور پر مُنی
بھیس دھارن کر کے پھر دنیا داری مین شامل ہون چونکہ یہہ عمل قابل سزا بھی ہی نہین معلوم
پھر کیا سزا ہو - اگر عدول حکمی کیجاے تو جلا وطنی اختیار کرنی پڑیگی کیونکہ ریاست مین
یہی عمل ہی جو مہاراج کی عدول حکمی کرے وہ جلا وطن کیاجاے - یہہ جسم جسکی خواہش دیوتا
بڑی آرزو سے کرتے ہین کہ جب انسان کا جسم ملیگا تو موکش سادھن کرینگے اور یہہ وقت
جسکی تمنا بیراگیون کے من مین ہمیشہ رہتی ہے کہ کب دکشا لینگے خود ہی آن پہونچا علاوہ
ازین جو گناہ مجھ سے سرزد ہوا اگرچہ نیت یہہ نہین تھی کہ راجکمار مارا جاوے مگر تقدیر اگ تخت
کے اولٹ جانے سے یہہ وقوعہ ہوگیا تو بہرحال مین ہی اس گناہ کا کرنیوالا ہون موکش
مارگ پرکاش مین سمے سار کا - کی سند سے ایسے جین منی کو جو کرم کا کرتا کسی غیر ہی کو مان کر
خود پاک رہنا چاہتے ہین سانکھ متی کہا ہے اور لکھا ہے کہ راگادک بھاو آتما کے اصلی
بھاو تو نہین ہین مگر کسی نمت (سبب) سے عارضی طور پر آتما ہی کے ہوتے ہین جو آتما

بدتر ہے۔

برمھ گلال۔ مہاراج کیا عرض کرون جذبے اور جوش کی حالت مین میرا نیچہ سنگھاسن
پر لگا مین نہین جانتا تھا کہ سنگھاسن اولٹ جائیگا اور یہہ قہر برپا ہوگا ہاے سنگھاسن
کیا اولٹا ہمارا نصیب اولٹ گیا۔ ہاے رامچندر جی نے یکایک کیون منھ موڑ لیا۔

مہاراج۔ بیٹا برمھ گلال بس کر جب ہمنے ہی چھاتی پر پتھر رکھ لیا تو بھی صبر کر تقدیر سے
چارہ نہین ہی دانشمندون کا قول ہے ؎

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال ✤ صد سال میتوان تمنا گریستن

چونکہ ہمارے دلون مین غم کی آگ بھڑک رہی ہی اگر تجھے منظور ہو تو ایک بات کہون۔

برمھ گلال (ہاتھ جوڑ کر) جو ارشاد عالی ہو اوسکے بجالانے کو اپنا فخر سمجھتا ہون۔

مہاراج۔ زمانہ کی تاثیر سے اس پنچم کال مین ارہنت دیو یا آچارج اور منیون کا وجود
کہین پایا نہین جاتا لکھا ہی کہ جب وہ اپدیش دیتے تھے انسان کیا حیوان تک
بھی متاثر ہوجاتے اور ثواب حاصل کرتے تھے روپ بھرنے مین تمکو وہ کمال حاصل
ہے جسکا بیان ثبوت کا محتاج نہین پس مابدولت کی یہہ راے کیا حکم ہے کہ تم جتی
دھرم کے دھارک سادھو کا روپ دھارن کرکے ہمکو اپدیش کرو جس سے یہہ غم
غلط ہو۔

برمھ گلال (دلمین) جین شاستر مین کسی شخص کو ارہنت یا منیون کا سوانگ بھرنے
کی اجازت نہین ہی۔ وشنومت مین البتہ رام لیلا اور کرشن لیلا ہوتی ہین اگرچہ
یہہ لوگ اونکو برھم کا اوتار مانتے ہین جو ناممکن ہی مگر افسوس ہی کہ جن لڑکون کو یہہ لوگ
رام اور کرشن بناتے ہین پھر اونکو اپنے روبرو نچاتے ہین یہہ شیوہ اون لوگون کا ہے

"یہی باتین ہو رہی تھین کہ کسی نے باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا جو کھولدیا گیا"۔

برمھ گلال کی ماں۔ اے ہے سرکاری چوبدار دروازہ پر کیون کھڑا ہے میرا تو لہو خشک ہوا جاتا ہے۔

برمھ گلال کا باپ۔ کہتا ہے کہ برمھ گلال کو مہاراج نے یاد فرمایا ہے۔

برمھ گلال۔ لو صاحبان کہنا سننا معاف کرنا اگر جیتے رہے تو آملینگے ورنہ خیر ؎

ہرچہ بادا باد ماکشتی درآب انداختیم۔

"یہ سنتے ہی برمھ گلال کی ماں بیہوش ہوگئی ہل (باپ) کو فرط نقاہت سے ضعف آگیا آگے آگے چوبدار پیچھے برمھ گلال اور تماشائیون کا ہجوم"

آٹھوان سین

برمھ گلال دربار مین

چوبدار۔ سری مہاراج برمھ گلال نگاہ روبرو سلامت۔

مہاراج۔ اہا۔ بیٹا برمھ گلال تو کہان تھا۔ راجکمار تمہیں دیکھیارون کو منجدھار مین چھوڑ کر چل بسے اب تو تیرے ہی پر نظر پڑتی ہے ہمکو ڈھارس بندھانیوالا تیری سوا کون ہے ؎

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب ٭ بوئے گل راازکہ جوئیم جز گلاب

برمھ گلال۔ مہاراج آپکا گنہگار پریشان روزگار سراپا تقصیر ندامت کی تصویر جذبے بیزار دیرینہ خدمتگار حاضر ہے اس سانحہ ہوش ربا کے وقوع سے چاہتا ہے کہ اگر زمین پھٹ جائے تو اوسمین سما جائے۔

مہاراج۔ بیٹا برمھ گلال دو ہی روز کے اندر تو آدھا نہین رہا روتے روتے تیرے رخسارون پر حلقے پڑ گئے۔ رنگ زرد ہو گیا۔ ہم تو اپنی ہی حالت کو کہتے تھے تیرا حال تو ہمسے بھی

متھرا مل۔ کچھ ہوا س واقعہ مین تو تم محض بیگناہ ہو راجکمار نے جو سخت باتین کہی تھین اونکو سنکر کون غیرت مند چپ رہ سکتا تھا۔

برمھ گلال۔ راجکمار نے جو کچھ کہا تھا وہ ضرور کسی کا سکھایا ہوا تھا کیونکہ جیسی محبت راجکمار کو میرے ساتھ تھی شاید دوسرے سے نہو۔ مہاراج نے جو احسان ہمارے باپ پر کیا وہ اس قابل نتھا کہ ایسی بات کے سننے سے مجھ جیسے خانہ زاد اور نمک پروردہ کو برداشت کر لینا کچھ مشکل ہو دھنبا دہی اون منشیرون کو جو ہر قسم کی تکلیفات کو سہتے اور باوجود قدرت کسیکو کچھ سزا نہین دیتے۔ لوگ اونکو گالیان دیتے اور مارتے ہین مگر وہ دھرم کے پابند ہین۔

متھرا مل۔ غصہ ایسی بلا ہے کہ منی بھی اوس سے بمشکل بچ سکتے ہین دیکھو دیاپن رشی کو جب جادون بنس کے راجکمارون نے تنگ کیا تو اونکو غصہ آگیا اور دوارکا شہر کو پھونک دیا۔

برمھ گلال۔ سچ ہے غصہ ایسا ہی ہے جب یہہ آگ بھڑکتی ہے آدمی بالکل اندھا ہو جاتا ہے آپ جانتے ہین کہ دیاپن بھی ساتوین نرک مین گئے ہمکو عبرت کرنی چاہیے جو کام ہمنے کیا ہے وہ بہت خطرناک ہے۔

متھرا مل۔ میری راے مین تو کچھ اندیشہ نہین ہے ظاہرا وہ کوئی الزام نہین لگا سکتے خون کی معافی دے چکے ہین۔

برمھ گلال۔ پیارے دوست یہہ معافی کی سند عاقبت مین کام نہین آئیگی اور راجکمار کی موت کا نتیجہ اس تحریر سے ٹل نہین جائیگا مجھے اوس گناہ کا خوف ہے جو میرے فعل سے ہوا۔

تو چند روزہ ہے عاقبت کا عذاب کس طرح برداشت کرونگا۔

"برمھ گلال اپنے خیالات مین غرق ہے اسکا دوست متھرا لل وہان آگیا اور تنہائی مین دونون یار بیٹھے ہوے باتین کرتے ہین۔

متھرا لل۔ برمھ گلال کیا سوچ رہے ہو یہہ ایک شدنی امر تھا جو دیوتاؤن سے بھی نہین ٹلا جسطرح کسیکی لکھی ہوئی ہے وہ ٹل نہین سکتی جو پیدا ہوا وہ ایکدن موت کا لقمہ ہونیوالا ہے۔

برمھ گلال۔ یہہ تو مین جانتا ہون کہ جو ہونہار ہے وہ کسی طرح نہین ٹل سکتی اور موت سے بھی کوئی نہین بچ سکتا افسوس اس بات کا ہے کہ یہہ موت میرے ہاتھ سے واقع ہوئی اور مین ایسا کرنے پر آمادہ ہوگیا۔ دیکھو دنیا مین ہزارون آدمی اپنی موت سے مرتے ہین اونکا گناہ کسیکو نہین ہوتا مگر جو کسی کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے قاتل کو پھانسی دیجاتی ہے راجکمار کی عمر اسیقدر تھی مگر یہہ ضرور نہین تھا کہ میرے ہاتھ سے ہوتی۔

متھرا لل۔ گیتا مین لکھا ہے کہ ارجن موقع جنگ مین اپنے خاندان کو لڑائی پر آمادہ دیکھکر بیراگ کی وجہ سے دست بردار ہوا مگر کرشن جیو جنکو بیشتر لوگ پرمیشر کا اوتار مانتے ہین اپنی قدرت کاملہ سے دکھلا دیا کہ جنکے مارنے کا خوف وہ دل مین کر رہا ہے وہ سب مرے پڑے ہین یہہ بات دیکھکر ارجن جنگ پر آمادہ ہوا۔ اسیوجہ سے تم بھی بے قصور ہو۔

برمھ گلال۔ یہہ باتین خود غرض لوگون کی لکھی ہوئی ہین جو بات ارجن کے دل مین پیدا ہوئی وہ بیراگ نہین تھا بلکہ خوف تھا اور کرشن جیو کا اپدیش دھرم مارگ سے کچھ نسبت نہین رکھتا تھا دیکھو مہابھارت کا واقعہ جسمین اسقدر خونریزیان ہوئین پانڈون کو انجام کار دکت لینی پڑی اور سنسار کی حالت سے اونکو خوف ہوا تپشیا کرکے کرم کا ناش کیا اور موکش گئے۔

اسکا فعل تمام نہو جاے یہہ راز سربستہ ہے۔

"مہاراج اور منتری خلوت مین جاتے ہین منتری کی تجویز سے مہاراج نے اتفاق فرمایا بزم تم کا خاتمہ ہوتا ہے"

ساتوان سین

جسوقت راج دربار مین برمھ گلال کے خلاف سازش کے منصوبے باندھے جارہے تھے برمھ گلال اپنے مکان مین اوس گناہ عظیم سے جو برانگیختہ ہونیکی حالت مین اوس سے سرزد ہوا تھا تنہا بیٹھا ہوا ہے اور دل مین سوچتا ہے۔

برھمہ گلال۔ افسوس دنیا کے کام عجب پیچ کے ہین۔ ہرچند ہمارے افعال ایسے ہین جنکا وقوع اسوقت تک ناممکن ہے جبتک ہم خود اونکے کرنے پر آمادہ نہون مگر بعض موقع اس قسم کے پیش آجاتے ہین جنمین دنیادار اسکی عقل نیک کامون کے کرنے مین کجی اور بدی کے لئے بہانہ ڈھونڈھتی رہتی ہے قایم نہین رہتا اور اپنے افعال کے نتایج پر غور نہین کرتا۔ ہاے! راجکمار جو مہاراج کی آنکھون کا نور اور ہم سب کے لئے مایہ سرور تھا اوسکی زندگی کا خاتمہ ایسی طرح ہوگیا جو امید کے بالکل خلاف تھا۔ کیا یہہ ممکن ہے کہ مہاراج کے دل سے یہہ بات نکل جاے میری منحوس صورت جب اونکو نظر آیا کریگی یہہ داغ تازہ ہوتا رہیگا۔ ہاے! راجکمار کی جان ایسی بیدردی سے لیکر اپنا منھ لوگون کو کیونکر دکھلاؤنگا یہہ بے غیرت آنکھ مہاراج کے سامنے کسطرح ہونگی۔ ہوسکتا ہے کہ مہاراج اپنی عالی ہمتی سے اون وعدون کا خیال کر کے جو اونھون نے اس واقعہ سے پہلے کر لئے تھے درگذر فرمائین مگر یہہ خونریزی کا فعل جسکو مین ہونہار سے متعلق کرتا ہون کیا نتیجہ نہین دیگا اور یہہ بیج جسکو مین نے اپنے ہاتھون بویا ہے کیا پھل نہین لائیگا۔ دنیا کی بھلائی اور برائی

ہاے پھولون کے بستر کی جگہ آج اوس گلبدن کو آگ کے بچھونے پر لٹایا گیا۔ ہاے
بوڑھا باپ جسکو یہہ امید تھی کہ ایکدن اپنے پیارے بیٹے کے ہاتھوں جلایا جائیگا اس
دن کے دیکھنے کو زندہ ہے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اب جب تک بدھ کلال زندہ ہے ہر دم راجکمار کا غم والم تازہ رہیگا مگر افسوس معافی
کی سند پر مینے خود دستخط کیے **دوہرہ**

پران تے سُت ادھک ہے سُت تے ادھک پران
سو دسرتھ دونون تجے ایک بچن پرمان

منتری۔ دار ناپائدار مین اکثر حادثات ایسے واقع ہوتے رہتے ہین جن مین انسان
مجبور ہے جو کچھ چاہتا ہے وہ نہین ہوتا اور مصائب ناگہانی بلاے بدریان کی طرح
آگھیرتے ہین موت ایک لازمی نتیجہ ہے جو پیش آنیوالا ہے اور ایک روز یہہ کڑوا گھونٹ
سبکو پینا پڑتا ہے کوئی خاندان ایسا نہین ہے جسمین موت کا گذر نہوا ہو راجکمار
کی موت سے جو صدمہ پہونچا ہے اوسکی تلافی اگر ہے تو یہی ہے کہ سنگدل قاتل اپنی
سزا پاے اگرچہ حضور نے اوسکو ایک خون کی معافی عطا فرمائی تھی مگر سب خون یکسان
نہین ہین راجکمار کا خون اوپر ہی اوپر نہین جا سکتا۔ تدبیر سے سب مشکلات حل
ہو جاتی ہین دانشمندون نے وہ وہ کام ایجاد کیے ہین جنکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے
اس فعل کا خمیازہ قاتل کو ضرور اوٹھانا پڑیگا جسکے اثر سے ہم سب زندہ درگور ہو گئے
اسکی تدبیر بھی اس خادم دیرینہ کی سمجھ مین آگئی ہے اگر حضور پسند فرمائین مگر جبتک

"راجکمار کی آنکھیں بند ہوتے ہی کہرام مچ گیا۔ ماں باپ کی جو حالت ہوئی اوسکو کون بیان کرسکتا ہے مصاحبین تک غم کے مارے بیہوش ہوگئے۔ جنازہ تیار ہوتا ہے رسم معمولی کے ساتھ داہ کرم عمل مین آتا ہے۔

چھٹا سین

آہ کل جہاں راج دربار لگا ہوا تھا آج وہاں چاروں طرف سناٹا ہے غنچوں کے رخسار شبنم کے آنسوؤں سے تر ہین۔ گل گریبان چاک کئے سر برہنہ نظر آتے ہین۔ بلبل کے نالہ افغان سے جگر پھٹتا ہے۔ سرو سکتہ کی حالت مین کھڑا ہے۔ قمری با آواز بلند کوکو کارتی ہے۔ فواروں کا دم بند ہے۔ تالابوں کے لب خشک ہین۔ باغ کا مالی جو ہمیشہ پھولوں کی ڈالی سجا کر لایا کرتا تھا اب بہ حسرت و یاس یہ قطعہ پڑھ رہا ہے۔

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا ✦ ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا تھا نہ غنچہ تھا نہ گلشن مین ✦ بتاتا باغباں رورو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

کوس و نقارہ کی جگہہ سر پیٹنے اور رونے کی آواز آرہی ہے چاندنی اور فرش کی جگہہ ایک کہنہ دری بچھی ہوئی ہے۔ منتری مصاحب سب لوگ چپ چاپ سر نگوں بیٹھے ہین مہاراج کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین۔

مہارانی۔ مہاراج دنیا کی نیرنگی اور زمانہ کی ناتفاقی نے جو صدمہ دکھلایا کچھ کہا نہین جاتا ہائے کسی طرح چین نہین آتا۔ وہ پیاری صورت وہ سلطنت کی بہار کا موہنا گلبن کہاں چلا گیا وہ پھول جسکے دیکھنے سے جی باغ باغ ہوتا تھا کیوں مرجھا گیا۔ ہائے ہماری آنکھیں کسکو دیکھکر شگفتہ ہونگی۔ ہائے دل شکستہ کو کسکا سہارا ہوگا۔

مہاراج۔ آہ جو پھول راجکمار کے سہرے مین سجائے جاتے وہ اوسکے جنازے پر ڈالے گئے

نہین دیسکتا کہ آپکے روبرو ان ع لایق کو پیش کرنا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے اور وقت بھی کم ہے اگر یادگاری کا خیال ہو تب بھی بے محل ہے۔

گئے تم تو زندہ رہا نام یہہ
بتاؤ تو آئیگا کس کام یہہ

نہ ہستی ہی جب یہہ تمھاری رہے ٭ تمھین کیا اگر یادگاری رہے
نہ محفل سے جب کوئی باقی رہے ٭ تو پھر کس طرح یاد ساقی رہے

علاوہ ازین جس بات پر مجبوری ہو اوسکی تلافی کیا ہو سکتی ہے بڑے بڑے راجے شہنشاہ بڑے بڑے حکیم دولتمند لوگ اس موت کے پنجہ سے نہ چھوٹ سکے جسطرح بکس ہرن کے بچہ کو ویران جنگل مین شیر پکڑ لیتا ہے اسیطرح ہم سب پنجہ اجل مین گرفتار ہین۔ کبت

کہان ہین وے بیتر اگ جیتے جن راگ دوکھ کہان ہین وہ چکروریت جیون کھنڈ کے دھنی
کہان ہین وہ بھبدر داون سے جیتے جن کہان ہین وہ بال بھدر لکش جاکے تھے گھنی
کہان ہین وہ کل کر بنس کے کرن ہارے کہان ہین وہ کام دیو کام کیسی جی رنی
ایسے تو کئی اک بار ہو گئے اننتی بیر ڈیڑھ دنا تیری باری کاہے کو کرے منی

ہزارون نظایر موجود ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر کے آگے تدبیر بیکار ہے۔ چونکہ طاقت کم ہوتی جاتی ہے اسلئے مین اپنی معروضات کے سلسلہ کو مختصر کرتا ہون پیاری اور مہربان باپ ایشور تمکو صبر عطا کرے۔ تمکو اوسی محبت کی قسم ہے جو میرے ساتھ رکھتے ہو کہ اس مسافر کو بدل سے یاد نفرمانا۔ رفت و گذشت کا معاملہ کام مین لانا خس و خاشاک را از دریا گذارد گل را از خار زنگ عار نمے باشد کا خیال فرماکر اس جہان بے بنیان کی باتون پر پہنچانا جسکا آغاز حسرت اور انجام پچھتانا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

روزگارم بشد بنادانی
من نکردم شما حذر بکنید

سر مہاراج اور مہارانی صاحبہ ! یہہ فنا ہونیوالا جسم جسکو آپ پیار کرتے اور جسکو اپنی آنکھوں کا نور اور جسم کا سرور خیال فرماتے ہین فانی تھا۔ بزرگون کا قول ہے
رانشا ید۔ مان باپ کا اولاد کے ساتھ محبت کا ہونا مصنوعی بات نہین ہے اگر کہا جائے کہ انسان اولاد کی محبت اس غرض سے کرتا ہے کہ جوان ہوکر اونکو کچھ آرام پہونچائیگا تو جانور جنکو اس نتیجہ سے کچھ بھی تعلق نہین ہے کیون بچون کی محبت کرتے ہین ہرنی اور گائے کو اس جذبہ کا اسقدر جوش ہے کہ اگر اونکے بچون کو شیر اوٹھالیجاسے تو وہ اپنی طاقت کا خیال نکرکے مقابلہ کرتے ہین پس یہہ محبت ایک طبعی امر ہے اور اسی کرم کا نتیجہ ہے جس نے تمام دنیا کو غفلت کے نشہ مین چور کر رکھا ہے بقدر جس سے تعلق زیادہ ہوتا ہے اوسیقدر اوسکے جدا ہوجانے سے رنج ہوتا ہے پس ایسے تعلقات جنکا خاتمہ ہونیوالا ہے اور مجبوراً ایکدن جاتے رہینگے پہلے ہی سے اونکو کیون نہ چھوڑ دیا جائے آپکے دلون کو میرے اس بے وقت کے مرنے سے جو صدمہ پہونچنے والا ہے مین اس سے ناواقف نہین ہون کیونکہ میرے سوا کوئی دوسرا بیٹا آپکے نہین ہے اول تو امید ہے کہ میرے بعد آپکا غنچہ دل کسی نسیم امید سے کھل جائے اگر ایسا نہو تب بھی خیال کرنا چاہئے کہ تمام رشتے اور خیالات بقائے نسل ایک موہوم بنیاد پر مبنی ہے جوان ہوکر کام مین آنا تو خیال ہی خیال ہے کیونکہ کسیکو معلوم نہین کہ اولاد کے جوان ہونے تک خود بھی زندہ رہین یا نہین رہا کام مین کام آنا وہ لوگ بتلاتے ہین جو اصول دھرم سے ناواقف ہین یا جو ایسے مذاہب سے تعلق رکھتے ہین جنکا موجد کوئی غرض نفسانی رکھتا تھا مین اس بحث کو اس لئے طول

تھے نہ دشمن نہ ہم تم کسیکی پروا رکھتے تھے نہ کچھ کاروبار جو کچھ ہمنے دیکھا خواب تھا یا فسانہ ہمارا تمہارا ملنا ایک حیلہ تھا یا بہانہ - بازیگر جسطرح پتلیوں کو تار پر نچاتا ہے ہمارے کرم ہمکو رلاتے ہنساتے اور دوست دشمن بناتے ہین - یہہ جسم جو نظر آتے ہین ایکدن خاک ہوجائنگے اور انکے ذرے زمین و آسمان مین اڑتے پھرینگے یہہ صورتین صرف خیال کی تصویرین اور خواب کی کہانی ہوجائینگی - جبتک ہمارا تمہارا ساتھ رہا حتے الامکان مین نے اپنے جذبات دلی اور خیالات کو تمہارے حقوق کے بجالانے پر مصروف رکھا - تم جانتے ہو کہ تھوڑی دیر کے لئے جب چار آدمی ملکر بیٹھتے ہین اور آپسمین بات چیت کرتے ہین تو گو اون مین کیسا ہی برتاؤ ہوا ہو یا کیون نہو مگر ذات انسانی کا خاصہ ہے کہ شکر رنجی ہوجاتی ہے ہمارا تعلق ایک مدت تک ..... یا ممکن ہے کہ ایسی فروگذاشت دونون فریق کرتے رہے ہون چونکہ یہہ موقع اس قسم کا آگیا ہے کہ ہم تم ہمیشہ کیلئے ایکدوسرے سے جدا ہون اسلئے مین آپ صاحبان سے معافی مانگتا ہون اور اپنے تعلقات اور اونکے متعلق خیالات کو اس جسم کے ساتھ چھوڑتا ہون - پیارے مصاحبین جس فعل کا خمیازہ اس ناشاد کو اوٹھانا پڑا وہ سب صحبت بد کا نتیجہ ہے مین جسقدر سوچتا ہون اور میرا خیال پرواز کرتا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مین بد تھا آپ نیک تھے مگر انجام کے نہ سوچنے مین سب ایک تھے - مینے عمر گرانمایہ کو ضایع کیا نہ دنیا کا کوئی کام سنوارا نہ پرلوک کیلئے کچھ سہارا پیدا کیا راجکماروں کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہوتی ہے نہ اونکو سیکھا نہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اخلاقی سوسائٹی کو کچھ فایدہ پہونچتا اگر مین چاہتا تو آپ صاحبان بجائے اسکے کہ میرا دل سیر و تماشے سے بہلائین اور سانگ اور ناٹک دکھلائین مفید کامون کی طرف راغب ہوتے افسوس تمہارا ایسا ہونا بھی میری ہی ناسمجھی کا نتیجہ تھا ۵

تیرے نیچے جو اجل کا نمونہ ہین کیا اون مین ضعف آگیا۔ تیرا جوش اور جذبہ جو خونخوار ہونا چاہیے کیا ٹھنڈا پڑ گیا تو کیون کانپتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تو شیر نہین ہی بلکہ تیری مان گیدڑ کی مادہ ہے جس سے تو پیدا ہوا

دوہرہ

سنگھ نہین تو سیال ہی مارت ناہین سکار
برتھا جنم منی دیو جیون کو دہکار

شیر یہہ سنکر غصہ مین بھر جاتا اور راجکمار کے سنگھاسن پر زور سے طمانچہ لگاتا ہے سنگھاسن طمانچہ کے صدمہ سے اولٹ جاتا اور راجکمار نیچے دبکر پرانون کو چھوڑتا اور شیر راج دربار سے دہاڑتا اور گرجتا ہوا غایب ہو جاتا ہے۔

پانچوان سین

جوان موت

راجکمار کے گرتے ہی دربار بزم ماتم بنگیا مہاراج اور مصاحبین نے دوڑ کر سنگھاسن کو اوٹھایا مگر راجکمار کے جگر مین تخت کی مینخ ایسی بیڈھب لگی تھی کہ جس سے جان کی دشوار معلوم ہوتی تھی ہر چند علاج اور کوشش کیگئی مگر کچھ کارگر نہوی۔ راجکمار کا سر مہاراج کے زانو پر ہے مان بھی پاس ہے مصاحبین عبرت اور حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہین۔

راجکمار۔ پیارو دنیا کے تعلقات جسطرح پیدا ہوتے ہین اوسی طرح اونکا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہمارا انحصار املاپ کرم کے سمبندھ سے ہوا تھا جو برق کے سایہ کی طرح ناپایدار اور ایک اتفاقی بات تھی۔ جیلے ہم تم ایکدوسرے کو نہ جانتے تھے نہ پہچانتے نہ ہم تم دوست

مصاحبین - نہین شبہ کچھ نہین - شیر کی آنکھ راجکمار کے قدمون پر لگی ہوئی ہین اوسنے ابتک بکری کے بچہ کو دیکھا نہین ہے -

"شیر کی نگاہ بکری کے بچہ پر پڑتی ہے اور غصے سے آنکھون مین سُرخی آجاتی ہے"

شیر (دلمین) افسوس اس ترکوین نے نہ سمجھا ان لوگون نے مجھکو شرمندہ کرایا! اور اونکا داو چل گیا - دیا ہی دھرم کا مول ہے دیا ہی دھرم کا لکشن ہے خونریزی کا نتیجہ جہنم ہے آہ! وہ جہنم جسکی ہر ایک چیز دکھ سے لدی ہوئی ہے خیالات مین سختی اور سنگدلی ہے - بیرحمی اور ظلم ہر کام سے ٹپکتا ہے - اجسام ڈراونے اور ناموزون ہین - خواہش ہے مگر میسر کچھ نہین آتا - اشر کمار (نرک مین سیر کرنیوالے دیوتا) نارکیون کو آپسمین لڑاتے ہین دوزخ کی زمینین اقسام و انواع کی کروہات سے پُر ہین جہان اسقدر گرمی اور سردی ہے کہ ایک لاکھ من کا لوہے کا گولا وہان تک پہونچتے ہوے گرم ہوکر گل جاتا یا سرد ہوکر ٹوٹ جاتا ہے - درختون کے پتے تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہین اگر اونکے نیچے نارکی آرام لینا چاہتا ہے تو بدن پر گرتے اور زخمی کردیتے ہین - پیاس اور بھوکھ اسقدر ہی کہ تمام دُنیا مین جسقدر پانی اور کھانے کی چیزین ہین اگر مل جائین تو اون سے سیری حاصل نہو مگر پانی کا ایک قطرہ اور اناج کا ایک دانہ نہین مل سکتا جو لوگ مانس کھاتے ہین اونکا مانس نوچکر اونکو کھلایا جاتا ہے - خون اور ریم کی ندیان جاری ہین - زانیون کے بدن سے لوہے کی گرم پتلیان لگائی جاتی ہین - نارکی ایک دوسرے کو مارتے مگر بلا موت نہین مرسکتے ہین -

"اس خیال کے آتے ہی شیر کانپتا ہے اور اودھر سے آنکھ پھیر کر نیچی کرلیتا ہے"

راجکمار - اے شیر کیا تو نام ہی کا شیر ہے - کیا تو آنکھون سے کچھ نہین دیکھتا

اسی موقع پر ہمارا راجکمار سبھا مین بیٹھا ہے منتری مصاحب سب دربار مین حاضر ہین۔

راجکمار۔ برمھ گلال نے وعدہ تو پکا کیا ہے دیکھین کیسا شیر بنتا ہے۔

مصاحب۔ حضور جانتے ہین برمھ گلال نے اس فن کو کمال پر پہونچا دیا نہ یہ ممکن ہے کہ برمھ گلال کو کسی طرح جھینپ حاصل ہو جیسا اوسکو کمال ہے اوسکے ساتھ ہی غرور بھی ہے اور وہ ہر شخص کو شرمندہ کردیتا اور ہنسی اوڑاتا ہے۔

حاسد۔ تدبیر تو مین بتلا دیتا ہون اور دیکھ لینا شرمندہ بھی کیسا کچھ ہوتا ہے۔

راجکمار۔ ہان ہان بتلاو تو سہی ایسی کیا تدبیر ہے۔

"حاسد کچھ کان مین کہتا ہے اور سب مسکراتے ہین۔ ایک بکری کا بچہ دربار مین لاکر باندھتے ہین"

"چاند نکل آیا ہے تاریکی کم ہوتی جاتی ہے یکایک گوشۂ جنگل سے ایک شور اوٹھا خبر ہوا لیے جانو بھاگتے آدمی دوڑتے ناواقف لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے جاتے ہین شیر کی گرج کان مین آتی ہے قدمون کی چاپ سنائی دیتی ہے تماشائیون کا ہجوم ہے شیر راج دربار مین آکر کھڑا ہو گیا۔

راجکمار۔ واہ کیا کہنے ایسا روپ کسطرح بنا لیا ذرا بھی تو فرق نہین ہے جسم کو کیسا قابو مین کیا ہے وہی چال وہی رنگ وہی گرج وہی زور۔ یہی دراصل کمال ہے!

مصاحبین۔ اسمین کیا شک ہے حضور علم سیمیا جو صرف سنتے آئے ہین آج آنکھون سے دیکھ لیا اگر یہہ کایا پلٹ کا فن نہین ہے تو اور کیا ہے۔

حاسد۔ صورت تو بالکل شیر کی ہے مگر سیرت نہین ہے۔

حضور فرمائینگے اسکا سرانجام بخوبی ہوسکیگا۔

برمھ گلال۔ کیون نہین ممکن توسب ہے پرندون کی بولی تو کچھ مشکل نہین ہے البتہ درندون کی وضع ایک خوفناک حالت ہے جسکا نتیجہ بھی غالبًا اندیشہ سے خالی نہین ہے

راجکمار۔ اندیشہ سے کیا خالی نہین البتہ مشکل ہے۔

برمھ گلال۔ مشکل بھی ہے مگر درندون کی نقل کو حسب اصل کرکے دکھلایا جاوے تو خاک ہے کہ اوسکے نتایج جس قسم کے ہونے ممکن ہین کسقدر ہولناک ہین۔

حاضرین۔ ہولناک ہون مگر ہم بچے نہین ہین جنکو بھیڑیا اوٹھالیجاے۔ جانور نہین ہین کہ شیر کی گرج سے سہم کر بھاگ جائین۔

راجکمار۔ معلوم نہین ہوتا کہ اندیشہ کس بات کا ہے اگر یہی خوف ہے تو لو ایک خون کی معافی اس سند مین ہے۔

برمھ گلال۔ اگر حضور کو اسقدر اصرار ہے تو مین مجبور ہون مگر سند پر مہاراج کے دستخط ہونے ضروری ہین۔

"راجکمار جاتا ہے اور مہاراج کے دستخط کراکے سند برمھ گلال کو دیتا ہے اور پردہ گرتا اور سب لوگ چلے جاتے ہین۔

چوتھا سین

دنیا مین تاریکی پھیلی ہوئی ہے اندھیرا مست ہاتھی کی طرح جھوم کر دنیا کی چیزون پر پردہ ڈالتا ہے۔ مشرق کی گپھا سے چندرمان شیر کا روپ بنائے ہوے آکاش کے میدان مین نمودار ہوا اور تاریکی کا ہاتھی مقابلہ کو تیار ہوگیا۔ شیر نے اوسکو ایسا پچھاڑا کہ تارون کی گج موتی اوسکی پیشانی سے نکلکر بکھر گئے عروس شب نے ان موتیون سے اپنی مانگ کو سجا لیا

مہاراج - دنیا کے تعلقات ایکدن ختم ہونے والے ہین عیش و آرام خیالی تصویرین کا نام ہے جو اس طلسم مین دکھلائی دیتے ہین جو صدمہ تمہارے دلپر گذر رہا ہے ہم اوس سے واقف ہین ہمپر تمہارے خاندان کا حال سب روشن ہے تمہارا بھائی دیرگھ ہماری سوسائٹی کا ایک ممبر تھا اب تم راج کے تعلق سے اپنا جی بہلاؤ کچھ دن بعد تمہاری اور شادی ہوجائیگی اور شاید پہلی حالت پر تم آجاؤ ۔ رنج و راحت گیتی مرنجان دل خوش ہم کہ این دور جہان گاہ چنین گاہ چنان باشد ؛

تیسرا سین

مصاحت کا رنگ خوب جما مہاراج کی مہربانی سے ایک عالیخاندان اور خوبصورت عورت سے شادی ہوگئی اور نہایت حسین لڑکا پیدا ہوا جسکا نام برہمگلال رکھا گیا جسنے قلیل عرصہ مین سنسکرت زبان اور جین شاستر مین استعداد کافی حاصل کرلی مگر صحبت بد کی خرابی سے سانگ اور ناٹک مین وہ کمال بہونچایا کہ راجکمار اوسکی صحبت سے محظوظ ہوتا اور خود مہاراج بھی خوش ہوتے اندر سبھا - بکاولی - رام لیلا - کرشن لیلا کے تماشے ہوتے اور اون مین برہمگلال کا روپ اول نمبر رہتا -

راجکمار - حاضرین جلسہ آپ صاحبان دیکھتے ہو کہ ہمارے دوست برہمگلال کے تماشون اور بہروپ نے جہان مین ایک دھوم مچا دی کیا عورت کیا مرد گھر مین ہون یا باہر جب دیکھو یہی ذکر کرتے ہین - کل مہاراج فرماتے تھے کہ انسان کا روپ بنانا کچھ مشکل نہین ہے مگر درندون پرندون کا روپ سوائے علم سیمیا کے ناممکن ہے -

مصاحبین - حضور نے یہہ کیا فرمایا برہمگلال کو وہ کمال حاصل ہے کہ پرندون اور درندون کی بولی اور وضع کی نقل کو اصل کر دکھلاوے ہم امید کرتے ہین کہ جو ارشاد

ہل۔ ہاتھوں کو سر پر مار کر غایت غم سے بیہوش ہو کر زمین پر گرتا ہے اور دونوں شخص جو رحمدل اور رقیق القلب معلوم ہوتے ہیں ہائے ہائے بیہوش دین دنیا فراموش دوست کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں لوگوں کا ہجوم ہو گیا والی شہر کی سواری آ گئی رستہ رک گیا۔

دوسرا سین

صبح کا وقت ہے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے تاروں کی جوت مدھم پڑ گئی چاند تمام رات کا گشت کر کے اپنے قیام گاہ کی طرف چل رہا ہے پھولوں کے منھ پر شبنم نے پانی چھڑکا غنچوں کی زبان کھل گئی ایک کمرے میں پلنگ پر بیہوش آدمی لیٹا ہوا ہے تیمارداروں نے لخلخہ سونگھایا صندل وغیرہ کا لیپ پیشانی پر رکھا ہے ایک طرف مہاراج کرسی پر رونق افروز ہیں۔ بیمار کو ہوش آتا ہے چاروں طرف اجنبی لوگوں کو دیکھتا ہے اور حیران ہو کر چونکتا ہے۔

ہل۔ آگ۔ آگ۔ آگ۔ زمین آگ آسمان آگ پلنگ آگ یہ وہ ہم تم سب آگ۔

منتری۔ بھائی ہوش میں آؤ دیکھو مہاراج براجمان ہیں ایسا رحمدل رئیس خدا سلامت رکھے کہاں ہے جیسے اپنے مہاراج ہیں۔ تمہارے ہی لئے یہ سب سامان ہے جسے تم دیکھتے ہو۔

ہل۔ ہیں میں کہاں ہوں کیا میں اوس آگ سے نکل آیا جسنے میرے پیارے بچوں غمگسار عورت سعد بھائی کو اپنا لقمہ بنا لیا۔ ہائے میں جی کر کیا کرونگا۔ بھائیو مجھے مت نکالو ایسے کمبخت کو بچانے سے کیا ملیگا ؎ در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را
آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را +

کیسی بیتابی سے پیار کر رہا ہے اور ایک دوسرے کو ایسی محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے جسمین حسرت جھلک رہی ہے مگر رات کی آمد نے اونکا یہہ حال کر دیا جدائی کی گھڑیان شمار کر رہے ہین۔

کوئی اور شخص (اپنے ساتھی سے) ہائے آفت سی آفت بیان کرتے ہوے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ کل دوپہر کا وقت تھا جب وہ زور کی آندھی چلی یکایک بیدا ذتی پرواز کے محلہ مین آگ لگ گئی چونکہ چھپر زیادہ تھے ہوا کے زور نے تھوڑی ہی دیر مین سارے محلہ کو گھیر لیا رئیس کی طرف سے بہت کچھ مدد ہوئی پانی انجن کے ذریعہ سے پہونچایا گیا بہت سے لوگ مشک اور گھڑے لیکر دوڑے مگر آگ نے سب کا منھ پھیر دیا کچھ تدبیر کارگر نہوئی۔ کچی دیوارین انگریزی بھٹون کی طرح از خود لال ہو ہو کر رہی تھین مکانات کی لکڑیان اور بڑے بڑے شہتیر تنکون کی طرح جل گئے۔ مولشی جو گھرون مین بندھے ہوے تھے اون مین سے کوئی نہ نکل سکا۔ بعض آدمی بھی جان بر نہو سکے افسوس اور ہائے افسوس ایک گھر کا تو یہہ حال ہوا کہ نہ کوئی آدمی زندہ رہا نہ کوئی جانور بچا وہ حال ہوگیا ؎

بر مزار ما غریبان نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ یابی نے صدائے بلبلے

ہل (چونک کر) بھائیو وہ کس کا گھر تھا کچھ معلوم ہے۔

وہی شخص۔ سنا ہے کہ اوس گھر کا ایک آدمی جو تین دن ہوے کسی کام کو کسی گانون مین گیا ہوا تھا ایک وہ تو شاید بچگیا مگر دیرگھ جو اوسکا بڑا بھائی تھا مع اپنے تمام خاندان کے جل گیا۔

ویراگ کوتوال

پہلا سین

دوپہر ڈھل گیا ہے آفتاب کا جوش کمی پر ہے۔مسافرون نے درختون کے نیچے آرام پالیا اب گٹھری بغل مین داب کر قدم اوٹھائے جارہے ہین۔ کام کرنیوالے کاریگر جو ستانی کے لئے ذرا لیٹ گئے تھے پھر تیار ہوگئے۔ درختون کا سایہ لمبا ہو چلا ہے۔ تالابون کے گرد پرندون کا ہجوم ہے۔ چوپائے جنگل سے چر چگ کر بستی کی طرف جارہے ہین۔ ہمارا دوست مسافر جو کسی کام کے لئے گانون کو گیا تھا اون ضروریات کو لئے ہوئے گھر کو واپس آرہا ہے جنکے لئے دو تین روز ہوئے گھر سے روانہ ہوا تھا۔

ہل (اپنے دلمین) اچھی ساعت گھر سے چلے تھے کام تو سب ٹھیک ہوگیا اب تھوڑی ہی دیر مین اپنے کنبہ سے ملونگا ننھے بچے جو واپسی کا انتظار کررہے ہونگے اونکو یہہ کھلونے دونگا۔ پیاری عورت جو میری جدائی سے بیتاب ہوگی میرے پہونچنے پر پھول کی طرح کھِل جائیگی دونون بھائی باہم بیٹھکر سُکھ دُکھ کی باتین کرینگے۔ آہا دیکھو پرندے کیسی اُمنگ مین بھرے ہوئے اپنے آشیانون کو آرہے ہین۔ نر و مادہ تو ساتھ ہین مگر دن کے بچھڑے ہوئے پیارے بچون کے دیکھنے کا شوق لگا ہوا ہے چونچ مین کچھ دانے بھی اوٹھا رکھے ہین اونکو جاکر کھلائینگے۔ دیکھو چکوا چکوی کا جوڑا

احاطہ کی لیبن مین بڑا دروازہ ہے۔ طرم کے بجنے کا آوازہ ہے۔ اوپر نگاہ اوٹھائی
تو بڑے بڑے حرفون مین یہہ عبارت لکھی ہوئی نظر آئی۔

"जगतकायस्वभावौवासंवेगवैराग्यार्थं"

ترجمہ" جہان فانی اور دوروزہ زندگانی پر غور کرنا عبرت اور ترک دنیا کا سبب ہے"
سیک گیان کا گاس لیمپ روشن ہے۔ پرمان کا خیمہ دلائل کی قنات سے مزین ہے۔
استقلال کی میز بچھائے ہمت کی کرسی پر اویدیت ٹکٹ بابو بیٹھا سیک گیان
کے ٹکٹ تقسیم کرتا ہے۔ ہمارا مسافر بھی پہونچگیا اور ٹکٹ لیتے ہی دروازہ کے اندر
داخل ہوا۔ اب جو تماشا اوسنے دیکھا اور جو حظ اوسنے اوٹھایا اوسکو تو وہی جانتا
ہوگا۔ مگر مسافر نے اپنے وطن پہونچکر اوسکی کیفیت جو یارون کو سنائی۔ وہ ہمنے
بھی سن پائی۔ لہذا اندرشائقین کرتے ہین۔ ناول کے پیرایہ مین رطب و یابس آگے
دھرتے ہین۔

راقم

منگت رائے جینی نایب سررشتہ دار محکمہ عالیہ وزارت

ریاست پٹیالہ

عیش کی بات فسانہ ہوجائیگی - عذاب عاقبت کے لئے بہانہ بنجائیگی - آپ نے جسقدر تماشے
ملاحظہ کئے ہونگے - عذاب خرید کردام مفت مین دیے ہونگے - عشق کے مضامین سے ناٹک
بدنام ہے خراب اثر ڈالنے مین مشہور انام ہے - فرضی شہزادہ آتا ہے کسی سے عشق لگاتا
ہے - پریان اوڑا لیجاتی ہین عیش اوڑاتی یا کنوے مین بند کرتی یا خود عشق مین مرتی ہین -
کہین جادوگرنی کا طلسم بنتا ہے - شہزادہ ہرن یا بندر بنکر سر دھنتا ہے - گر مین جس
کمپنی کا ایجنٹ ہون وہ پر تھمان جوگ نرگی رہنے والی ہے - اوسکے نتیجہ خیز عبرت انگیز تماشون
نے جہان مین شہرت ڈالی ہے روز افزون بول بالا ہے سبب اوسکا ڈھنگ نرالا ہے باتون
مین آدمی بناتی ہے ہنسی مین آدمیت سکھلاتی ہے - اخلاق کی ایک بات ہے مذہبی تعلیم
گویا کرامات ہے - طرز تمدن کو رہبر کامل ہے - علم آخرت کی عالم اور عامل ہے جن دھرم بودھ
کے نام سے کمپنی موسوم ہے جسکی اشاعت سے دنیا مین دھوم ہے - آج کا تماشا
قابل دید ہے - واللہ دید ہے نہ شنید ہے - رات کے ۹ نو بجے شروع ہوکر چار بجے
تماشا اوٹھ جائیگا - جو شخص دیکھنے نہ جائیگا تمام عمر پچھتائیگا - سولھوین صدی عیسوی
کے انجام کی سچی داستان ہے جسکی مفصل کیفیت اسوقت ناقابل بیان ہے - عبرت
اور حیرت کی کہانی ہے - اصول جین دھرم کی کیفیت بتانی ہے - ہنسی مین دنیا کا ترک
دکھلائیگی - صحبت بد کے نتایج اچھی طرح جتائیگی - سچی دوستی کا اظہار ہے - کشتی کے
ساتھ لوہے کا بیڑا بھی پار ہے - لو صاحب وداعی سلام ہے - خاتمہ کلام ہے" سوار
نے ایڑ لگائی - ساتھی نے شہنائی بجائی - تماشائیون نے قدم اوٹھایا - مسافر کا دل
بھی بھر بھرایا - بازار مین جا ضروریات سے فراغت پا آٹھ بجے سے کمپنی کا پتہ لگایا اور
تماشا گاہ کو ڈھونڈھ پایا - کیا دیکھتا ہے عجب عالم ہے - ایک عالم ڈٹا کھڑا ہے

پانی کی لہرون نے عجیب سمان باندھا ہے گویا آب روان کے اوڑھنے پر مقیش کی جھالر
لگائی ہے چرند چرچیک کر نالابون پر پانی پی رہے ہین - پرند درختون پر جھوم جھوم کر زمزمہ سرائی
کر رہے ہین - امیر لوگ بگھیون پر ہوا خوری کرتے پھرتے ہین - کام کاج کرنیوالے شہر
کی طرف شادان و فرحان جا رہے ہین - شہر کا پھاٹک سر بفلک کشیدہ ہے جسپر لیمپ
کے کیواڑ لگے ہین کانسٹبل ادھر ادھر ٹہلتے ہین - آبادی اسقدر ہے کہ شائقین کی
سیر و گلگشت سے زمین پر پانون دھرنے کو جگہہ نہین ملتی - سڑک دو رویہ نہایت خوشنما
قطع مکان دونون طرف مصفا - نالیان پڑی پر نہایت خولصبورت پھولون کے
گملے دھرے ہوے ہین - سقے پانی چھڑکتے ہین - گلزار کی کیفیت نظر آرہی ہے - پریون کا
خرام ناز عاشقان جانباز کا سوز و گداز - شعر خوانی جادو بیانی دل کو تڑپاتی ہے - بذلہ سنجی
اور لطیفہ گوئی زندہ دلون کو پھڑکاتی ہے - اتنے مین بہت سا ہجوم نظر آیا - چارون
طرف سے لوگ گھیر آلے ہین - بیچ مین ایک شخص گھوڑے پری چہم پر سوار کوٹ پتلون ڈاٹے
ہیٹ کا سر پر سجاے آہستہ آہستہ کچھ کہتا ہوا چلا آتا ہے - شہر کا چاندنی چوک چوپڑ کا
بازار تماشائیون کا ہجوم اسقدر ہوا کہ سوار ٹھیر گیا - لوگ گھیر کر کھڑے ہو گئے - سوار
کے ہاتھ مین اشتہارون کا طبلق ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے "سامعین سراپا انتظار
اس شہر پر بہار مین ایک دو کلمے گوش گزار کرنیکو یہہ مسافر دور از دیار پکار کر کہتا ہے اگر
آپکی طبع عالی وقار پر گران نہ گذرے تو گوش دل سے سماعت فرمائیے ہمکو ممنون بنائیے
دُنیا تماشا گاہ ہے - انسان مسافر سر راہ ہے - دانشمندون کا قول ہے جو غور کیجیے
تو انمول ہے - حیات مستعار ہے - گرم موت کا بازار ہے - اگرچہ دنیا جو نمونہ عبرت ہے اسکا
ہر کام پُر ذلت ہے - مگر جو لوگ غفلت مین گذارتے ہین - انجام کار حیرت مین سر مارتے ہین -

نوجوان آدمیون کے اخلاق پر ناقص اثر پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ مہذب لوگ عموماً انکو
مطالعہ کے قابل خیال نہین کرتے۔ مگر اسمین کسیکو کلام نہین ہے کہ یہہ طرز اثر ڈالنے
کے لئے اعلیٰ ذریعہ ہے۔ راقم کو خود اور راقم کے نورالعین مہابیر پرشاد کو خصوصاً
اس فن کی کتابین مطالعہ کرنیکا بہت شوق ہے اوسنے یہہ راے دی کہ کوئی ناول
اس قسم کا دیکھنے مین نہین آیا کہ جس سے دُنیا کی ناپایداری اور اخلاق کی درستی۔
دھرم کی ترقی کے خیالات ظاہر ہون جین دھرم جو ہمارا خاندانی مذہب ہے۔ روز بروز ایسا
کمی پر ہے کہ عام طور پر اوسکا چرچا کم پایا جاتا ہے۔ غیر مذہب والے اوسکو ناستک کی ایک
شاخ سمجھتے ہین جسکی وجہ زیادہ تر یہہ ہے کہ جین دھرم کا بیان جین شاسترون مین ہے
جو جینیون کے سوا غیرون سے چھپاے جاتے ہین۔ جینی لوگ بھی اکثر جو فارسی انگریزی
جاننے والے ہین۔ جین مندرون مین جاکر سننے کی تکلیف گوارا نہین کرتے اور انکے
خیالات مذہبی مذاق سے بالکل عاری ہین پس اگر کوئی مضمون جس سے جین دھرم
کے خیالات ناول کے پیرایہ مین ظاہر ہوسکین مرتب کیا جاوے تو فایدہ سے خالی نہوگا
ہر چند کہ راقم کی لیاقت اس درجہ کی نہین ہے کہ فوراً اس منصوبہ پر مستعد ہو کر لکھنا
شروع کر دیتا اسلئے کچھ دنون تک خواب حیرت مین رہا تائید غیبی سے اوس عالم خواب مین
جو نظر آیا اوسکی کیفیت ذیل مین درج ہے۔

خواب حیرت

مسافر غریب الوطن سفر کی صعوبت سے پُر محن تمام دن کا تھکا ہوا اوتارے کا مقام
تلاش کر رہا ہے۔ دور سے ایک بڑا عالیشان شہر نظر آیا۔ آفتاب کی شعاعون سے
سواد شہر کے تالاب سنہرے پانی سے لبریز معلوم ہوتے ہین ہوا کے جھونکون سے

اوم

ویراگ کوتوہل

تمہید

ناوٗل یا ناٹک کارواج اورچرچاعموماً آجکل اسقدر ہی کہ اسکی بابت یہہ لکھنا کہ وہ کیا چیز ہین ایک ایسی بات ہے کہ سورج کو چراغ سے دکھلایا جاوے - اگرچہ انگریزی تعلیم اورنئی روشنی کے مذاق کو بادی النظر مین ان چیزون کا مخزن خیال کیا جاتا ہے مگر بتعمق غورکرنے اورعلم تاریخ کے مطالعہ سے ثابت اورواضح ہوتا ہے کہ اس فن کی صرف تجدید ہوئی ہے ایجاد نہین ہوا زبان سنسکرت مین جسکے قدیم ہونے مین کسیکو شک نہین ہوسکتا ان دُرہاے مکنون اورجواہرات بوقلمون کا ذخیرہ بہت کچھ موجود ہے - پنڈت کالیداس کے ناٹک جو راجہ بھوج کے زمانہ مین تصنیف ہوے اس لعل بے بہا کے لئے ایک ایسے جوہری کی دوکان ہی جسپر عوام کے لئے زبان کے مشکل ہونیکا پردہ لٹکا ہوا ہے - شکنتلا ناٹک وغیرہ اورزبانون مین بھی ترجمہ ہوے جس سے اس مذاق کی کیفیت چھپی نہین رہی اسمین شک نہین کہ یہہ طرز طبیعتون پر اثرڈالنے کیلئے الکٹری سٹی (بجلی) کا کام دیتا ہے زمانہ حال مین جو ناول یا ناٹک تصنیف ہوتے ہین افسوس ہے کہ مضامین عشقیہ کا رنگ اون پر دیا جاتا ہی جس سے

ہنومان چرتر ناول

ارسنسکرت جین راماین مصنفہ شری رودی شین آچاریہ

نہایت دلچسپ تواریخی و اخلاقی ناول - شجاعت و بہادری کے دیوتا ہنومان کی پیدایش ان انجنا کی حسرت بھری داستان اور اسپر اوسکے شوہر پون انجی کی فرقت مین پورے بائیس سال تک سخت مصیبتیں بھگتنے سے گذرنے والی راتون کا فوٹو - اس نامی بہادر کی اصلی پیدایش اور اسکا رامائن تلسی کرت وغیرہ سے مقابلہ - وقت تولید کا زایچہ معہ احکامات دوازدہ خانہائے زایچہ بقاعدہ علم نجوم نیز چند جنمہائے سابقہ کی مختصر سرگذشت - اس نیک نفس بہادر کی سچی شجاعت کے نمونے و جوہر کارہائے نمایان کے خاکے - صدہا قابل دید نوٹون و ضروری حواشی سے مزین - حصہ اول صفحہ ۱۵۲ قیمت عمہ - حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ قیمت ۱۲ ار - حصہ سوم زیر طبع -

ہفت جواہر

صدہا کتب مضامین مختلفہ و علوم نادرہ و تجربات ذاتی کا عطر - نہایت کارآمد و مفید عام معلومات کا ذخیرہ و جواہرات بیش بہا کا گنجینہ - علوم طب و یوگ و فلسفہ و ویدانت اور دھرم شاستر و فرائض دینی و دنیوی کا لب لباب - ہر شخص کو ہر دم پاس رکھنے قابل نادر سرمایہ - حصہ اول قیمت ۵ ر حصہ دوم حصہ سوم ۵ ر حصہ چہارم زیر طبع -

متھیا تو ناشک ناٹک

مقدمۂ عدالتی کے پیرایہ مین جین - آریہ - بودھ - سانکھ - ویشیشک - نیایک - اسلام و عیسائی وغیرہ مذاہب کے اصول و عقاید پر بطرز ناٹک ایک نہایت دلچسپ آزادانہ بحث - عجیب طرز کا قابل دید ناٹک قیمت حصہ اول ۴ ر حصہ دوم ۶ ر حصہ سوم ۱۰ ر

المشتہر
منیجر دل آرام پریس بجنور

اوم

برمھ گلال چیتر

موسوم بہ

ویراگ کوتوہل ناٹک

سولھویں صدی عیسوی کا ایک بالکل سچا واقعہ دنیا کی بے ثباتی کا ہو بہو نقشہ اور عبرت و حیرت کا ایک پرتاثیر مرقع

حصہ اول

مصنفہ لالہ رنگت رائے صاحب جینی نایب سررشتہ دار محکمہ عالیہ وزارت ریاست پٹیالہ مرحوم

جسکو حسب فرمایش جناب لالہ مہابیر پرشاد صاحب خلف الصدق جناب مصنف حسب مدوح و جناب لالہ تھمرا داس صاحب جینی بزرگ محافظ دفتر محکمہ آبپاشی ریاست پٹیالہ

خادم الملک بہاری لال جی ای تے بلند شہری مصنف بعنوان حریر ناول و ہفت جواہر و انمول یعنی وفادار وغیرہ و مترجم بھرترہری ویراگ شتک جین ویراگ شتک و بھرترہری نیتی شتک و چانک نیتی و پنچ وغیرہ نے

بعد نظر ثانی

مطبع سن پرکاش بلند شہر میں باہتمام منشی ہر پرشاد چھپا

۱ ماگھ سدی پنچمی شری مہاویر جی نروان سمت ۲۴۴۲

مطابق تاریخ ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء

والا اون کا پیارا دوست جسکی تعریف نامی گرامی انگریزی اخبار پانیر نے ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۳ء مین بہت کچھ کی ہے - قیمت صرف ۲/

جین معہ بھرتری ویراگ شتک اردو

اس مین دنیا کی بے ثباتی کچھ عجیب موثر الفاظ مین دکھلائی گئی ہے یہ کتاب علاوہ پنڈت سنسکرت کتاب کا فصیح و بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جسے ہندوستانی تھیو سوفیکل سوسائٹی نے بھی پسند فرما کر او انگریزی مین ترجمہ اسکے چھپوا کر ہزارہا جلدین مفت تقسیم کی ہین قیمت ۱/

مہارانی سیتا جی کا بارہ ماسہ

ساری جین رامائن کا ایک عمدہ انتخاب مع اردو ترجمہ نثر قیمت ۱/

درشن چوبیسی ناگری

اس مین ۲۴ جین تیرتھنکرون کی درشن بھان پد ونین ہے قیمت ۱/

رتن پچیسی ناگری

اس کے ۲۵ پدون مین ہر ایک تیرتھنکر کی مختصر سوانح عمری درج ہے قیمت ۱/

سوانح عمری حکیم ارسطو

اس فاضل نامی حکیم (شاگرد افلاطون) کی اگرچہ کئی سوانح عمریان انگریزی و اردو مین طبع ہو چکی ہین - مگر سوانح عمریون مین جو جو امور قلمبند کئے جانا ضروری ہین وہ سب کسی ایک مین یکجا نہین ملتے اس لئے یہ سوانح عمری مستند انگریزی و اردو سوانح عمریون کا لب لباب لیکر بڑی محنت و جانفشانی سے جملہ امور ضروری سے مزین کیگئی ہے سوانح عمری حکیم افلاطون کئی مستند سوانحعمریون کا قابل دید نچوڑ قیمت ۱/

ملنے کا پتہ - بی - ایل جینی جین مندر کوٹ بازار امروہہ ضلع مراد آباد

پرشنوتری (سوال جواب) تعدادی ۱۰۰ مصنفہ شوامی شنکر آچاریہ کا ترجمہ سو سو
سے زیادہ پند و نصایح و حکماء قدیم کے قیمتی اقوال سو کے قریب مفید و کارآمد تراکیب
متعلقہ صنعت و حرفت و دلچسپ شعبدات وغیرہ انعامی حل طلب سوالات و معمات
معہ جوابات یوگ سار (علم تصوف کا قابل دید رسالہ) زبان سنسکرت متعلق جین دھرم
کے اہم اشلوکوں کا ترجمہ اور جین دھرم کے متعلق عوام کیلئے جاننے قابل دیگر صدہا
معلومات کا ذخیرہ وغیرہ مضامین نادر مندرج ہیں سائز ۹×۵½ کے پورے ۲۴۴ صفحات
کی کتاب قیمت جلد اول ۵/ جلد دوم ۵/ جلد سوم ۵/

متھیات ناشک ناٹک

اس میں ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ میں ہر مذہب کے اصول و عقاید پر بطرز ناٹک ایک
آزادانہ بحث ہے دلچسپ اس قدر کہ ایک بار شروع کرکے کبھی ممکن نہ ختم کئے بغیر چھوڑنے کو طبیعت
چاہے جن صاحبان کو جین بودھ - آریہ - سکھ - اسلام عیسائی وغیرہ مذاہب اور ان
کی فروعات کے اعتقادات اور عقاید اصول سے واقفیت حاصل کرکے جین مت کی
صداقت و فضیلت دیکھنا ہو وہ ضرور اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب بھی چونکہ بہت
بڑی ضخامت کی ہے اسلئے تین حصوں میں تقسیم کیگئی ہے حصہ اول ۴/ حصہ دوم ۲/ حصہ سوم ۱/

بھوج پربندھ ناٹک

ترمقفّٰی میں اجین کے مشہور و معروف راجہ بھوج کی سچی داستان ۵۵۰ء میں گذرنے
والی ایک حیرت انگیز کہانی بطریق تمدن و تہذیب اخلاق و انکے اصول و فروع کا معلم
خصوصاً نوعمر بچوں کو بڑی دلچسپی کے ساتھ نیکی و اخلاقی تعلیم کا روح افزوں شوق دلانے

نوٹون مین بطور حاشیہ اُن کی حسب ضرورت توضیح بھی کر دی گئی ہے اس ناول
کے پڑہنے سے عوام پر راماین بالمیکی و تلسی کرت و پورانون کے شاعرانہ مبالغون
اور انمین مستعملہ النکارون کی اصلیت بخوبی کھلجاتی ہے چونکہ یہہ کتاب بہت بڑی
ہے اس لیے بغرض آسانی تین حصون مین تقسیم کر دی گئی ہے قیمت حصہ اول ۱۲
حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۰

دیباچہ ہنومان جرتر ناول ناگری

ناول مذکورہ کا لب لباب جسمین دلاور ہنومان کی بہت سی پشت ہاے قبل و بعد
کے مختصر تواریخی حالات اور اُس کے خاندان بھرگو بنس کے نام سے مشہور
ہونیکی وجہ تسمیہ وغیرہ مع ایک شجرۂ خاندان ممدوح (بانربنس) کے دیے گئے
ہین۔ ناگری ٹائپ قیمت ۲

ہفت جواہر جلد اول و دوم و سوم

اس کتاب کی ۳ جلدون مین سو کے قریب مبتی چٹکلے ہین ایکسو سے زیادہ بہت
سے مہلک امراض عامہ کے نہایت ضروری و مجرب علاج مرحوم اشخاص کی روحون
سے بات چیت کرنے کے لیے آسان طریقہ و ضروری ہدایات و بعض تواریخی واقعات متعلقہ
وغیرہ مع مفصل کیفیت و خواص افعال اسماء از روے جیوتش شاستر استدلالی فلسفہ کی منتر
سوترون کا عام فہم بامحاورہ اردو ترجمہ اہل ہند کے مستند دھرم شاستر موسومہ
منو سمرتی کا لب لباب یعنی اُسکی کل بارہون ادھیایون کے دو سو کے قریب منتخبہ اشلوکون
کا عام فہم ترجمہ عوام کیلیے قوانین قدیم تعزیرات نامی الٰہ دت جیوتش شاستر تصنیف

نایاب کتابین اردو

غیر معمولی رعایت

برائے تین ماہ از یکم مئی سنہ ۱۹۰۲ء لغایت ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

کم از کم تین روپیہ قیمت کی کتب خریدنے پر عوام کو فی روپیہ صرف ۱۰ اور ان اصحاب جیس برادران کو صرف ۲ مین ملینگی شائقین کتب کو یہ عمدہ موقعہ ہاتھ سے نہ دینا چاہئے

برمھ گلال چرتر حصہ اول

کتاب ہذا کا حصہ اول قیمت ۲/

رام چرتر

جین رامائن موسوم بہ پدم پران مصنفہ سوامی روی شین آچاریہ بطرز ناول اسقدر دلچسپ کہ ایکبار شروع کرکے تمام ختم کئے بغیر اٹھنا آپ ہرگز پسند نہ کرینگے قیمت ۲/

ہنومان چرتر ناول

یہ ناول سری سوامی روی شین آچاریہ کرت مشہور و معروف سنسکرت جین رامائن موسوم بہ پدم پوران سے جسکے نام سے جینیون کا بچہ بچہ واقف ہے تواریخی واقعات کو لیکر ہمنے اپنے اردو خوان بھائیون کی دلچسپی اور عوام کو جین شاسترون کی صداقت و قدامت اور عظمت و فضیلت دکھلانے کے لئے بڑی محنت و عرقریزی سے نہایت فصیح اردو زبان مین بطرز ناول طبع کرایا ہے اسمین موقعہ بموقعہ دھرم اپدیش پرشٹ ابتی دنیا علم طبعی علم نجوم علم قیافہ علم طب وغیرہ پر بھی مضامین ہین اور بعض جا فٹ

و اطفال گلے کی پھانسی ہے اور مرد کو مقید کرنیکے لیے عورت کے وجود سے زیادہ
کوئی کڑی زنجیر نہیں اور یہ جسم ایسا ناپاک اور طرح طرح کی بیماریوں و تکلیفوں سے
بھرا ہوا ہے کہ جسکی کوئی انتہا نہیں ہے یہ صرف زیور و لباس سے نادان آدمیوں کو خوشنما
معلوم ہوتا ہے اگر اس کی پیدایش پر غور فرمائیگا تو معلوم ہو جائیگا کہ مبال مادہ و پدر سے
تو اسکی بنیاد ہے اور پوست و استخوان و رگ وغیرہ سے بھرا ہوا ہے اس میں نوبالیاں
ملکی بول و براز وغیرہ کی ہر موسم ایسی جاری ہیں کہ جن کے نام لینے سے طبیعت کو کراہیت پیدا ہوتی
ہے اگر آب حیات سمندر کے چشمہ سے بھی شست و شوی کریں تب بھی ہرگز پاک صاف نہیں
ہو سکتا واقعی یہ جسم اس ڈھانچہ کی مثال ہے کہ جس کے اندر ہر قسم کی مکروہ و ناخوشگوار
شے بھری ہوئی ہو اور اسکو ایک غلاف عمدہ کاشانی مخمل کا پہنا دیا جاوے تو وہ بھاؤ
لگنے لگتا ہے - اگر ہم اس کے سراپا کی تعریف کریں تو آدمی کانوں پہ ہاتھ دھر لیوے تمہنے
خوب ہی کیا کہ سب دنیا کے بکھیڑے چھوڑ کے اور ریاضت کے کام میں مشغول ہو گئے
الغرض صدق دل سے شمرا پال نے برہمچرج اور بیگھلال نے سنی برت نا ہر دو نے بن
اختیار کر لیا اور دونوں وہاں سے دوسری طرف کو روانہ ہو گئے فقط

امروز جو یکشنبہ بھادون بدی پنجم سمبت ۱۹۶۳ بکرمی مطابق ۱۲ اگست
سنہ ۱۹۰۶ء ختم شد

پیس پتی

مین مشغول رہنا۔ اپنی طاقت بھر جپ تپ کرتے ہوئے تمام آپڑنے والے
مصائبات کو بخوشدلی جھیلنا یہ کوشش حاصل کرنیکے وسایل ہین جب مہا
برت اختیار کرے اور جسم خاکی کو چھوڑ کر بیکھیر جیتر مین جنم لیوے تو ضرور وہ
مکت (نجات ابدی) نصیب ہو سکتی ہے۔

چھٹا سین

جب متھرامل نے سمجھا کہ ہماری تقریر کی روشنی برھم گلال کی طبیعت پر کچھ
نہین پڑتی ہے اور جو سوال کیا جاتا ہے اس کا جواب ایسا معقول دیتا ہے کہ جسکا
رد ہونا غیر ممکن ہے تب دل مین سوچنے لگا اور کہنے لگا کہ اب لوٹ جانا بہتر ہے
کیونکہ اسلئے کہ ہم جب گھر سے روانہ ہو کر یہان آئے تھے تو اوس وقت یہ کہہ کر آیا تھا کہ یا تو
برھم گلال کو سمجھا کر گھر پر لائینگے یا ہم بھی واپس نہ آئینگے چونکہ قول مردان جان دارد
اس وجہ سے اب گھر پر جانا تو ٹھیک نہین جس طرح ہو سکے برھم گلال کی صحبت
مین رہنا واجب ہے چنانچہ برھم گلال سے محبت کے ساتھ یون گویا ہوا۔

متھرامل۔ اے دوست اگر تم اپنے گھر نہین چلتے تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہینگے اور
تمہاری طرح یہ سختی برت مجھ سے نہین ہو سکتا ہے لیکن برھم چاری سراوک کے
برت اختیار کرتا ہون اور اوسکے تمام قواعد کی حتی الامکان پوری پوری تعمیل کرونگا۔

برھم گلال۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ سب گھر بار چھوڑ دیا کیونکہ یہ زر دولت عیال

و پرستش وغیرہ سبہی چ سکتے ہے اور کارِ عقبیٰ کو بھی بخوبی انجام دیسکتا ہو مصرعہ

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

برمھگلال - آپ جانتے ہین کہ گہر پر رہکر عبادت و ریاضت مین مشغول رہنا سخت مشکل ہے بلا ترکِ دنیا کامل طور پر گناہون کو دور نہین کیا جاسکتا شعر

دین بخواہی و ہم دنیائے دون ٭ این خیال است و محال است و جنون

غرض مہابرت اختیار کئے بغیر موکش یا نجات ابدی ہرگز حاصل نہین ہو سکتی

متہرامل - یہہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اسمین انسان منی برت کی صعوبتون کے بار کو ہرگز ہرگز برداشت نہین کرسکتا اور نہ اس کے عمل کا نوسن سرکش قابو مین رہ سکتا ہو پس منی برت اختیار کرنے سے کیا مفاد ہو سکتا ہے - اودھر دنیا کو خیرباد کہا اور ادھر دین بھی ہاتھ سے گیا - وہی مثل ہو - (دبدھا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام)

برمھگلال - جو ہمیشہ عقاید پر پابند رہتے ہین اور باقاعدہ پرستش کرتے ہین اون کی طبیعت کبھی منتشر نہیں ہوتی -

متہرامل - اس ناقص زمانہ میں کامل ہین انسان جیسی چاہے عبادت و ریاضت کرے مگر موکش ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی -

برمھگلال مگر بار کی محبت چھوڑکر صحرا نشینی اختیار کرنا خواہشات نفسانی تخیلات لا یعنی (آدرشٹ دھیان رُدر دھیان) سے مل کو ہٹا کر دھرم دھیان

نیب تن فرمایا یہ میرے نزدیک سراسر بے جا ہے۔

پدم گلال جنکی طبیعت پر استقلال غالب ہے وہ کبھی دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے وہ جانتے ہیں کہ دنیا کے سب کچھ اس قسم کے نہیں ہیں کہ جنکے ذریعہ سے کسی وقت طبیعت سیر ہو سکے۔ اس لئے ان سے پرہیز ہی اولیٰ ترین ہے، منتہر اہل - اپنا گھر چھوڑ کے دوسرے گھروں سے دیو پوجا [illegible] کے شکم پروری کرنا کیا عقلمندی ہے۔

پر کھچہ گلال پرہیزگاروں کا وہ درجہ ہے کہ جنکے سامنے فرشتے و دیوتا وغیرہ بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں اور ان کی تواضع تکریم ہر شخص ضروری مانتے ہیں منتہر اہل پرہیزگاری سے دنیاداری کچھ توقعات نہیں رکھتی نیک بنیاد اکیس[1] اوصاف حمیدہ سے متصف ہو کر بموجب عقاید دھرم چار قسم کی خیرات کرتے ہیں دیا دھرم پالتے ہیں مقامات مقدس کی جاترا (زیارت) میں دل و جان سے مصروف ہوتے ہیں دوسرے شخصوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور خود نفع بھی حاصل کرتے ہیں بھی حتی الوسع دل لگاتے ہیں اسی سبب سے اگرچہ ان اپنے گھر پر بیکر فرائض[2] خانہ داری دیگر [illegible] چاہے۔ اگر وہ ہستی ہو اگرچہ تو تکلیفات ہوتی ہی اور مصروفیت خود نوش

---

[1] دنیاداروں کی اکیس اوصاف حمیدہ کی تفصیل جاننے کیلئے [illegible] جلد اول صفحہ ۱۲ [illegible] کا ملاحظہ ہو۔

[2] [illegible] آٹھ قسمی فرائض خانہ داری کی آگاہی حاصل کرنیکے لیے دیکھو [illegible] صفحہ [illegible] دیکھو [illegible] جلد چہارم صفحہ ۱۳۳ [illegible] دیکھو [illegible] مدم

اس لیے اس سے پرہیز ہی واجب ہے ؛

متھرا لل۔ تمہارا اب عنفوان عالم شباب ہے۔ اور تمہاری ابھی شادی ہوئی ہے۔ پھر ایسے وقت پر تمنے کیوں دُلھن کی محبت چھوڑکر کنارہ کشی اختیار کی ہے۔

برمھ گلال۔ جہاں محبت ہوتی ہے وہاں جدائی ایکروز ضرور اپنا رنگ دِکھلاتی ہے یہ سب عیش ونشاط کا ہنگامہ میلہ کیطرح چند روزہ ہوتا ہے آخر شِ سلسلہ موانست ٹوٹ جاتا ہے ابیات

گھڑی کو ہے یہ صحبت واختلاط ؛ گھڑی کی ہی خاطر یہ عیش و نشاط

گھڑی کے لیے ہے یہ سارا سنگار ؛ گھڑی کے لیے ہے یہ باغ و بہار

غرض ہے جدائی یہاں ایکدن ؛ کیدن جوانی نہ پیری نہ سن

تو پھر کیوں پہلے ہی ایسا کام نہ کریں کہ جس سے آئندہ تکلیف اُٹھانا نہ پڑے ؛

متھرا لل۔ اگر انسان اول بخوبی دنیاداری کے لطف سے حظ اُٹھائے اور پھر درویشی اختیار کرے۔ تو اُسوقت البتہ طبیعت مستقل رہ سکتی ہے۔ مگر بخلاف اس کے ادہر خواہشات نفسانی نے مجبور کیا اور اُدھر پرہیزگاری (جتی دھرم) کا لباس

سے دل کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ دنیاوی جھگڑوں کو دریائے
ناپیدا کنار سے نجات دلانے کے لیے یہ ایک کشتی ہے جو منزل
مقصود (موکش) پر پہنچا دیتی ہے ؎

متھرا مل۔ تم جو موکش کے خیال میں فی الحال تمام عیش و آرام
ترک کرتے ہو اور ہر قسم کی تکالیف اُٹھانے کے لیے کمربستہ ہو
یہ سب باتیں تو عاقبت کی ہیں اسوقت دیدہ و دانستہ تکلیف اُٹھانا

برمھ گلال۔ عاقبت اندیشی کے خیال سے تو شہنشاہ بھی اپنی تمام
مملکت و سامان عیش و عشرت کو چھوڑ دیتے ہیں اور عبادت و
ریاضت میں مشغول ہو جاتے ہیں تو پھر ہم کیوں دنیاوی
عیش و نشاط کیطرف رغبت کریں۔ کسواسطے کہ تمام جہان کی
نعمتیں بلا شک و شبہ ایکروز آنکھوں کو غائب ہونیوالی ہیں۔

متھرا مل۔ آپنے جو طفلی کے ایام میں کسب و ہنر حاصل کیا ہے
اُس سے خود فائدہ اُٹھاؤ اور دوسروں کو پہنچاؤ۔

برمھ گلال جسقدر دنیاوی کاروبار اور کسب و ہنر میں طبیعت لگتی
اوسیقدر ہوا و ہوس ترقی کرتی ہے۔ اور کسی وقت تفکرات سے
خالی نہیں رہنے دیتی۔ عمر ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا

لیکن کسی حالت میں اس امید سے خالی نہیں رہ سکتا۔ الغرض صد سے لحد تک یہ ساتھ لگی ہوئی ہے۔
چنانچہ اسی امید پر متھرا لل نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرے دوست برمھ گلال پر میری تقریر کا کچھ اثر پڑے۔ اور وہ اپنے ارادہ سے باز آجاے۔ اور ہماری تمناؤں کی کشتی جو گرداب مایوسی میں پڑی ہوئی ہے ساحل مراد پر پہنچ جاے کیونکہ زندگی کی بہار کا دارومدار دوست و احباب کی ملاقات پر منحصر ہے فرد
بہار عمر ملاقات دوستداران ست ٭ چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا
اس سبب سے برمھ گلال کے پاس جاکر یوں گویا ہوئے۔

سوال و جواب متھرا لل و برمھ گلال

متھرا لل۔ اے باغ دوستی کے نونہال وای میرے عنایتفرماے

برمھ گلال۔ آپ نے جو مُنی برت (درویشی مذہب) اختیار کیا ہے اس سے کیا صورت بہبودی نظر آتی ہے۔

برمھ گلال۔ مُنی برت ایک ایسا گوہر بے بہا ہے کہ جس کی روشنی

یہ کہکر متھرا ل برمھ گلال کے سمجھانے کو اپنے گھر سے روانہ ہوے۔

پانچواں سین

امید بھی دنیا میں ایک عجیب چیز ہے جسکے سہارے تمام زندگی خوشی کے ساتھ گذر جاتی ہے اور رنج و مصیبت کی شام کو تسلی کی صبح سے بدل دیتی ہے۔ اسکے کرشمے کے تمام دانایان روزگار قائل ہیں۔ اور اسکے اعجاز سے سب مقبل۔ امیروں کے دل میں اسی نے اپنا گھر کیا ہے کہ جو شب و روز ترقی کے میدان میں قدم رکھ رہے ہیں۔ زاہدوں کے دلوں میں اسیکی روشنی ہے کہ جو بہشت کے لیے عبادت میں ہر دم مستغرق رہتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تو ایک لمحہ بسر کرنا سخت نظر آئے۔ چنانچہ مریض مرض مہلک میں صحت کی توقع پر زندگی کے دن پورے کر دیتا ہے۔ قیدی زندان خانہ میں چھوٹنے کی امید پر مدت گذار دیتا ہے۔ اس سبب سے ہر کس و ناکس کو اسکی بدولت اپنی کامیابی کا خیال بندھا ہوا ہے۔ خواہ نتیجہ اُس سے برعکس رہے۔

اُن کو اسطرف متوجہ کیا جائیگا اور صحراسے آبادی کی طرف لانے کی رغبت دلائی جائیگی۔ اگر بقدیر ہماری تقریر کا کچھ اثر نہ ہوا تو ہم بھی اُن کے ساتھ صحرا نشین ہوکر عاقبت کی فکر کرینگے اور محبت کا اثر سب کو دکھلائینگے تاکہ ہر ایک کے دلپر نقش ہو جائے۔ کہ دنیا میں دوست ایسے ہوتے ہیں کہ دوستی کے مقابلہ میں گھربار اور عیال واطفال کی کچھ پرواہ نہیں کرتے!!

متھرال نے فوراً اپنے گھر جاکر یہ سب ماجرا کہہ سُنایا۔

عورت متھرال متعلقین برمھ گلال نے جو کچھ کہا ہے وہ سب درست ہے لیکن وہ (برمھ گلال) کبھی اپنے ارادہ سے باز نہیں آئیگا حتی الوسع کوشش شرط ہے۔ کیونکہ غواص دریا میں غوطہ زنی کرتے ہیں کبھی اُن کا دامن موتیوں سے پُر ہو جاتا ہے اور کبھی خالی بھی رہتا ہے اگر ناامید ہوکر خاموش ہی بیٹھ رہا جائے تو دنیا بامید قایم کا سلسلہ جہاں سے نیست ونابود ہو جائے۔

متھرال اوّل تو ہم اُن کو (برمھ گلال کو) ضرور بالضرور جسطرح پر ممکن ہوگا سمجھا کر یہاں لائینگے اگر بالاتفاق وہ نہ آئے تو ہم بھی اُن کے ساتھ اپنی عمر بسر کرینگے تمکو کچھ فکر نہ کرنا چاہئے۔ اور متعلقین برمھ گلال کی دلداری وغمخواری لازمی ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ بُرا وقت نہ دکھائے خدا۔ دوست پھر جاتے ہیں دشمن کی حقیقت کیا ہے
ابھی ہمارے ایام گردش کا ستارہ طلوع ہوا ہے دیکھئے کس درجہ
ترقی کرے۔ بقول شخصے

شعر

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا ٭ آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

منظر لال اگرچہ زمانہ کی رفتار اسی طرح پر ہے جس طرح کہ آپنے
زبان شریف سے فرمائی۔ لیکن میں وہ نہیں ہوں۔ اور نہ ان میں سے
میرے میں عشر عشیر بھی حصہ ہے آپ محک امتحان پر جب چاہیں آزمائیں
محبت سے کے رود گر استخوانم توتیا گردد

کہ از سائیدن صندل کجا نقصان شود بو را

موتی رمگھ گلال (کچھ تسکین کی حالت میں) ہم تو آپ کو جب جانیں
اور آپ کی تقریر پُر تاثیر تب تصور کریں جب آپ جا کر اون کو
(یعنی مگھ گلال کو) سمجھائیں اور یہاں لائیں اور ہماری طبیعت خوش کریں۔

منظر لال مجکو جانے میں کچھ عذر نہیں ہے لیکن وہ ایک ضدی
شخص ہیں اور اُن کی طبیعت ضد کے خمیرے پرورش یافتہ ہے وہ
ہرگز کچھ نہ سُنینگے۔ او گفت و شنود پر عمل نہ کرینگے جسقدر اُن
کے واسطے کوشش کیجائیگی بالکل بے سود رہیگی۔ خیر حتی الامکان

از حد موافقت ہے جسطرح ممکن ہو اُن کو (برمھ گلال کو) سمجھاؤ اور یہاں لاؤ۔ ورنہ یہ بات طریقۂ راہ و رسم یکجہتی و یگانگت کے خلاف ہے۔ کہ وہ جنگل میں رہیں اور تم اپنے گھر میں مسرت کے ساتھ زندگی بسر کرو اسی منصوبہ میں جب صبح ہوئی اور آفتاب برامد ہوا ستھرال کو بلایا گیا اور یہ کہا۔

متعلقین برمھ گلال ۔ دنیا کا عجیب کارخانہ ہے کوئی کسیکا دوست نہیں جس شخص کو چاہو آزماؤ سب ایک گھاٹ پانی پیتے نظر آتے ہیں جبتک کسیکو کسی سے کچھ کام نہیں پڑتا۔ دوستی کا دم بھرتے ہیں اور جب موقع آپڑتا ہے تو کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں سچ ہے۔ **شعر**

خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا ❊ کوئی کسیکا نہیں دوست سب کہانی ہے

دیکھو جب برمھ گلال یہاں موجود تھے تو تم بھی یگانگت کا دم بھرتے تھے۔ اور کسی وقت ایک لمحہ کے لیے بھی مفارقت پسند نہ کرتے ❊ اب جب سے وہ یہاں سے گئے ہیں تو تم کو بھی اُنکا کچھ خیال نہیں ہے در حقیقت آپ کی کیا شکایت ہے جب ایام گردش آتے ہیں تو سب کنارہ کش ہو جاتے ہیں **فرد**

چوتھا سین

اندھیری رات ہے ہر طرف تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ فلک پر تاروں کا قدرتی لیمپ روشن ہے۔ مکانوں میں شمع جل رہی ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ شبنم پڑتی ہے۔ ہر شخص بستر استراحت پر باعیش و سرور سو رہا ہے۔ وحوش و طیور اپنے اپنے آشیانوں و گھونسلوں میں مسرت کے ساتھ بسیرا کر رہے ہیں۔ ایسا کوئی نہیں کہ جو بیفکری کے ساتھ آرام نہ کرتا ہو۔ کیونکہ دن کام کے لیے ہے اور رات عیش و آرام کے لیے لیکن متعلقین برمھ گلال حسرت و حرماں نصیبوں کیطرح بے چینی سے گذار رہے ہیں۔ ایک لمحہ بھی پلک جھپکنے نہیں پاتی۔ کبھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کیطرف دیکھتے ہیں کہ شاید تارۂ صبح نمودار ہوگیا ہو۔ کبھی گوش بر آواز ہیں کہ مرغ سحر کی بانگ سنائی دیجائے۔ اس کشمکش میں جب پہرہ دار کی کرخت آواز کانوں میں پڑجاتی ہے تو خیال ہوتا ہے کہ اُفوہ رات بہت ہے یہ کسطرح کٹیگی؟

لاچار ہو کر دل میں ارادہ کیا کہ جسطرح ہوسکے یہ بسر کی جائے صبح ہوتے ہی متھرا لال کو بُلا کر یہ کہا جائے کہ تمھاری برمھ گلال سے

دیکھو پہاڑوں وجنگلوں میں صدہا قسم کے درخت و کرمک وغیرہ موجود ہیں اُن کا کون معاون ہے۔

جو شخص یہ جانتے ہیں کہ ہماری عزو توقیر دوسرے شخص سے ہوتی ہے یہ اُن کی خام خیالی ہے ہمیشہ قدر و منزلت اپنے اپنے کمال سے ہر ایک کو حاصل ہوتی ہے غیروں سے ہرگز نہیں۔ بیمار اپنی ہی صحت و تندرستی سے خوش ہو سکتا ہے دوسروں کی سے نہیں۔ اس لیے تم کو مناسب ہے کہ تا بزندگی اپنی عمر عزیز کو مذہبی کاموں میں صرف کرو۔ اور کسی سے کسی قسم کی تمنا مت رکھو۔ اور اپنے دل کے جسم کو عصمت کے لباس اور عفت کے زیور سے آراستہ رکھو۔ اور اپنی طبیعت کو خیالات فاسدہ و توہمات باطلہ سے پاک کرو۔ کس واسطے کہ جہان میں پاکدامنی کی برابر کوئی شے نہیں ہے۔ یہی ایک ایسا گوہر بے بہا ہے کہ جسکی بدولت بہشت نصیب ہوتی ہے۔"

اس قسم کے جواب ملنے پر جب اُنھوں نے خیال کیا کہ اب برمھ گلال کے دل پر ہمارا کہنا کچھ اثر نہیں کرتا اور وہ اپنے ارادہ سے باز نہیں آتا تب مایوس ہو کر باچشم گریاں اپنے گھر واپس چلے آئے۔

گھربار چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ۔ آدمی کو عبادت و ریاضت عالم پیری ہیمیں کی
زیبا ہے کیونکہ جوانی میں دنیاوی عیش و نشاط سے طبیعت سیر ہو جاتی ہے پھر پیری کو نامیں کچھ ہوس باقی
نہیں رہتی۔ اب آپ اپنے گھر چلیں اور جو کچھ خطا و قصور کسی وقت میں ہم سے سرزد ہوا ہو وہ معاف فرمائیں۔
برمھ گلال۔ تم جانتی ہو کہ دنیا میں چند روزہ میل ملاپ ہے کہ جسکے باعث
یہ محبت کا درخت سرسبز دکھلائی دیتا ہے ورنہ اسکا پھل ایسا زہریلا ہے
کہ جو بلا شبہ جہنم میں لیجائیگا جب کسی شخص کو اچھے کام کرنے کا موقع
نصیب ہو جائے تو اُسے کبھی ہاتھ سے نہ دیوے جو اسکے برخلاف
کرتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے دست تاسف ملا کرتے ہیں۔ عالم طفلی
میں بجز لہو و لعب اور کچھ نہیں ہو سکتا اور نہ کچھ عقل ہوتی ہے کہ
جس سے نیک و بد میں امتیاز کر سکے اور پیری کے زمانہ میں قوائے
جسمانی کام کرنے سے جواب دیدیتے ہیں اور اعضائے حواس خمسہ
اپنے اپنے کار منصبی سے سبکدوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو تبلایئے
وراے موسم جوانی یہ کام اور کس عمر میں ہو سکتا ہے۔ دنیا میں کسی
شخص کو کسیکا ذریعہ نہیں ہے سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق چوراسی[۱]
لاکھ جونوں میں جنم مرن کرتے ہوئے آرام و تکلیف اُٹھاتے ہیں ؛

[۱] ۸۴ لاکھ جونوں کی تفصیل جاننے کے لیے دیکھو ہفت جواہر جلد دوم صفحہ ۱۶۱ ... تا ...

ہونے والی ہے تو پھر کیوں پہلے سے اسکا انتظام نہ کریں کہ آیندہ کو ایسے تعلقات ہی نہ پیدا ہوں اور دنیا میں کوئی گھر ایسا نہیں ہے کہ جس میں ہمیشہ چراغ روشن رہا ہو۔

ابیات

چکری وہ کہاں جو راجتے تھے	کچھ کھنڈ میں کل براجتے تھے
کایا اُن سب کی جل گئی ہے	مٹی بھی ہوا میں مل گئی ہے

عورت بر مُردہ گُلال۔ صاحب سرتاج من۔ مجکو معلوم نہ تھا کہ عین عالم شباب میں مجکو چھوڑ کر بن باسی ہو جاؤ گے۔ تمہارے سوائے مجکو کسیکا ذریعہ نہیں کہ جو ایام مصیبت میں کام آئے۔ ور آفت و دقت کے وقت دلجوئی و غمخواری کرے افسوس کہ مینے تم سے کچھ آرام نہ پایا اور جو جو امیدیں تھیں وہ سب خاک میں ملگئیں۔ تمہارے بدون ہم بیوہ عورات کی برابر ہیں جسکی کچھ قدر نہیں نہ ہم کو زیور عمدہ معلوم ہوتا ہے اور نہ بدن پر کپڑا پہننا اچھا دکھلائی دیتا ہے۔ کاش میں اپنی زندگی میں تم کو آزاد ہوتا نہ دیکھتی۔ اب اسوقت آپ کی جوانی کا آغاز ہے اور آرام و عیش کے دن ہیں۔ یہ ہرگز مناسب نہیں

کل کرنا سو آج کر اور آج کرے سو اب
او سر بتیا جات ہے پھیر کریگا کب

والدۂ برمھ گلال۔ اے میرے لخت جگر و اے میرے رشک قمر بیٹے تم کو کسطرح آغوش محبت میں پالا ہے اور کس شفقت بھری نظروں سے دیکھا بھالا۔ اب مجھکو عالم ضعیفی میں چھوڑ کر صحرا نشینی اختیار کی ہے یہ ہرگز مناسب نہیں۔ مجھکو تم سے یہ توقع نہ تھی کہ پیری کے زمانہ میں مجھ بدبخت کو ایسے ایسے مصائب کے تیروں کا نشانہ بناؤگے اور اسطرح اس گھر کو بے چراغ کر جاؤگے۔

برمھ گلال۔ دنیا میں کوئی کسیکا نہیں ہے نہ کوئی کسیکا بیٹا ہے اور نہ کوئی کسیکی ماتا۔ صرف دنیاوی طریق اسی ڈھنگ پر ہے۔ اگر کوئی کسی کا ہے تو ہم جانیں کہ رنج و غم میں اُسکے شریک ہو جائیں۔ اور بیماری کی تکالیف اور موت کے پنجوں سے بچالیں۔ ہزاروں مرتبہ ایک دوسرے سے مل گئے اور صدہا دفعہ بچھڑ گئے لیکن یہ آمد و رفت کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ اور تب تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ نجات ابدی (موکش) نصیب نہ ہو۔ اور جو تعلقات کی زنجیروں کی کڑی ایک دوسرے سے وابستہ ہے وہ ضرور ایک روز آپس میں شکست

ہیں کچھ دیکھا بھالا نہیں ہے۔ یہ بے وقت کی راگنی ہم کو پسند نہیں۔ درویشانہ
زندگی بسر کرنے کے لیے بہت حصہ عمر کا باقی ہے جب چاہے کیجیئے فرد
بے وقت یہ راگ خوش نہ آئے ❊ بے وقت یہ بہاگ خوش نہ آئے
گھر کا چراغ ذات خاص تمہاری سے روشن ہے اور تمہارے وجود سے
سب کارخانہ گلشن۔

برمھ گوال۔ بہار جوانی ایک دریا کیسی موج ہے کہ جو چشم زدن میں
بیماری و پیری کے جھونکوں سے جاتی رہتی ہے و یا قوس قزح ہے
کہ ایک لحظہ میں نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ نیک کاموں کو کرنے
کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے جب کیا جاوے بہتر ہے۔ کارخانوں کا
انتظام نہ کسی سے ہو سکا اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ ہزاروں شہنشاہ
اسی آرزو میں مر گئے۔ اخیر وہ بھی کچھ نہ کر سکے۔ اب آپ ہم کو
ہرگز اچھے کام کرنے سے نہ منع کریں۔ کس واسطے کہ عبادت ایک ایسی
چیز ہے کہ جس سے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ میں اب کبھی گھر کے
جھگڑوں و دنیاوی دھندوں میں مبتلا نہ ہونگا۔ اور مناسب تو یہ
ہے کہ آپ بھی دیا دھرم میں مصروف ہوں اور کارہائے ثواب و
صفائی باطن میں مشغوف کیونکہ اس زندگی کا کچھ بھروسا نہیں ہے دو

بیٹے تو تکلیف اُٹھائی مگر تم کو کسی قسم کی تہ ہونے دی۔ تم نے اپنے جسم پر
بھی کا عطر بھی نہیں لگایا اور نہ خلوت میں رہنا پسند کیا۔ آج کیوں اپنا
مکان چھوڑ کر صحرا میں خاک پر بیٹھے ہو۔ اپنے گھر چلو اور اس خرقۂ درویشی
کو تبدیل کر ڈالو۔ مُنی کا سوانگ بھرنا ہولی کا سا تماشا تھا ہو چکا۔ کیا
جو لوگ تھیئٹر وغیرہ میں طرح طرح کے سبرو تماشے دکھلا کر لوگوں کو خوش
کرتے ہیں وہ پھر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتے۔ اگر ایسا کیا کریں تو تمام
دنیا کے کھیل تماشے دنیا سے رخصت ہو جائیں۔
بیرچھ گلال۔ ایک مرتبہ جین مُنی کا لباس پہننا اور پھر اُتار کر دوسرا اختیار
کرنا جین مت کے خلاف ہے۔ یہ کوئی نقل پیشہ والوں کا سانگ نہیں ہے
کہ تماشائیوں کے خوش کرنے کے لیے جیسا چاہا روپ بدل لیا۔
جو لوگ ایسا کیا کرتے ہیں وہ اپنے دھرم کو بدنام کرنے والے ہیں
دنیا میں صدہا مذہب جاری ہونیکا یہی سبب ہوا کہ انھوں نے اپنے
اغراض و مقاصد کے لیے جیسا چاہا اور جس موقع پر مناسب سمجھا وہی
طریقہ اختیار کر لیا۔ آپ اپنے گھر جائیں اور ہماری محبت چھوڑیں کیونکہ
یہ محبت بری بلا ہے کہ جس سے بجز رنج و تکلیف کے اور کچھ حاصل نہیں
والد برچھ گلال۔ اب تمہارا عین عالم شباب ہے۔ اب تک تم نے دنیا

تیسرا سین

دوپہر کا وقت ہے آفتاب سمت الراس پر پہنچا۔ دھوپ میں وہ حدت کہ اسکی طرف نگاہ بھر کے دیکھا نہیں جاتا۔ بادِ سموم کی وہ کثرت کہ ہر ذی روح کو الاماں کہنا پڑا۔ تمام باغات کے پھول کملا گئے۔ نونہالانِ چمن مرجھا گئے۔ انسان آرام و آسایش کے لیے تہ خانوں میں مسکن گزیں ہوے۔ وحوش و طیور درختوں کی ٹہنیوں و پتوں میں جا گھسے۔ زمین طپش سے ایسی گرم کہ جو دانہ اسپر گر جاتا ہے فوراً بھن جاتا ہے۔ اور صحرا کی تو عجب کیفیت کہ اس مقام پر نہ درختوں کا سایہ اور نہ آس پاس پانی کا چشمہ۔ ریگ کے تودے کے تودے نظر آتے ہیں۔ ایسے بیابان لق و دق میں اور ایسے وقت میں منی بر مہگلال زمین کا بستر لگائے آسمان کو شامیانے تلے آرام سے بیٹھے ہیں۔ نہ کچھ تپش آفتاب کا خیال ہے اور نہ کچھ خورو نوش کی طرف سے دلپر ملال۔ نہ پوشش کی خواہش۔ اور نہ تمنائے آرام و آسایش۔ اسوقت والدہ برمہگلال انسے یوں مخاطب ہوے۔

والدہ برمہگلال۔ اے میرے چشم و چراغ میں نے تم کو بصد ناز و نعم کس محبت سے پالا ہے اور آنکھوں سے زیادہ عزیز رکھا ہے

کاش برمھ گلال کو اس فن میں کمال حاصل نہ ہوتا تو ہرگز شیر کا سوانگ نہ بھرتا اور نہ وہ شہزادہ اُن کے ہاتھ سے مارا جاتا۔ مہاراج نے عاقبت اندیشی کا کچھ خیال نہ کیا۔ جین مُنی کا لباس بدلکر اوپدیش دینے کا حکم دیدیا اگرچہ بظاہر عہدنامہ معافی تقصیر نہ توڑا۔ لیکن باطن میں دوسرے طریقہ پر سزا دینے کا عمل کیا کہ جو سراسر قانون انصاف سے بعید ہی۔ اب کیا ہو سکتا ہی "وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز نمی آید"۔

اب پچھتائے ہوت کیا چڑیاں چُگ گئیں کھیت ؛ والدین برمھ گلال اور اُسکی عورت بھی ہمراہ ہیں آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو جاری ہیں دامن صبر و استقلال پارہ پارہ ہے ہر چند خلقت سمجھاتی ہی۔ لیکن دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ الغرض بہت سے آدمی بہ خیال رفاقت قدیمی و رسومات ظاہری آبادی کے کنارہ تک ساتھ گئے اور افسردگی طبیعت ظاہر کرتے رہے جب شہر سے آگے بڑھے سب واپس چلے آئے صرف اُن کے والدین اور عورت ہمراہ تھے ؛

جب مُنی برمھ گلال جنگل میں زمین کے فرش پر استراحت فرما ہوے تو یہ بھی وہیں بیٹھ گئے ؛

جوبن جوش پہ ہے۔ آنکھوں کے چشمے اُبل رہے ہیں۔ حسرت و یاس کی گھنگھور گھٹائیں پژمردہ دلوں کو بیتاب کیے دیتی ہیں۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں افسردہ دلوں کے لیے زمہریر کی کیفیت دکھلا رہی ہیں۔ ہر در و دیوار سے حسرت برستی ہے ہر کہ و مہ کے چہروں پر اُداسی چھائی ہے۔ مرغان چمن کے لب پر نالۂ شور و شیون ہے۔ رنج والم کا عالم ہر گلی و برزن ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ آج برمھ گلال دوست و احباب سے مُنہ موڑ اور رشتۂ الفت توڑ دریا سی کر منڈل و پنچھی اُٹھا صحرا کیطرف روانہ ہوئے ہیں۔ تمام مردمان شہر کے دلوں میں تاریکی کا سماں چھا گیا ہے۔ سامعینؔ ناظرین کف افسوس مل مل کر یہ کہتے ہیں کہ حیف برمھ گلال جیسا آدمی دنیا سے آزاد ہو جاے اور ہماری زندگی کا مزہ کرکرا کر جاے فرد

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد   روی گُل سیر ندیدیم بہار آخر شد

آگے آگے شری برمھ گلال تھے اور پیچھے پیچھے قبا حسرت و یاس یہہ کہہ رہی تھی۔ افسوس برمھ گلال کو روپ بدلنے میں کمال حاصل ہوا کہ جسکے باعث مُنی کے بھیس بدلنے میں خود بخود جنگل جانا پڑا۔ یہاں تو ہی مثل ہوئی کہ ع اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

مشتغل رہتی ہے کبھی آرام نہیں ملتا۔

مہاراج۔ جو آپ نے اس کے نقصانات بیان کیے ہیں وہ واقعی درست ہیں لیکن اسی کی بدولت دنیا میں ہر قسم کا آرام نظر آتا ہے اور ضروریات دنیاوی کی دردسری سے بچ جاتا ہے۔

جہاں یہ نہیں ہے وہاں ہر دم تکلیف میں مبتلا رہنا پڑتا ہے۔ دیکھو جس شخص کے پاس دنیاوی نعمتیں موجود نہیں ہیں وہ کیسی مصیبت میں گرفتار رہتے ہیں۔

برمھ گلال۔ مہاراج خواہشات میں طبیعت منتشر رہتی ہے بیقراری میں چین کہاں ملتا ہے۔ **دوھرا**

دَولت میں دُولتُ بسیں سُنوراى پر بین
آوت تو مُدکو دھرے جات کرے مت ہین

مہاراج یہ بات سُنکر لاجواب ہو کر خاموش ہو گئے ؛

دوسرا سین

دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی ہے غمی کا بادل اُمنڈ اُمنڈ کر آرہا ہے ہر چہار سو آہ و بکا کی بجلی چمک رہی ہے اشکوں کی بارش کا

تمہاری طرف سے ہمارے دل پر منقش ہو رہے تھے وہ سب حرف غلط کی طرح یک قلم صاف ہو گئے۔ اب تم اپنی بقیہ عمر کو آرام و بے فکری کے ساتھ گھر پر رہکر بسر کرو۔ اور کسی قسم کا اندیشہ ہماری طرف سے دل میں مت رکھو اور یہ بھی ہماری خواہش ہے کہ جسقدر دولت و زر یا جس شے دیگر کی تم کو تمنا ہو وہ بے وسواس ظاہر کرو۔ اُس کو ہم بنظر التفات بسر و چشم منظور و قبول فرمائینگے ؛

برمھ گلال۔ ہم کو کسیطرح کی خواہش نہیں ہے۔ کیونکہ اسکی بدولت تکلیفات اندازۂ حساب سے زیادہ اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اور بچشم ظاہر میں بھی دکھلائی دیتی ہیں ؛

اسی کے سبب انسان ہر دم چاہ تفکر میں مستغرق رہتا ہے ایمان و دھرم کو بیچ سمجھتا ہے۔ کوئی مکر و فریب سے کام لیتا ہے۔ کوئی دروغگوئی و دزدی وغیرہ کا عادی بنجاتا ہے لشکری معرکۂ جنگ میں جان دیدیتا ہے۔ کوئی دیس بدیس مارا مارا پھرتا ہے بعض کی چادر عزت پر ایسا دھبہ لگجاتا ہے کہ پشتوں صاف نہیں ہوتا۔ الغرض جب تک اس کی آتش سینہ و دل میں

عمل میں لاؤ ایک ذرہ بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ لیکن زندگی کا پیمانہ پُر ہو جانے کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث اس جسم خاکی کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اگر سبب پیدا نہ ہو تو کوئی بھی کبھی موت کا نشانہ نہ بنے۔

چنانچہ مہاراج آپ کے کنور کی موت کا وقت آگیا تھا کہ جو بظاہر ہمارے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور ہم اُس کے مارنے کے سبب پیدا ہوئے مگر یہ سبب وقت ٹل ہرگز ہرگز نہیں سکتے تھے۔

افسوس ہزار افسوس کہ ہم سے ناواقفیت کے عالم میں گناہ عظیم سرزد ہوا اور خطائے سخت عمل میں آئی کہ جسکا کفارہ بجز عبادت اور کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

بس اب ہم پر کرپا کیجئے اور جو پسند خاطر عاطر ہو وہ عمل میں لائیے۔

یہ اوپدیش سنی بر مہ گلال نے دیگر راگ دویش کو چھوڑ دیا اور دل میں سنتا بھاو لا کر مون دھارن کر لیا۔

مہاراج۔ آپ کی تقریر پُر تاثیر سُنکر ہماری طبیعت بہت مسرور ہوئی اور جو غم و غصہ کی آتش ہمارے سینۂ مضطر میں بھڑک رہی تھی اُس پر وہ ابر باراں کا کام کر گئی اور جو خیالات فاسد

اس لیے انسان کبھی استقلال کے دامن کو ہاتھ سے نہ دیوے اور کوہ تمثال ثابت قدمی سے نہ ہٹے۔ ایسا نہ ہو کہ ذرا ادھر ادھر آفت چلے اور خس و خاشاک کیطرح پریشان ہوتا پھرے ٭

کوئی شخص دنیا میں ہمیشہ خوش نہیں رہ سکتا اور نہ کوئی ایسا اس کائنات میں دیکھنے میں آیا۔ او رنہ سُنا۔ امیر سے فقیر تک جس شخص کو دیکھا تفکرات دنیا سے خالی نہ پایا۔ دوھرا

دُرب بنا نر دھن دکھی ترشنا بس دھن وان کہیں نہ سکھ سنسار میں سب جگ دیکھا چھان

بس آرام یا قیام انسان کو صرف موکش[1] (نجات ابدی) میں مل سکتا ہے دوسری جگہہ میسر نہیں آتا۔ اسوجہ سے دل کے وسوسے کو دور کرنا عین فرض ہے ٭

دنیا میں ہمیشہ حیات و ممات کا سلسلہ لگاتار قایم ہے۔ جسقدر جس شخص کی زندگی ہوتی ہے اُسی حد تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ہزار جد و جہد

---

[1] گیانا ورنی وغیرہ آٹھ مول کرم پرکرتوں کے بندھن سے چھوٹنے کا نام موکش ہے۔ (آٹھوں مول کرم پرکرتیوں اور اُن کی ۱۴۸ اُتر کرم پرکرتیوں اُن کے ۵ اسباب اور اُن سے بچنے کے ذرائع و وسائل کی تفصیل و توضیح بالشرح اگر جاننا ہو تو ہفت جواہر جلد اول صفحات ۲۰ و ۳۲ و ۳۶ و ۴۰ و ۱۰۹ و جلد دوم صفحات ۳۸ و ۵۳ و ۵۷ لغایۃ ۸۰ و جلد سوم صفحات ۹۲ و ۹۶ وغیرہ لغایۃ ۱۳۲ و جلد چہارم صفحات ۱۳۶ و ۱۴۰ وغیرہ ملاحظہ کیے جاویں)

کریں۔ کیونکہ یہ درخت ہمنے خود اپنے ہاتھوں لگائے تھے۔
اور بصد شوق پرورش کیے تھے۔ اِن کی رنگینی بہار ہمارے
دیکھنے کے لایق ہے اور ان کے لذیذ ثمر میں ہمارا حق ہے۔
سادہ لوح اپنی تمام عمر کا حصہ سرگردانی و پریشانی میں تلف
کردیتے ہیں۔ اخیر میں اُن کی عمر کی کتاب کا شیرازہ اِسی تشویش میں
منتشر ہوجاتا ہے اور یہ خیال نہیں ہوتا کہ "کردنی خویش آمدنی پیش"
کا مسئلہ ہے۔
کیوں گھبرائیں ؟ یہ تکلیف کچھ ایسی نہیں ہے جو خاص ہمکو ہی
نصیب ہوئی ہو۔ بلکہ عالم مخلوقات میں ہم سے زیادہ مصائب
بردار بہت موجود ہیں۔ ہم میں اور اُن میں کیا فرق ہے۔
دانشمند آدمی کبھی مصائب دنیا سے دل متفکر نہیں کرتے۔ اور جو
فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اُس سے خوش نہیں ہوتے وہ جانتے ہیں
کہ ہم روز ازل سے اسیطرح آرام و تکلیف اُٹھاتے چلے آئے
ہیں۔ ہماری روح کو کہ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی۔ کبھی
کوئی صدمہ نہیں پہنچا سکتا اور نہ آرام دے سکتا ہے۔ شعر
رنگ زمانہ گاہ چنین ست وگہ چناں   در باغ عمر گاہ بہار ست وگہ خزاں

صرف اپنے عیش و آرام کے باعث ہر کوئی ایک دوسرے سے تعلق رکھتا کی تو پھر کس کے رنج و آلام میں آٹھ آٹھ آنسو رویئے اور کس کا غم کیجئے۔
روح جسم سے علحدہ ہے اور بچشم ظاہر بین بھی یہی دکھلائی دیتا ہے۔ اسلیے اس تن پروری میں ہردم مشغول رہنا اور اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا انسان کی سخت غفلت نہیں تو اور کیا ہے؟
دنیا میں فی الاصل کوئی کسیکو آرام و تکلیف دینے والا نہیں ہے۔ نہ کوئی اسکو مسند آرام پر بٹھلا سکتا ہے اور نہ کوئی فرش خار وخس پر لٹا سکتا ہے۔
جنکا دماغ دانشمندی کی خوشبو سے معطر ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ سب ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہے۔ اور جو سرمایۂ خرد سے بے بہرہ ہیں وہ اسکے برعکس خیال کرتے اور محبت و نفرت کے جال میں پھنسکر ناحق پیچ و تاب کھاتے ہیں ؎ فرد

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد — از کماندار بیند اہل خرد

اگر اہل ہمت کو مصائبات روزگار کے شیر سے مقابلہ ہو جائے تو وہ ہرگز بزدل نہیں ہوتے۔ بلکہ بہادری سے لڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب ہمارے گناہوں کے درخت پھل پھول لائے ہیں۔ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ اُن کے سیر و تماشہ سے دل خوش

اگر آج ہم اُن چکرورتی راجاؤں کو کہ جنکے پاس بیرون از قیاس ہر قسم کا سرمایہ موجود تھا آفتاب و ماہتاب کی شعلیں لیکر تمام زمانہ میں تلاش کریں تو اُن کا کہیں پتہ و نشان بجز صفحۂ تواریخ کے نظر نہ آئیگا پھر اس ورانا پائدار میں دل کا لگانا عبث ہے۔ اور جو سرمایہ خرد سے بے بہرہ ہیں وہ اپنی حیات کو کسی شے کے گم ہو جانے پر ناحق تلخ کر لیتے ہیں۔ یہ نہیں خیال کرتے کہ دُنیا میں بجز حسرت و افسوس اور کیا ہے اگر اس میں آرام و آسایش ہوتا تو تیرتھنکر جیسے مہان پُرش کیوں اس سے کنارہ کش ہوتے ؛

[۲] یہ محفل جو خویش و اقارب اور زن و فرزند وغیرہ سے پُر رونق دکھلائی دیتی ہے ایک بھان متی کی سی جادوگری ہے کہ جو چند منٹ اپنی چمک دمک دکھلا کر درہم برہم ہو جائیگی۔

[۳] اس سرائے دنیا میں واقعی نہ کوئی کسیکا رشتہ دار ہے اور نہ دوستدار

---

[۱] بتیس ہزار مکٹ بندھ راجاؤں کا راجہ چکرورتی۔ (مکٹ بندھ۔ ادھراج۔ مہاراج [illegible] [illegible] [illegible]۔ مہامنڈلیک وغیرہ راجاؤں کے اختیار و اقتدار کی تشریح [illegible] [illegible] تیرتھ مال حصہ سوم صفحہ ۳۵ و ۴۵ کے فٹ نوٹ ملاحظہ کیے جاویں۔)

بیان کرنا کارِ زبان نہیں ؂

جو لوگ دنیا میں اس جسم خاکی کو اپنا جانتے اور آرام و آسایش میں رات دن مشغول رہتے ہیں وہ کبھی تناسخ کی زنجیر کے سلسلے کو نہیں توڑنے دیتے بلکہ وہ ہمیشہ تیلی کے بیل کیطرح گھومتے ہی رہتے ہیں اور کچھ بھی منزل طے نہیں کرتے ہیں۔ اس دار مکافات میں روز ازل سے ایک کا دوسرے سے اسقدر تعلق ہے کہ جسکا اندازہ کرنا علم حساب سے باہر ہے۔

روز ازل سے اس روح نے اس قدر جسم تبدیل کیے ہیں کہ اگر ہر یک زمانۂ پیدایش کی ہر یک دایہ سے کہ جسنے اُس کو پرورش کیا یک یک قطرۂ شیر لیکر جمع کیا جاوے تو سمندر کے پانی سے بھی بہت زیادہ ہوجاوے لیکن تسپر بھی یہ خیال دل میں کبھی پیدا نہیں ہوتا کہ جو چیزیں کایا پلٹ ہونے والی ہیں ہم کیوں اُن سے دل لگائیں اور کیوں محبت کریں شعر

جگہہ دل لگانے کی دنیا نہیں ہے ؂ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دنیا میں کسی شے کو قیام نہیں۔ ایک روز ضرور بالضرور یہ سب چیزیں اور تمام دنیاوی عیش و نشاط بجلی کی طرح [illegible] نظروں سے غائب ہونے والی ہیں۔ تو پھر سب سے اچھا [illegible] کریں اور کس کا رنج و غم منائیں۔

برمھ گلال دربار میں آحاضر ہوئے۔ ہاتھ میں چھپی اور کرمنڈل ہے۔ اور
تمام جسم جامۂ عریانی سے مزین ہے۔ سب دیکھکر متعجب ہوئے۔
مہاراج۔ آئیے آئیے ہم کو کچھ اوپدیش دیجئے جس سے ہمارا غم غلط
ہو اور طبیعت استقلال حاصل کرے ؛

اوپدیش منی

برمھ گلال۔ مہاراج اگر آئینۂ دل کو زنگ کدورت سے صاف
کرکے ملاحظہ کیجیئگا تو تمام نیرنگی روزگار کا فوٹو آنکھوں کے
سامنے کھچ جائیگا کہ سب کارخانۂ دنیا نقش برآب ہے اور جو کچھ
نظر آتا ہے وہ سب قوس قزح کے رنگوں کی طرح جلد نیست اور
نابود ہونے والا ہے۔ ابیات

این عالم اسباب بہ بینی آنرا — نقشے ست کہ برآب بہ بینی آنرا
دنیا خوابے ست و زندگانی درد ے — غولے ست کہ در خواب بہ بینی آنرا

دیکھو اس دار ناپائدار میں روح نتایج اعمال (کرموں) کے باعث بھرم
کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے اور ہمیشہ علیحدہ علیحدہ جسموں میں
باسرگردانی و پریشانی نقل و حرکت کرتی رہتی ہے کہ جسکی تکلیفات کا

ملک و ریاست کے جسم کا سرور دیدہ و دانستہ اپنے پنجہ سے ہلاک کر دے یہ بازی بازی بارِیش بابا ہم بازی۔ جسوقت سے راج کنور نے اس دنیاے فانی سے مونھ موڑا کھانا پینا رخصت ہوا تمام جہان آنکھوں میں تنگ و تاریک ہو گیا۔

مصاحبین۔ حضور والا کیوں نہو دنیا میں فرزند کو۔ لخت جگر۔ نور چشم قرۃ العین۔ راحت جاں کہتے ہیں۔ انسان سے لیکر حیوان تک اپنے اپنے بچوں کی محبت کرتے ہیں۔ اور جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں کسی نے سچ کہا ہے اور واقعی داد سخن دیا ہے۔ بند

دولت کوئی دنیا میں پسر سے نہیں بہتر　　راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر
لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر　　نکہت کوئی بوئے گل تر سے نہیں بہتر

صدموں میں علاج دل مجروح یہی ہے
ریحاں ہے یہی رَوح یہی رُوح یہی ہے

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اتنے میں کچھ باہر سے مردمان کی آہٹ معلوم ہوئی سب سُنکر خاموش ہو گئے خیال کیا کہ شاید برھمہ گلال حسب الحکم شئی کا بھیس بدلے ہوئے آتے ہوں اور اُن کے ساتھ تماشائی ہوں۔ تمام اہل انجمن جلسہ ہوشیار ہو گئے اور سرگوشی کو موقوف کر دیا۔ اتنے میں

مُصاحبین۔ مہاراج ہم نے بدھ گلال کو کس طرح جال میں پھنسایا اور سزا دینے کا کیسا انداز بتایا حضور نے تو پروانہ معافی قصور عطا فرمادیا ہی تھا اور سزا دینے سے مجبور ہوگئے تھے لیکن ہم نے شہر بدر کرنے کی کیسی تدبیر کی کہ نہ سرکار پر وعدہ خلافی کا الزام عاید ہوسکتا ہے اور نہ وہ سزا پانے سے بچ سکتا ہے۔ سچ ہے۔ **شعر**

بتدبیر رستم در آید ببند کہ اسفندیارش نجست از کمند

کیونکہ جین مت میں سوانگ مُنیوں کا بھرنا ہرگز نہیں لکھا ہے پس یا تو وہ مُنی کا بھیس بدلکر اور یہاں اُپدیش دیکر جنگل میں چلے جائینگے یا خود ہی عدول حکمی میں شہر بدر ہوکر موںھ نہیں دکھلائینگے۔

مہاراج۔ واقعی جو کام مشکل سے مشکل نظر آتا ہے وہ تدبیر سے حل ہوجاتا ہے۔ ہم تو پروانۂ معافی تقصیر دیکر مجبور ہوگئے تھے۔ اور اُس کے لیے تدارک عمل میں نہیں لاسکتے تھے۔ خیر آپ صاحبان کی کوشش سے وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا۔ ذرا جائے غور ہے کہ ہم نے پروانۂ معافی جرائم اس غرض سے تو اُسکو نہیں دیا تھا کہ وہ ہم ہی پر اُسکا عمل کرے اور ہمارے راج کنور کو کہ جو آنکھوں کا نور تھا اور اس

ویراگ کوتومل

حصّہ دوم

پہلا سین

جب آفتاب عالمتاب تخت زرین فلک پر جلوس فرما ہوا۔ بزم قدرت نے اپنا نیا رنگ جمایا نسیم مشکبار نے ہوا خواہان چمن کا دماغ معطر کیا۔ ہر روش پر گلشن عالم میں سرسبزی نظر آنے لگی۔ پھولوں کی رنگینی و شگفتگی عجیب کیفیت دکھلانے لگی۔ کوئی مرغان چمن کی خوش الحانیوں پر شیدا ہے کوئی دنیا کی نیرنگیوں پر شیفتہ کوئی بازار میں بیٹھا ہوا سیر و تماشہ میں مصروف ہے کوئی ادہر اُدھر کے قصے کہانیوں میں مشغوف کسی کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آج برمھہ گلال جین مُنی کا بھیس بدلکر دربار میں آئینگے اور کچھ دھرم اُپدیش مہاراج کو سُنائینگے۔ یہ نظارہ قابل دید ہے۔ الغرض تمام مخلوقات اپنے کاروبار میں مصروف ہوئی اِدھر مہاراج نے بھی اپنا دربار لگایا۔ مصاحبین حاضر ہوگئے۔

ہیں قصبہ سلطان پور ضلع سہارنپور نے حصۂ اول برمھ گلال چرتر موسوم بہ ویراگ کو تو بل ناٹک بزبان اُردو زیب تحریر فرمایا تھا۔ اتفاق وقت سے اُن کی عمر کا پیمانہ موت کے پانی سے لبریز ہو گیا۔ وہ اسکا حصۂ دوم تحریر نہ کر سکے۔ اِس سبب ایک روز میں نے چاہا کہ اگر اِس ناول کا حصۂ دوم کہ جو تمام مضمون بے ثباتی دنیا سے مملو ہی اور سولھویں صدی عیسوی کا سچا واقعہ ہی مرتب کیا جائے تو مناسب ہی۔ اگرچہ طبیعت میں رُکاوٹ پیدا ہوئی کہ مجھ جیسے ہیچمدان میں کیا لیاقت ہے کہ جو تحریر کر سکے کِسواسطے کہ "نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد" و نہ ہر متکلمی فصیح ست و نہ ہر حکیمی مسیح۔ قطعہ

نہ ہر گاو گوہر دہد شب چراغ ۔۔ نہ ہر بحر مرجان نہ ہر نے شکر
نہ ہر آہوی را بود پشک مشک ۔۔ نہ ہر معدنے آورد سیم و زر

لیکن دل کے شوق نے مجبور کیا کہ جیسا لکھا جاوے اُس میں دریغ نکرو بنا بر جیسا فہم ناقص میں آیا حوالۂ قلم کیا گیا۔ اب روشن ضمیران صبح نفس و سخن سنجان دقیقہ رس سے امید کیجاتی ہی کہ وہ اسمیں جہاں غلطی پائینگے اصلاح کر کے درست فرماینگے

گر بگذرم بخاطر پاک تو باک نیست ٭ خاشاک نیز بر دل دریا گذر کند

راقم رای چند خلف چودھری ہوشناکی لال مہاجن جینی متوطن و رئیس قصبہ سلطان پور

اوم

برہم گلال چتر

ویراگ کوتوہل ناٹک

حصۂ دوم

تمہید

ہر خاص و عام کو واضح ہو۔ کہ پیشتر ازیں جناب منشی منگت رائے
صاحب جینی نائب سررشتہ دار محکمہ خاصیہ وزارت ریاست پٹیالہ

انچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند

برمھ گلال چیتر

موسومہ

ویراگ کوتوہل ناٹک

سولہویں صدی عیسوی کا بالکل سچا واقعہ - دنیا کی بے ثباتی کا ہوبہو نقشہ اور عبرت خیزی کا

ایک پُر تاثیر مرقع

حصہ دوم

مصنفہ جناب لالہ رائے چند صاحب زمیندار قصبہ سلطانپور ضلع سہارنپور

جسکو

حسب فرمایش لالہ صاحب موصوف خادم الملک بہاری لال - وی - اے - جے - ای - سے - بی - بلند شہری مصنف ہنومان چرتر ناول - بھوج پربندھ ناٹک - سوانح عمری حکیم افلاطون وارسطو و ہفت جواہر و انمول ہیرے - فاقہ مستہر وغیرہ و مترجم جین ویراگ شتک و بھرتری ویراگ و نیتی شتک و چانکیہ نیتی درپن وغیرہ نے بعد نظر ثانی بہتی الکھن شدی کی چھپوا کر پریہ

نروان سمت ۲۴۳۳ مطابق

تاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء

مطبع ریاضی امروہہ میں چھپوایا

پہلی بار ۵۰۰

قیمت فی جلد

سولھوین صدی عیسوی کا ایک بالکل سچا واقعہ دنیا کی بے ثباتی کا ہو بہو نقشہ اور عبرت وحیرت کی پُر تاثیر کہانی۔ حصہ اول قیمت ۱۰؍ حصہ دوم زیر طبع

(۸) ہنومان چرتر ناول۔ یہ ایک نہایت دلچسپ تواریخی و اخلاقی ناول ہے جسمین شہادت ایک مستند وقدیم سنسکرت راماین مصنفہ سری رودی شین آچاریہ کے ہندوستان کے نامی دلاور اور شجاعت وبہادری کے دیوتا ہنومان کی پیاری ماں انجنا کی حسرت بھری داستان اور کی درد انگیز مصیبتون کی مجسم صورتین جیسے بائیس سال تک غم ہجر مین تڑپ تڑپ کر گذرنیوالی راتون کا فوٹو اسکے شوہر پون کمار کی بے اعتنائیون کی ہو بہو تصویرین اس بہادری کے دیوتا کی اصلی پیدائش معہ زایچہ (جنم کنڈلی) وحکایات دوازدہ خانہائے زایچہ بقاعدہ علم نجوم اور اسکی بچپن کی شجاعت وجمیع کارہائے نمایان کے خاکے کچھ عجیب موثر الفاظ مین کھینچکر دکھلائے گئے ہین اس ناول کے پڑھنے والون پر راماین تلسی کرت وبالمیکی کے شاعرانہ مبالغون و تلازمون کی کیفیت جنمین انکے مصنفون نے زیادہ کام لیا ہے بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس ناول مین موقعہ بموقعہ علم طبیعی طب قیافہ ونجوم وغیرہ سے بھی کام لیا گیا ہے اور جا بجا بہت سے فٹ نوٹ دیکر اونکی حسب ضرورت توضیح بھی کر دی گئی ہے قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۱۲ر

(۹) دیباچہ ہنومان چرتر ناول۔ ناول مذکورہ کا دیباچہ جسمین دلاور ہنومان کی بہت سی اقسام سے قبل مسیح کے مختصر تواریخی حالات اور اسکے خاندان کے بھگونش مع کے نام سے مشہور ہونیکی وجہ تسمیہ وغیرہ معہ ایک شجرہ خاندان یعنی (بانزمنس) کے دئیے گئے ہین قیمت اردو ار ناگری ٹائپ ۲ر

(۱۰) مہارانی سیتاجی کا بارہ ماسہ لیکھی ہندی کا ایک عمدہ انتخاب معہ اُردو ترجمہ نثر۔ قیمت ار

(۱۱) بھرتھری سوجین ویراگ شتک دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ دیکھنا ہو تو اس بیش بہا اور بے نظیر انکید پڑھ لینے قابل کتاب کو ضرور پاس رکھئے۔ قیمت ار

(۱۲) بھرتھری نیتی شتک اردو۔ اخلاق مین بے نظیر کتاب قابل تعلیم اطفال قیمت ار

(۱۳) چانک نیتی درپن حصہ اول ودوم یہ کتاب بھی اخلاق مین قابل تعلیم اطفال ہے قیمت ۲ر

(۱۴) مینول آف روسن اردو۔ اس کتاب سے بلا امداد استاد اردو خوان اصحاب اپنی اُردو زبان کو انگریزی حروف مین لکھنا پڑھنا بآسانی دس پندرہ روز مین سیکھ سکتے ہین۔ قیمت ار

(۱۵) لطف زندگانی۔ حصہ اول۔ جلد ار

(۱۶) سداماں چرتر منظوم۔ قیمت ۔ر

(۱۷) جنتری دوامی۔ اس نادر جنتری سے سینکڑون ہزارون برس گذشتہ وآئندہ سال کے جس ماہ جس سنہ انگریزی کی تاریخین بے دن معلوم کر لیجئے۔ قیمت صرف ۔ر

(۱۸) انمول قاعدہ۔ چاہین جس گذشتہ یا رواں خواہ آئندہ سنہ عیسوی کے کسی ماہ کی تاریخین بے دن جاننا ہون تو آپکو کسی جنتری کے پاس رکھنے کی تکلیف اوٹھانے اور ہر سال اسکے لئے قیمت خرچ کرنیکی ضرورت نہین صرف اس عجیب وغریب قاعدہ کو بزبان یاد کر لیجئے اور پھر چلتے پھرتے تاریخ یا دن مطلوبہ بلا دقت زبان پر ہی

کہ بلا کسی جتن کرنے کے خود بخود ہی کوئی آب و ہوا کی اصلاح وغیرہ واقع ہو جاتے ہیں -

پس بابو صاحب کے عقیدہ کے موافق آب و ہوا کی اصلاح وغیرہ نہ یگیہ کرنے سے ہو سکتی ہے اور کوئی فرد بشر اُنکی اصلاح سے کچھ نفع پا سکتا ہے البتہ اگر وہ شخص جو کہ اس موجودات کا کسی کو صانع یا خالق نہیں مانتے ایسا کہیں کہ تو کسیطرح ٹھیک بھی ہو سکتا ہے - مگر عموماً پھر بھی یہی کہا جاتا ہے کہ اگر صرف بدبو وغیرہ سے ہی مرض ہوا کرتے تو شہر کے خاکروب ہمیشہ مریض رہا کرتے اور اگر خوشبو سے ہی صحت رہتی تو باغبان یا عطر فروش وغیرہ کبھی بیمار نہ ہوتے وغیرہ -

پس ثابت ہوا کہ یگیہ کرنے سے کسی بشر کو کچھ فایدہ نہیں ہو سکتا اور نہ انسان کی کی ہوئی آب و ہوا کی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ صحت عالمیان پر آب و ہوا کا بابو صاحب کے عقیدے کے موافق کچھ اثر ہو سکتا ہے بلکہ حسب ضرورت خود پرمیشر اُنکو جیسا چاہے رکھتا ہے اور ہونے دیتا ہے جو لوگ اس عمل زبون سے اپنا کچھ بھی بھلا خیال کرتے ہیں کمال غلطی پر ہیں - اور اچھا اگر یگیہ خلقت کے فوایدہ کے لئے کیجاتی ہے تو اوسمین منتر وغیرہ کی کیا ضرورت ہے اور برہمن دعوت و بیدی و برتن وغیرہ سامان اوسکی لئے کیوں مخصوص اور لازمی کر رکھے ہیں کہ جس سے وہ دشوار اور محال ہو گئی بلکہ اوسکو تو ایسا آسان اور سہل کرنا تھا کہ برہمن اور قصائی و بھنگی و چمار وغیرہ سب قوم از خود جسوقت اور جس جگہ چاہیں کریں پس صاف ظاہر ہے کہ یگیہ کرنے سے کسی بھی قسم کا فایدہ متصور نہیں بلکہ برہمنوں اور متعصبوں نے صرف اپنے نفع کی غرض سے اسکو چلایا ہے - اور ایسا ہی جو کہتے ہیں کہ یگیہ کرنے سے دولت یا اولاد وغیرہ ملتی ہے وہ بھی غلط ہے - اوسمین بھی جملہ سوالات اور اعتراضات متذکرہ صدر عارض ہیں اور یہہ سبب تعلق بہ تقدیر ہے - مثلاً دیکھئے کہ پنڈت یا ایک چند و پربت چند کے ہزاروں شاگرد باوصف روزمرہ یگیہ کرنیکے لاولد اور مفلس ہیں -

اگر کہا جاوے کہ یگیہ کی ترکیب میں خرابی رہتی ہے اسوجہ سے بعض مقام میں اُسکا پھل نہیں ہوتا تو یہہ مشتبہ ہے یعنی یگیہ اور اوسکے پھل یعنی دولت اولاد وغیرہ کا ارتباط لازمی کسی دلیل و قانون سے معلوم نہیں ہو سکتا اور جبتک ارتباط لازمی محقق نہو یہہ کس اعتبار پر کہا جاوے کہ یہہ یگیہ کا پھل ہے -

قطع نظر ان سب کے جبکہ یہہ عمل گناہ عظیم ثابت ہو گیا تو کسی بھی فایدہ کے احتمال یا غرض سے اسکو عمدہ سمجھنا محض حمق ہے جیسا کہ گوشت و شراب وغیرہ سے اگرچہ دفع اشتہا و تفکرات یا تن پروری وغیرہ فوایدہ متصور بھی ہوں تاہم اُنکا استعمال شریفوں اور دھرماتماؤں کے نزدیک قطعی مکروہ ہے -

لہذا ایسے ظلم و گناہ میں خرچ ہوا زر خرچہ جسقدر زیادہ دلایا جاوے مباح اور عین صواب ہے کہ جس سے آیندہ انسداد جرم ہو اور متصور ہے مگر مدعیکو چونکہ اپنے معاہدہ مقررہ سے زیادہ لینا منظور نہیں لہذا بموجب دعوے کے ڈگری دینا چاہیے -

افسوس ہی بابو صاحب کی اس عادت پر کہ وہ جھٹ ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر بدل جاتے ہین شرم نہین کرتے جس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بات پر خود اونکا ہی مستقل اعتقاد نہین - بلکہ ڈھلمل یقین ہین - اسکا جواب اگرچہ اسیقدر کافی ہی کہ یہہ طریقہ اکیٹ مباحثے کے خلاف ہے - مگر چونکہ مین کہہ چکا ہون کہ مین ہر طرح کے شکوک رفع کرنیکو آمادہ ہون لہذا اب اسکے بھی چھلکے اودھاڑتا ہون - غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسا ہگیہ بھی جملہ عیوب مذکورہ سے پاک نہین اگرچہ بڑے بڑے حیوانات نہین جلائے جاتے مگر بیشمار جانور مثل مچھر تتنگے وغیرہ ترت جوار بالفور جلکر راکھ ہوجاتے ہین اور لکھوکھا پروانہ وغیرہ کی قسم کے جیو پرند آگ کی روشنی کی وجہہ سے دور دور سے خود جمع ہوکر جل جاتے ہین اور بے تعداد ذیجان اوسکے دھوئین وغیرہ سے تکلیف اوٹھاتے اور گھٹ کر مر جاتے ہین غرضیکہ اوسکے انتظام اور سرانجام مین چلتے پھرتے بیٹھتے اوٹھتے ہر طرح سے ہنسا ہی ہنسا ہے - پس ظاہر ہی کہ بموجب تذکرہ صدر اوس دیا یو ہہ دان ایشر سے کبھی ایسا حکم صادر نہین ہوسکتا - پھر یہہ دیکھنا چاہئے کہ ایسے عمل سے کیا فایدہ متصور ہی جس سے اوسکو پرم دھرم اور سپا اوپکار بتلایا جاتا ہے -

بابو صاحب کہتے ہین کہ اس سے آب و ہوا وغیرہ کی اصلاح ہو جاتی ہی مگر افسوس ایسے معتقدون کی عقل پر کہ جب خود قادر مطلق اوسکا منتظم اور مہتمم بتلایا جاتا ہے کہ ہر ایک کو اوسکے اعمال کی سزا مین ہی وہ امراض مناسب لاحق کرتا ہے تو اوسمین ہمکو آب و ہوا کی کیا ضرورت اور حاجت ہے - کیونکہ وہ معادل آب و ہوا کی اصلاح ہونے سے گنہگارون کو امراض سے محفوظ نہین رکھ سکتا اور اگر مجبوراً رکھتا ہے تو قادر مطلق نہونے سے وہ خدا ہی نہین -

اور علیٰ ہذا القیاس ہوا مین بدبو ہونے سے بیگناہون کو وہ مریض بھی نہین کریگا بلکہ قرار دادہ قسمی ہوشیاری سے آنکی حفاظت کریگا اور مین دعوے سے کہتا ہون کہ اگر بالفرض ہگیہ کرنے سے ہوا درست بھی ہوتی ہو تا ہم اوس پر ایشر کی سخت مخالفت اور حکم عدولی بلکہ اوسکے انتظام مین قدم جبریہ مداخلت بیجا کرنا ہے اور دخل در معقولات کا حکم رکھتا ہی کیونکہ اوسکو گنہگارون کیواسطے پھر تمام ہوا تبدیل کرنی پڑیگی یا وہ اول ہی عمدہ ہوا کو خوشبودار اور عمدہ ہونے دیگا اور بیگناہون کا وہ خود حافظ ہی ہی -

چنانچہ سوال ہی کہ ہگیہ کرنے سے جو آب و ہوا کی اصلاح ہوتی ہے وہ ایشور کی مرضی کے خلاف ہوتی ہی یا موافق اگر خلاف ہوتی ہی تب تو مقابلہ اور مجادلہ ہی اور فضول کیونکہ وہ سہ توانا اور ہم ناتوان ہین - مگر جو اسکی مرضی کے موافق ہوتی ہی تو ہگیہ کے بدون بھی ہوسکتی ہی یا نہین - اگر ہوسکتی ہے تب تو ہگیہ کا کرنا فضول اور واہیات ہی اور اگر نہین تو ایشر محض ناتوان اور امداد کا حاجتمند قرار پایا - اور یہہ بات بھی ثابت ہوگئی

اور یہہ بات تو نہایت ہنسی کی ہے کہ ایشور جنہیں منتر پڑھنے سے حیوانات کو جلانا و ذبح کرنیکی گناہ ہی نہین ہوتا
مین پوچھتا ہون کہ کیا منتر پڑھنے سے انکی روح پرواز نہین کرتی یا انکو ایذا اور عذاب نہین
ہوتا۔ واقعی اگر منتر پڑھنے سے حیوانات خودبخود بلاجبر اوچھلکر آگ مین گرپڑا کرتے اور بالکل انکو
کسی طرحکی ایذا نہوا کرتی تو خیر ہم مان لیتے کہ یگیہ کرنا گناہ نہین اور اس حالت مین تو کوئی بھی
عقلمند اس بات کو پسند نہین کریگا۔

اگر یہہ کہا جاوے کہ اپنی ستایش و ثنا کے منتر پڑھنے سے پرمیشر یگیہ سے پیدا ہوئے گناہ کو معاف
کردیتا ہے یہہ بھی کوتہ اندیشی کی بات ہے۔ کیونکہ اول تو ایشور کسی خطا کا معاف کرنیوالا یا اسکا عوض
دینیوالا ہی ثابت نہین ہوا۔ دوم اگر فرضاً مان بھی لیوین کہ ایسا ہوتا ہے تو اگر بیجا اپنی ظالمانہ
حرکت اور خطا کے ویسے ہی ایشور کی تعریف کے منتر پڑھے جاوین تو کیا اچھا ہو کہ اوسمین گناہ اور
صواب کا حساب برابر ہوجاتا ہے اور اوسمین خالص صواب کا ذخیرہ جمع ہوگا۔

علاوہ اسکے حضور توجہ کرین کہ ذرا ادھر کہ اگر کوئی شخص کسی عادل حاکم کے اجلاس مین اقرار کرے
کہ مین نے جرم تو کیا لیکن اسوقت آپکا نام لے لیا تھا یا کوئی آپکی تعریف کا فقرہ پڑھ لیا تھا
تو بھلا حاکم موصوف مجرم کو سزا سے بری کریگا۔

یا اگر کوئی بادشاہ کی خدمتگذاری و پرستش کرنیوالے کوئی جرم اور ظلم کرے تو کیا وہ مستوجب سزا نہوگا
یا کبھی کوئی انصاف دوست بادشاہ اپنی نفس پروری یا لذت بھینٹ کے لیئے کبھی ظلم زنی
اور ستمگاری کے احکام اور قانون جاری کرسکتا ہے ہرگز نہین۔ مثلاً بیشہ ور فاحشہ عورتین جو شروع
زنا یعنی باکرہ کی شب زفاف مین اور چور وغیرہ چوری کو جاتے وقت جو گوناگون پرستش اور
عبادت اور قبولیت وغیرہ رسوم و تدبیر کرتے ہین تو کیا وہ گنہگار نہونگے اور پرمیشر انکو نار جہنم
سے محفوظ رکھکر مثل زاہدون اور عابدون کے بہشت عطا کریگا ہرگز نہین۔

اور اگر ایسا ہی ہے تو گناہون سے محفوظ رہنے کیلیے یہہ نہایت اچھی و سہل ترکیب ہے
بس کیون انواع لذات دنیاوی سے محروم رہکر نفس سرکش پر جبر کیا جاوے اور جان پر کھیلا
جاوے صرف شروع گناہ مین پرمیشر کے نام اور تعریف کے چند فقرے (منتر) پڑھ لئے اور
چین اوڑائے۔

اب دیکھئے جس کتاب مین ایسے گناہون کی ہدایت ہوتی ہو تو وہ کلام الہی ہوسکتی ہے۔
ہرگز نہین۔ پس محض نافہم ہین وہ جو ایسی ذات مقدس پر ایسے دھبے اور داغ لگاتے ہین۔
باقی یہہ بات کہ بجائے حیوانات کے صرف حلوا و میوہ جات اور خوشبودار اشیا سے ہی
یگیہ کرنا زیر بحث رکھا جاوے۔

دینا اور انکی جانین تلف کرنا وغیرہ گناہ عظیم اور فعل ناقص سمجھا ہی وہ بالکل غلط اور رد ہو جاتے اور انکے غلط ہوتے ہوئے قتل کرنا جھوٹ بولنا چوری زنا گوشت خوری وغیرہ غرض کوئی بھی عیب گناہ قرار نپا ویگا اور رحم راستبازی دیانت داری زہد و ریاضت وغیرہ بھی کچھ چیز نہ ٹھیرینگے اور دوزخ بہشت وغیرہ بھی صرف خالی باتین ہونگی کیونکہ گناہ اور صواب کی بنا ہے ہی اسیکے اوپر رکھی گئی ہی کہ دوسرے کو آزار دینا گناہ اور دوسرے کا بھلا کرنا صواب ہی۔ پس جب یہ تمام امور ہی کوئی چیز نہوے تو آپکا تحریری ثبوت وید وغیرہ بھی خود جھوٹا ہو گیا اور فضول کیونکہ وہ اسی گناہ سے بچانے اور راہ صواب دکھلانیکے لئے بنایا گیا ہے اور جگہہ جگہہ اوسمین یہی ذکر ہے پس خواب مین بھی کبھی یہہ خیال نکرنا چاہیے کہ جاندارون کی جانین ظالمانہ تلف کرنا گناہ نہین۔ پھر بابو صاحب نے جو ایسے فعل ناکردنی کو ایشور کی طرف سے جائز و روا ہونا قرار دیا ہی یہہ بھی سراسر لغو اور ایشور رحیم و عادل پر ناحق الزام لگانا ہے ایسے فعل ناجائز کو عمل مین لانیکے لئے حکم دینا تو درکنار خیال پیدا کرنا اور ارادہ رکھنا تک سخت گناہ مین داخل سمجھا جاتا ہے چنانچہ دیکھئے تعزیرات ہند وغیرہ قوانین سرکار کہ اصول بھی یہی ہی فیلاسفران اور عالمان یورپ یا گورنمنٹ ہند نے بھی جبکہ حیوانات پر اسقدر رحم اور رعایت مرعی رکھی ہے کہ تمام سلطنت مین سخت تاکید ہی کہ اگر کوئی فرد بشر کسی جانور پر بار بہ نسبت یا سواری بوزن مناسب سے زیادہ کرے تو فوراً ماخوذ کیا جاوے اور حسب ضابطہ سزایاب ہو تو قیاس ہرگز گوارا نہین کرتا کہ پرمیشور جو عادل مطلق اور رحمان الرحیم کہلاتا ہی حیوانات کے لئے ایسی ظالمانہ حرکت روا رکھتا اور حضرت انسان کو اونپر سوائے لحاظ علمی کے کسی اور طرح ترجیح دیتا ہو۔

پس وہی باتین ہین کیا تو ایشور صفات حسنہ مذکورہ بالا سے برا ہی (اور ایسا ہی تو وہ ایشور نہین) اور حیوانات کا کسی بھی غرض کیلئے یا بلا غرض ذبح کرنا جائز ٹھیرانا اسکا قول نہین۔

عالم کل کی طرف سے نہین ہو سکتا۔
پس ثابت ہوا کہ اگر بالفرض ذرد مطلوبہ یگیہ ہی مین خرچ ہوتا ہم ایسے ظلم اور سراسر گناہ مین خرچا ہوا روپیہ کبھی قابل چھوڑ دینے کے نہین بلکہ بقول لالہ نصیحت چند سے ہزار جند لینا واجب ہے۔
پرمانا بھاس چند۔ حضور اس سے تو بیشک منکر نہین ہوا جاتا کہ اکثر جانداروں کی جانین تلف ہوتی ہین مگر چونکہ جسکی تقدیر مین مرنا ہوگا یا جسکو اوس پرمیشور کو ایذا دینی منظور ہوگی اوسکی جان تلف اور اوسکو تکلیف ہوتی ہوگی علاوہ ازین اگر فرضاً اوسکو گناہ بھی مانا جاوے تاہم جب اوس حاکم و ناظم مطلق نے خود ہی اسکو روا رکھا اور وید مین جایز فرمایا تو کیا گناہ باقی رہا قطع نظر اسکے یگیہ کرتے ہوے جب پیشور جینیہ منتر پڑھے جاتے ہین تو اگر گناہ ہوتا بھی ہے تو بالکل آگ کے سامنے خس و خاشاک کی طرح ناش ہوتا چلا جاتا ہے یا اگر یون بھی نہ مانا جاوے تو بجاے حیوانات صرف حلوا و میوہ جات اور خوشبودار اشیا سے ہی یگیہ کرنا زیر بحث رکھا جاوے۔ پس گناہ تو کسیطرح بھی نہوا اور پرمیشور کی پرستش اور آب و ہوا کی اصلاح اس سے ہوتی ہی ہے اسلئے کار خیر اور پروپکار یعنی مفید عام فعل سے گناہ ہرگز نہین ہوتا اور وید یا مہا بھارت مین اگر کسی جگہہ اندریون وغیرہ کے قابو کرنیکا نام یگیہ لکھا ہے وہ عالمون اور فاضلون اور درویشون کے لئے ہے خانہ دارون کے واسطے نہین اب اسکو تسلیم کرنا حضور کے اختیار مین ہے۔
عدالت (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) ہان صاحب ہمین آپکو کچھ اور کہنا ہے۔
پرمان چند۔ حضور مین ان ایک ایک لفظ کی تردید کر سکتا ہون۔ غور کی جگہہ ہے کہ اگر یہہ ٹھیک مانا جاوے کہ جسکی قضا ہوتی ہے وہی مرتا ہوگا یا جسکو پرمیشور ایذا دینا چاہتا ہے اوسکو ہی تکلیف ہوتی ہے تو عام لوگون اور ذی عقلون نے جو جاندارون کو ایذا

علاوہ برین منو مہاراج بھی ایسے یگیہ پر متفق الراے ہین چنانچہ اونکا قول ہے :-

एनानेके महायज्ञान यज्ञशास्त्र विदोजनाः ।
अनीहमानाः सततमिन्द्रियेष्वेव जुह्वति ॥

یعنی عالم لوگ مہا یگیون کو گیان کریا ہی سے کرتے ہین ظاہری حرکت سے نہین کرتے - کیونکہ وہ یگیہ شاستر کی ماہیت سے واقف ہین - اونکی نظر ظاہری حرکت پر نہین - وہ اندریون کو من مین اور من کو جیوا تما مین اور جیوا تما کو پرمیشور مین ملا دیتے ہین - اونکو ظاہری حرکات سے کچھ سروکار نہین

پھر دیکھیے اس منو مہاراج کے قول کی تصدیق چھاندوگیہ اوپنشد کی اس شرتی سے بھی بخوبی ہوتی ہے :-

यद्वै किञ्च न मनुरवदत्त द्भेषजं भेषजतायाः ।

یعنی جو کچھ منو جی نے کہا ہے اور نصیحت کی ہے وہ راست راست وید کے مطابق ہے جیسے کہ مرض دور کرنیکے لیے دوا ہوتی ہے ویسی ہی یہہ ہے -

علی ہذا القیاس اور بھی بہت مقولے اسکی تصدیق مین ہین - پس حیران ہون کہ ایسے سراسر مجسم ظلم کو کیونکر نیک عمل اور کار خیر بتلایا جاتا ہے -

پھر وید کے ترجمہ مین جو ترجمون کی غلطی بتلائی جاتی ہے یہہ بھی راست نہین ہے - کیونکہ اول تو یہہ مشتبہ بات ہے کہ آیا وہ ترجمے غلط ہین یا کہ بابو صاحب کے مقبولہ و مسلمہ - بوجہ کہ جملہ مترجم اپنے اپنے ہی ترجمون کو صحیح و درست اور دوسرونکے کو غلط و نادرست بتلاتے ہین چنانچہ سوامی دیانند سرستی جی نے بھی اپنے کیے ہوے ترجمہ کی بابت یہی لکھا ہے کہ دیگر مترجمون و بھاشیہ کارون کے ترجمے و شرحین نادرست اور بعض ہی بالکل راست ہین -

علاوہ برین اس بیان سے خود ویدون کی نامعتبری ظاہر ہوتی ہے کیونکہ صاف عیان ہے کہ "بسا غریب بشر یہ کلام جسکے چند مختلف اور ایک دوسرے کے مخالف ترجمے ہو سکتے ہین ہرگز ایشور

اور ویدکے ترجموں کے جوابوں سے جو وید کے مضامین مشہور کی تردید نقشہ تحریری میں کیگئی ہے
وہ مترجموں کی غلطی اور نافہمی سے ہے اسکی وجہ سے اصل ویدوں پر کچھ اعتراض نہیں آنا چاہئے
لہذا ایسے کار خیر اور پراوپکار مین خرچ ہوا روپیہ ہرگز واپس لینے اور دینے کے لائق نہین
عدالت (منکر) بابو صاحب یہہ بھلا کار خیر اور پراوپکار ہے کہ جسمین ہیچ ہزاروں کی جانین
تلف اور ضائع ہوتی ہین -

پرمان چند- حضور ہزاروں کی کیا شمار لاکھوں کروڑوں بلکہ بیشماروں کی دیکھئے
مہابھارت کہ وہ بھی بابو صاحب کا مقبول قانون آگم کہلاتا ہے اوسمین کیا اچھا کہا ہے۔ اشلوک

ध्रुवं प्राणिबधो यज्ञे नास्ति यज्ञस्त्वहिंसकः ।
ततो हिंसात्मकः कार्यः सदा यज्ञो युधिष्ठिर ॥

یعنی یگیہ کرنے مین ضرور جانداروں کو قتل کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہنسا کے سوائے یگیہ کوئی دوسری
چیز نہین اسلئے اے یدھشٹر! ہمیشہ جانداروں کی دیا کا یگیہ کرنا چاہئے۔ پھر لکھا ہے اشلوک

इन्द्रियाणि पशून्कृत्वा । वेदिं कृत्वा तपोमयीं ।
अहिंसामाहुतिं कृत्वा आत्मयज्ञं यजाम्यहं ॥

یعنی و دیا کا یگیہ کیسا ہے کہ اندریوں کو تو جانور سمجھنا اور تپ کی بیدی قرار دینا اور دیا
کی آہوتی دینا ایسا روحانی یگیہ کرنے سے کلیان ہوتا ہے - اور اشلوک

यूपं छित्वा पशून् हत्वा कृत्वा रुधिरकर्दमं ।
यागेन गम्यते स्वर्गो नर्के केन गम्यते ॥

یعنی یگیہ کا ستون کھڑا کرکے اور حیوانات کو ذبح کرکے اور خون و گوشت کا کیچ کرکے بھی جبکہ
بہشت جاتے ہین تو دوزخ مین لیجانے کے لئے کونسا فعل باقی رہا -

ایسا نہین ہوتا بلکہ خلاف اسکے جب یگیہ کے واسطے از حد بیرحمی سے انکو پکڑتے ہین باندھتے ہین تو وہ ڈرتے ہین بھاگتے ہین چھوٹتے ہین زور کرتے ہین پکارتے ہین چلاتے ہین ۔ غرض ہر طرح سے جان بچانا چاہتے ہین اور از حد صدمہ اور ایذا اوٹھاتے ہین ۔

اب لکھئے کہ اس مسئلہ کی تائید کرنا یا ویدون کو کہ جنمین ایسے ایسے مقولے درج ہین قانون آگم (خدائی کتاب) تصور کرنا خالص جہالت ہے یا نہین ۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے ظلم مجسم یعنی بیچارے مظلوم قابل رحم یتیم جانورون کے ذبح کرنے اور جلانے مین خرچا ہوا روپیہ اگر دو چند اور چہار چند بھی بطور جرمانہ وصول کرایا جاوے تو مباح اور روا ہے ۔ تاکہ جرائم کا انسداد ہو ۔

پرمانا بھاس (دکھڑا ہو کر چپتی وجالاکی) حضور اول یہہ جو کہا گیا ہے کہ یگیہ نیک عمل ہے یہہ ثابت نہین کیا گیا یہہ فضول بات ہے کیونکہ اسکے اثبات مین شک کیا ہے جبکہ یگیہ ایک اعلیٰ درجہ کا نیک عمل ہے بوجہ اسکے کہ جگت کے کرتا پرم جوتی سروپ سنتیہ دیالو پرمیشر کی پرستش کا فرض اس سے ادا ہوتا اور نیز آب ہوا وغیرہ کی اصلاح ہوتی ہے اسواسطے اوسکے روزمرہ کرنیکی ویدون مین ہدایت ہے ۔

علاوہ اسکے تحریری ثبوت وید شریف مین ہزارون جگہہ اس عمل کی ستائش و تائید مین موجود ہے چنانچہ اوسکے مقولہ ظاہر ہی کر دیے گئے ہین اُنسے صاف ظاہر ہے کہ یگیہ ایسا نیک عمل ہے خود مالک دو جہان نے اسکی کارروائی کے لیے حیوانات کی جان اور گوشت و پوست بھی تلف کرنا روا رکھا ہے اور بالعوض اسکے حیوانات کچھ بھی بدل پانیکے مستحق نہین تو ایسے افعال حمیدہ مین اگر کسی شخص سے کچھ روپیہ قرض لیکر خرچ کر دیا جاوے تو وہ اوسکے بجنسہ واپس پانیکا مستحق کیونکر ہو سکتا ہے ۔ ہرگز نہین پس ایسے نیک کام مین مخل ہونیکا کیا خیال اور اسکے ناجائز ہونیکا کیا احتمال بقول لیکہ "در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست"

اول قانون نو ہاں کا فقرہ جو بیان کیا ہے اوسپر قانون مذکورہ کی دفعہ ۹ کا حرف (ب) عارض ہے
یعنی یہہ بلوحت یکشا بھا اس ہے کیونکہ گگیہ کا نیک عمل ہونا ہی صریح خلاف اور غیر ثابت ہے اور جبتک
یہہ ثابت نکیا جاوے کہ گگیہ نیک عمل ہے تب تک یہہ دلیل کہ روپیہ طلب کرنیسے اُسمین ہرج واقعہ
ہوتا ہے اگر مان بھی لیجاوے تو بھی ہیچکارہ ہے۔

رہا قانون آگم ویدا سکی بابت مین عدالت کو توجہ دلاتا ہون کہ یہہ ہی ویدمین جنکی
تکذیب وے تردیدمین کمترین نقشہ تحریری داخل کرچکا ہی اُس سے انکی حقیقت اور وقعت بخوبی عدالت پر ظاہر ہو جاوےگی
علاوہ اسکے اور تعجب ہے کہ اُن ویدون مین بھی گگیہ کی مذمت اور ترمیم موجود ہے ملاحظہ فرمایئے
نقشہ مذکورہ کی تحریر نمبر ۴۲ و نمبر ۴۵ و نمبر ۴۳ و نمبر ۴۴ کو اور نیز نمبر ۵۶ کو۔

اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ ویدکا یہہ مقولہ مشہور ہے کہ حیوانات کی خلقت صرف گگیہ کیواسطے ہی برہما نے کی ہے
اول تو تنقیح نمبر اول کے مباحثہ مین ظاہر ہوچکا ہی کہ اس تمامی مخلوقات کا کرتا کوئی نہین
پس حیوانات کا کسی خاص غرض کیلئے اونکو پیدا کرنا خود ہی غلط ہوگیا فریقین اگر فرضاً کوئی
کرتا مان بھی لیا جاوے تو بھی یہہ مقولہ تو انکا کبھی راست نہین ہوسکتا بلکہ اوس پاک ذات
خداوند ذوالجلال رحمن الرحیم کی طرف ایسے گناہ اور ظلم کو منسوب کرنا اُسکے ذمہ الزام اور اتہام لگانا ہے
عقل سلیم کبھی قبول اور گوارا نہین کرتی کہ اُس مقدس عادل رحیم الشیوؔ کا یہہ مقولہ ہو یا حکم ہو۔ آفتاب
سے اندھیرے کا وقوع کبھی کسی نے دیکھا ہی۔ ہرگز نہین۔

دویم اگر حیوانات دودھ گھی اور سواری باربرداری وغیرہ کے اور ہزارہا کام نہ دیسکتے اور نہ
اونسے یہہ کام لے سکتے اور درندگی پرندگی چرندگی وغیرہ دوسرا کام کچھ بھی اون سے سرزد نہوتا اور گگیہ
کا خیال کرتے ہی بلا ملامانہ بیعد حرکت و اعمال کے خود بخود ذبح ہوجایا کرتے اور جلاتے ہوے انکو
کچھ تکلیف نہوا کرتی تو بھی بلاشبہہ اُس مقولہ کی تصدیق ہوجاتی اور تب یہہ عام پسند ہوتا۔ گر چونکہ

جس فعل سی کسی نیک عمل مین ہرج ہوتا ہو اُس فعل کا کرنا واجبات مین نہین جیسے رحمت و صدقہ او
دیانت وغیرہ مین خلل ڈالنے والا فعل (تمثیل) بس یہہ ایک ہی دلیل بلا رد کافی ہی -

لیکن ہان بابو صاحب دلیل کو اسدہ یعنی غیر ثابت بتلایا کرتے ہین لہذا مین پہلے ہی عرض
کئے دیتا ہون کہ اس فقرہ مین جو دلیل ہی کہ یگیہ مین خرچ ہوئے روپیہ کا طلب کرنا یگیہ مین ہارج ہوتا
ہی وہ خود بخود ہی ثابت ہی صریح دیکھئے کہ اگر ایسا کیا جاوی یعنی یگیہ مین خرچ ہوے روپیہ
کی بھی ٹھیکو ڈگری دیجاوے تو جملہ یگیہ کرنیوالون کا دل یگیہ کرنے سے ضرور بیزار ہو جاویگا اور کوئی
شخص یگیہ کرنیکو آمادہ نہوگا کیونکہ اسکی وجہ سی ضرر اور رنج پہونچنے کا احتمال ہر ایک کو ہوگا - او
باوجود دولت اور ثروت بھی جبکہ اخراجات مقدمہ ادای زر ڈگری مین صرف ہو جاویگی تو
اسوجہ سے بھی یگیہ مین ہرج واقع ہوگا لہذا ایسے نیک عمل مین مارج ہونا یا خلل کا باعث
ہونا بھی داخل گناہ اور ناواجب ہے -

باقی رہا قانون آگم یعنی وید شریف اُس سی بھی معقول مذکورہ کی بخوبی تائید ہوتی ہی
چنانچہ وید کے چند مقولے اسکے مصداق مشہور عام ہین دیکھئے اتھرون وید مین لکھا ہی

यज्ञार्थं पशुवः सृष्टाः स्वयमेवः स्वयंभुवा ॥

یعنی تمام حیوانات خود برہما نے صرف یگیہ کے واسطے بنائے ہین اور یا -

अग्निहोत्रं जुहुयात स्वर्गकामः ॥ یعنی سُرگ کا خواستگار کرے

بس کیا ضرورت ہی اور زیادہ سمع خراشی اور طول کلامی کی اسیقدر بہت ہی اثبات حق کیلیے

پرمان چند کھڑا ہوکر بیان کرتا ہے اور حاضرین اوسکے بیان پر کان لگاتے ہین -

پرمان چند - جناب عالی غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ بیان بھی بابو صاحب کا کسقدر
متناقض اور نافہمی سے ہے -

کیونکہ اصل میں یہہ ثابت نہو جاے کہ یگیہ ایسا نیک عمل ہی کہ اسمین خرچا ہوا روپیہ قابل واپسی نہین ہوتا تب تک اسکے اثبات اور تردید کی کچھ ضرورت ہی نہین کہ مدعا علیہ نے زر قرضہ کو کیا کیا - اور چونکہ ہنوز یہہ بیان ثابت ہوا اور نہ ہو سکتا ہی لہذا اسکی تردید بھی فضول سمجھتا ہون کہ زر قرضہ یگیہ مین خرچ ہوا بشہادت زبانی کی یہہ حقیقت ہی جسپر بابو صاحب کو اسقدر زعم ہے -

عدالت (پرمانا بھاس سے) بیشک بابو صاحب اول اسی کا اثبات ہونا چاہیے اور یہہ کسی کی شہادت زبانی کے بھروسہ پر مانا بھی نہین جاویگا - بس قانونی دلایل جو رکھتے ہو وہ ظاہر فرمایئے -

پرمانا بھاس - حضور لیجیے دلایل قانونی - اول قانون پرتکیش سے تو اس مضمون کا کچھ تعلق ہی نہین یعنی یہہ حواس سے محسوس ہونیکے قابل نہین لہذا قانون پرتکیش تو اسکا سادھک یا بادھک نہین ہو سکتا - رہا قانون انومان وہ بہر حال ہمارے موافق ہی ہی - سنئے ''کسی نیک عمل مین خرچا ہوا روپیہ لازمی واجب الادا نہین ہوتا (دعوی)

عدالت - لفظ لازمی سے آپکا کیا مطلب ہے -

پرمانا بھاس (آہستہ سے) حضور یہہ کہ اگر مقروض کا دل چاہے اور اوسکے پاس موجود ہو تو وہ دیدے ورنہ یہہ لازمی نہین کہ اوسپر اوسکا ادا کرنا ضروری ہی -

عدالت - اچھا کہئے -

پرمانا بھاس - یگیہ وغیرہ کسی نیک عمل مین خرچا ہوا زر قرضہ لازمی واجب الادا نہین ہوتا (دعوی) کیونکہ اوس روپیہ کا طلب کرنا یا واپس دینا اس نیک عمل مین ہارج ہوتا ہی (دلیل) اور

جسکی تردید بھی کچھ نہین کیگئی یون گواہان فریق ثانی کا بیان مخالف ہوا ہی کرتا ہے
باانہمہ بھی لالہ تھنچت چند کے بیان کی کیفیت ظاہری ہی کچھ کہنے کی حاجت نہین
باقی رہا یہہ کہ یگیہ نیک عمل ہے یا نہین اسکے لیئے قانونی دلایل اور ثبوت تحریری ہین
چنانچہ وہ پیش کرتا ہون۔

عدالت۔ ذرا ٹھیریئے بابو صاحب (پرمان چند سے) ہان صاحب شہادت
لسانی کے بارہ مین آپکو کچھ کہنا ہے تو کہہ لیجیئے پھر قانونی عذرات سُنے جائینگے۔

پرمان چند۔ جنابعالی شہادت زبانی بابو صاحب کی بالکل مجروح اور ہیچ ہے
چنانچہ اوسکی حقیقت پہلے گزارش کر چکا ہون۔ صرف ایک یاگیک چند کا بیان
خاص اس نمبر کی تائید مین ہی جسکا تذکرہ ہنوز نہین آیا۔ مگر عدالت پر واضح رہے
کہ اوسکا بیان بھی ہرگز قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسکو خود تسلیم ہی کہ یگیہ کرنے مین ہنسا
ہوتی ہے اور ہنسا ہرگز نیک عمل نہین نیز مشہور اوس سے اشی ہی پھر خلاف اسکے یہہ
کہنا کہ یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل ادائگی نہین ہوتا کیسا صریح جھوٹ ہے لہذا گواہان
مدعی کے قول کے موافق ایسے مجسم ظلم اور انیا رمین خرچا ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی وصول
کیا جاوے تو بجا ہے۔
علاوہ اسکے جملہ گواہان اور مدعا علیہ یگیدی اور قریبی رشتہ دار ہین پس اونکا بیان
ہرگز قابل اعتبار نہین۔
رہی یہہ بات کہ مدعا علیہ نے زر مطلوبہ یگیہ مین خرچ کیا۔ اول تو ایسے گواہان کے
بھروسہ پر یہہ بات بھی پایہ اثبات کو نہین پہونچتی دوئمی اگر ہم مان بھی لیوین کہ یہہ سقدر
بیان مدعا علیہم اور اوسکے گواہان کا درست بھی ہی تو بھی ہمارے دعوے مین کوئی ہرج نہین عارض ہوتا

جملہ حاضرین کھلکھلا کر ہنستے ہین -

پرانا بھاس - جی ہان جیسا کچھ ہے اب واضح ہو جائیگا -

پرمان چند - یہہ ہی اگر عدالت مان جائیگی تو عدالت کے ماتحت ہم لوگ ہین پس اول ہمارے اوپر ہی ہاتھہ صاف کریگی -

پرانا بھاس - نہین صاحب یہہ ہمارا مطلب کب ہے کہ جو جسکے ماتحت ہو وہ اوسکو مار ڈالے - ایسا کیا غدر مچا ہے ؟

پرمان چند - غدر نہین تو اور کیا ہے - کیونکہ اول تو نرمیدہ یگیہ کرنا ہی آپکے تحریری ثبوت مین لکھا ہے پس جو ماتحت اور حقیر ہونگے وہی جلائے جاتے ہونگے - مثل ہے کہ شیر کو کون بھینٹ مین دیتا ہے ہر جگہہ نذر مین بکری ہی دیجاتی ہے - علاوہ اسکے اگر صرف حیوانات کا ہی جلانا دھرم لکھا ہے تو اوسکی غرض بھی یہی ہے کہ حیوانات بجائے انسانون کے ماتحت سمجھے جاتے ہین لہذا اونکا جلانا ہی ممکن سمجھا گیا -

عدالت - اچھا جی خیر اب اصل مباحثہ شروع کیجئے - سن لیجئے تنقیح -

منصرم - تنقیح نمبر سوم یہہ ہے "آیا مدعا علیہ پریت چند نے زر مطلوبہ یگیہ مین خرچا یا نہین - اور یگیہ مین خرچا ہوا زر قرضہ قابل وصول ہوتا ہے یا نہین"

پرانا بھاس - حضور ہمارا یہہ نمبر بھی بخوبی ہمارے حق مین ثابت ہے ہر سہ گواہ ہمارے متفق الکلمہ بیان کرتے ہین کہ پریت چند مدعا علیہ نے تمام زر متدعویہ کو یگیہ مین خرچ کیا بلکہ وہ تمام اپنا بھی سب کچھ اسی نیک عمل مین کھو بیٹھے ہین اور یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب نہین رہتا بلکہ اوسکے لیئے تو کچھ اور بطور چندہ دینا چاہئے - بس اسیقدر کے لیے شہادت زبانی کی ضرورت تھی اور اسکا کافی ذخیرہ مسل مین موجود ہے

تعصب سنگھ - واہ رے بھائی کچھ تو کہا ہوتا -

پرمانا بھاس - بھائی اور کیا کہین کہہ دیا جو کچھ کہنا تھا - تھوڑا کہا! غور کرنیوالا چاہیے یہی کیا کچھ ناکافی ہے -

عدالت - ہان ہان اب ہم خود غور کرینگے - البتہ اگر کوئی اہم بات ہو تو کہدیجئے -

پرمانا بھاس - حضور اس ذخیرہ مین (وید مقدس پر ہاتھ رکھکر) سب کچھ موجود ہے -

پرمان چند - اچھا حضور اب بابو صاحب کے متعلق ایک نمبر اور ہے وہ بھی لیجئے -

عدالت - ہان بیشک لینگے تو سہی لیکن ایک تعجب ہے کہ آپ ہنوز تھکے نہین -

پرمان چند - حضور تھکنا کیا تھا ہمارا تو کارہی یہی ٹھیرا -

بعض حاضرین - بھائی دل بڑھا ہوا ہے -

پرمانا بھاس - حضور اور تھکا ہی کون ہے -

عدالت - صاحب ہم تو سچ کہتے ہین کہ تھک گئے -

پرمان چند - بیشک حضور نے بہت کچھ محنت تحریر مین کی ہے - لیکن اب سفر م صاحب کو دیدیجئے کہ یہہ لکھینگے اور حضور نوٹ ہی لکھتے رہین -

عدالت - بیشک ٹھیک ہے (کاغذ قلم اوٹھا کر) لیجئے منشی جی لکھئے ذرا - اور اول تنقیح نمبر سوم بآواز بلند پڑھ دیجئے -

سفرم لیتا ہے اور مسل مین سے تنقیح کار و بکار نکالتا ہے -

پرمان چند - حضور مین اوسکا خلاصہ ہی عرض کئے دیتا ہون - یہہ ہے کہ یگیہ کے نام سے جاندارون کا بیگناہ ذبح کرنا اور اونکو ایذا پہونچانا بھی حسنات مین داخل ہے اور نیک عمل ہاں یہ دیا دھرم کا مول ہے -

وغیرہ اشیا سی تعداد و کثرت پائی جاتی ہی جو برھم کے مغایر ہین۔

ایک اور بات کہی گئی ہی کہ گدھے کے سینگ نہین مگر اونکی تردید کیجاتی ہی یہہ محض مغالطہ دہی اور نادانی ہی کیونکہ حضور خیال کرین کہ سینگ فی نفسہ اگر کچھ چیز نہوتے تو اونکی تردید اور نفی بتلانا بھی ناممکن تھا مگر "گدھے کے سینگ" کی تردید اسوجہ سے ہوسکتی ہی کہ در اصل سینگ کچھ چیز ہین اور کسی اور جانور کے سر پر موجود ہین۔

ایسا ہی اگر بابو صاحب مان جائین کہ تعداد و کثرت بھی کچھ چیز ضرور ہی اور وہ دنیا مین موجود ہی تو بیشک کسی موقع اور لحاظ سے اوسکی تردید بھی ہوسکتی ہی اور کسی معنی کر وحدیت بھی راست آتی ہی۔ چنانچہ یہہ لا اکتھنیت جیند صاحب کے بیان کے موافق ہے۔ اور یہہ کہنا تو کہ "تعدد کی تردید ہم اسلئے کرتے ہین کہ مخالف اوسکو چیز مانتے ہین" سراسر اپنے مارنے کے لئے دشمن کے ہاتھ مین تیز تلوار دینا ہے۔ کیونکہ مخالفین کا اختلاف اور مغایرت جبکہ مسلمہ ہوگئی تو تعدد اور کثرت کی تردید کرنیکا کیا منھ رہا۔

اب اس سب جھگڑے کو چھوڑ کر ایک اور گزارش کرتا ہون کہ بابو صاحب کے خیال مین فریقین اور عدالت بھی ایک ہی ہین تو بابو صاحب کیون مباحثہ مین اسقدر سر دردی اوٹھاتے ہین بلکہ اونکو چاہیے کہ مطمئن ہوکر خاموش رہین عدالت اور اونکا خیال ایک ہو ہی گیا۔ یا خود ہی گھر مین بیٹھکر اپنے قلم سے فیصلہ لکھدیوین لاجرم عدالت کے قلم سے بھی وہی رقم ہوجاویگا کہ جو اونکا خیال ہی اور یا وہی عدالت کا لکھا ہوا سمجھا جاویگا کیونکہ دونون ایک ہین۔

پس نوعے اور سہیجے بھی تمام جگت مین ایک برھم کا ہونا قرین قیاس اور صحیح نہین ہی۔

پیر مانا بھاس ۔ بس حضور اب زیادہ آپ غور فرمالیوین ہم ہر طرح مطمئن ہین۔

سے ہوجاتی ہے کہ درحقیقت چاند ایک ہی ہے پانی کے ہزار برتنوں کی وجہ سے ہزار معلوم ہوتے ہیں یہ بھرم اور غلط ہے اسلئے مانا جاتا ہے کہ چاند وغیرہ کے متعدد ہونیکا علم صحیح نہیں مگر اسطرح وحدانیت کا اثبات اور تعدد کی تردید کسی نوع سے نہیں ہوتی کہ جس سے تعدد کے علم کو بھرم اور وہم اور توحید کو ٹھیک مانا جاوے۔ اور نہ کثرت معلوم ہونیکی کوئی وجہ ثابت ہوتی ہے اگر ہو تو اوسی سے کثرت لازم آتی ہے پس تعدد اور کثرت کے علم کو غلط کسطرح مانا جاوے۔ بلکہ برعکس اسکے انواع مختلف اشیا کا علم ہی برہان اور مدلل معلوم ہوتا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ انواع متعدد اشیا جو آنکھوں سے نظر آتی ہیں اور ہزاروں مختلف کارروائی جو حصول منفعت اور دفع مضرت کے لیے کیجاتی ہیں اور صریح اون سے نفع یا نقصان پہونچتا اور اونکا ثمرہ ملتا ہے اونکو کسطرح سے غلط اور کالعدم بتلایا جاتا ہے اگر ایسا بیان ہی قابل استدلال سمجھا جاوے تو شونیہ باد کی کلپنا یعنی یہہ کہ دنیا میں کچھ نہیں سب وہم و خیال ہی ہے ٹھیک نہ سمجھی جاوے۔

پس چونکہ قانون پرتیکش بالکل رد اور ہیچ ہوتا ہے ایسے ماننے سے لہذا ایسی وحدانیت خدا کا قایل ہونا محض نادرست ہے۔

اسکی تردید کہ جملہ اشیا ایک برہم کی حالتیں اور اجزا ہیں پہلے عرض کرہی چکا ہوں یعنی یہہ کہ جب برہم ایک مفرد اور مجرد اور غیر متغیر شے ہے تو اوسکے اجزا اور مختلف حالتیں نہیں ہوسکتیں۔

پھر گھڑے وہانڈی سکورہ وغیرہ میں اگرچہ مٹی مشترک ہے مگر لمس کنگن مکٹ سکٹ وغیرہ سے علیحدگی اور خصوصیت بھی موجود ہے ایسا ہی جگت میں انواع ذی روح غیر ذی روح

تو اوس سے تعدد لازم آتا ہے۔

اور اگر کہین کہ برہم کے بجز کسی دوسرے کو بھی بھرم وغیرہ ہوتے ہین تو یہہ کہنا خود ہی اونکے عقیدہ کے مخالف ہے یعنی جبکہ دوسرا ہی کوئی مان لیا تو وحدت کہان رہی۔

اچھا چھوڑیئے اسکو بھی۔ اب لیجئے یہہ کہ بھرم کا ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ گویا اصلی ہی ہے یہہ واقعی ٹھیک ہے لیکن یہہ بھی یاد رہے کہ بھرم بھی کسی چیز کا ہی ہوتا ہے عدم محض کا بھرم بھی ہرگز نہین ہوتا۔ مثلاً سیپ مین جو چاندی کا بھرم ہوتا ہے تو چاندی بھی کوئی چیز ضرور ہے ورنہ اوسکا بھرم ہونا ناممکن ہے۔ پس بغرض اسکے کہ تعدد اور کثرت کا وہم اور بھرم ہی ہوتا ہے تو وہم اور بھرم بھی تب ہی ممکن الوقوع ہے کہ تعدد اور کثرت کوئی چیز مانی جاوے اگر اوسکا عدم محض مانو تو اوسکا وہم و خیال ہونا بھی ناممکن ہے۔ پس یہہ کہنا بھی خود اونکے مسئلہ توحید کے خلاف ہے۔

دوسری بات یہہ ہے کہ جس شخص کو سیپ مین چاندی کا بھرم ہو جاتا ہے بعد اوسکے جبکہ کامل تحقیق کیجاتی ہے تو وہ وہم اوسکا رفع ہو جاتا ہے اور حقیقی علم کہ "یہہ سیپ ہے" باقی رہجاتا ہے۔ مگر اوسمین (سیپ مین) یہہ علم کسیکو بھی نہین ہوتا کہ "یہہ برہم ہے سیپ بھی نہین سیپ وغیرہ تعدد کا علم غلط ہے" اور جبتک یہہ تحقیق نہووے تو تعدد اور کثرت کے علم کو وہم اور بھرم کیون مانا جاوے۔ ایسا ہی چاند کی کثرت کا علم بھی تب ہی ہوتا ہے کہ جب کثرت کوئی چیز ہے اور اوس علم ہونیکے سبب بھی منعقد ہین۔ درصورت خلاف چاند کا ہزار ہونا بھی غیر ممکن تھا۔ اور علی ہذا القیاس چاند کے ہزار ہونیکے وہم و خیال کی تردید بھی قانون منکشف

پس دریافت حقیقت احوال کے لیے تو اسیقدر کافی اور بہت ہی اور یون بزرگون کا قول ہی کہ وہم کی دوا لقمان کے بھی ہاتھ نہین آئی اور ردّ و بدل کرنیکو ایک عمر چاہیے

پرمان چند (مستعدی اور خوشی سے) جناب عالی بابو صاحب ابتک اپنی ایک اعتراض کا پیچھا نہین چھوڑتے خیر لیکن مین اپکی مرتبہ یقین کرتا ہون کہ اونکو ضرور خاموش ہونا پڑیگا۔

اور حضور پُرنور پر روشن ہی کہ جو پیچیدہ بات ہوتی ہین اونکا بُل گفتگو اور مباحثہ سے ہی نکلتا ہے نہ کہ اوسکا منغز پچی وغیرہ نام رکھکر پہلوتہی کرنے سے۔

اب مین اعتراض مذکورہ کے بارہ مین ایک سوال کرتا ہون کہ وہم یا بھرم اور اوِدّیا برہم پر ہی غالب ہوتی ہی یا کسی دوسرے پر۔ اگر برہم پر ہی غالب ہوتی ہے تو تمام پر یا اوسکے کسی جُز پر۔ اگر تمام پر ہوتی ہی تب تو وِدّیا کوئی چیز نرہی اور موکش کسیکو نہوگا اور جو کچھ اوِدّیا کے خیالات بتلائے جاتے ہین وہی ٹھیک قرار پاے کیونکہ اونکے خلاف کچھ بھی نہین رہا اور نہ اوسکے رفع ہونیکا کوئی ذریعہ باقی رہا۔ اور برہم بھی جاہل قرار پایا اور جبکہ وہ جہل سے محجوب ہوا تو قادر مطلق بھی نرہا۔ اور اگر برہم کے کسی جُزو پر اوِدّیا غالب ہوتی ہی تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس سے بھی برہم جُہل یعنی اوِدّیا سے مغلوب ہوا بلاوہ اسکے نتیہ ایک برہم کے انس یعنی اجزا نہین مانے گئے چنانچہ ابھی بساختہ تنقیح نمبر اول مین بابو صاحب نے ایشور کو مفرد اور مجردات سے تسلیم کیا ہے۔ اونکی ناتوانی اور فضول کاری عذاب شعاری وغیرہ عیوب اوسکی ذات پر حملہ کرتے ہین۔

علاوہ اسکے بلاوجہ اوسپر اوِدّیا کیون غالب ہوئی اور اگر کوئی وجہ بتلاوین

تردید اور نفی بھی نہو سکے کیونکہ تردید اور نفی بھی اوسکی ثابت کرائی جاسکتی ہے کہ جو کہین اور کسی جگہہ کبھی موجود ہو مثلاً قلم اگر کچھ نہو تو یہہ بھی نہ کہا جا سکیگا کہ قلم کچھ نہین ہوتا بلکہ قلم یہہ لفظ ہی زبان سے بر آمد نہو گا -

اب بھی تعصب سنگ کی ترغیب اور تاکید سے آپ اپنی گفتگو کو اگر لا اعتراض سمجھتے ہین تو اسکا دفعیہ ہمکو یاد نہین -

یہانتک گفتگو پہونچی تھی کہ پھر بابو صاحب کے اوپر ہر سمت سے صداے واہ واہ بلند ہوئی -

پیرمانا بھاس (خجالت آمیز لہجہ سے) حضور یون ہم کہان تک معذرت کرینگے سو بات کی بات یہہ ہے کہ جنپر اودیا غالب ہے اونکو سو سو طرح کے بھرم اور وہم پیدا ہوتے ہین اگر اودیا ایسی نہوتی تو سنسار ہی کیون ہوتا سبکو نجات ہی نہو جاتی -

اور حضور کو معلوم ہوگا کہ بھرم بھی ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ گویا اصلی ہی ہے جیسے کہ ہزار علیحدہ علیحدہ پانی بھرے ہوے ظروف مین ایک چاند کے ہزار ہی معلوم ہوتے ہین ایسا ہی ایک برھم کے اننت انسان و حیوان وغیرہ ہین اننت ہی برھم تخیّل ہوتے ہین ورنہ درحقیقت اگر دیکھیے تو جملہ اشیا ر ایک برھم ہی کی پریلے (حالتین) اور اجزا ہین جیسا کہ گھڑا ہانڈی مٹکا سرا وا وغیرہ سب ایک مٹی ہی کی حالتین ہین -

اور یہہ بھی غلط ہے کہ تعدد اگر کچھ نہوتا تو اوسکی تردید نہوتی صریح دیکھیے کہ گدھے کے سینگ کچھ نہین مگر اونکی تردید کیجاتی ہے -

علاوہ اسکے تعدّد اگرچہ کچھ چیز نہین مگر اوسکی تردید اسلیے کیجاتی ہے کہ مخالف اوسکو چیز مانتے ہین - لہذا اسمین کوئی نقصان نہین -

ثابت ہی پس خود اونکا قول اونکے مخالف ہے -

مگر شاید اسپر بھی یہہ کہا جاے کہ یہہ بھی اودیا کا وہم ہی لہذا مین اس بکھیڑے کو صاف کرکے ایک اور سوال کرتا ہون کہ برہم کو خود آپ برہم سے ہی ثابت کرتے ہین یا کسی قانون سے اگر برہم خود برہم سے ہی ثابت ہوتا ہے تب تو کسی کو اوسکی وحدانیت مین شک ہی نہو سکتا کیونکہ برہم سب جگہہ موجود ہی اور دوسری اور کوئی چیز مانع نہین - اور اگر کسی قانون سے برہم کا اثبات ہوتا ہے تو قانون اور برہم سے ہی تعدد عارض ہوا - اور پوچھتا ہون کہ تعدد کا شک آپ اپنے دل مین سے رفع کرتے ہین یا عدالت کے اور میرے - اگر اپنے دل مین سے رفع کرتے ہین تو خود آپکو ہی وحدانیت مین شک معلوم ہوتا ہے - اور جو عدالت یا میرے دل مین سے رفع کرتے ہین تو میرا اور عدالت اور بابو صاحب یا فریقین مقدمہ اور حاضرین کا متعدد ہونا مسلمہ ہوا پھر کیون مخالفت کیجاتی ہے - اور بھی جو عدل عدالت عادل وظلم ظالم مظلوم فعل فاعل مفعول و اوٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا کھانا پینا سونا و انسان حیوان وکالا پیلا سرخ سفید و مرض مریض طبیب ادویہ اور اوسکی ترکیب وغیرہ وغیرہ ہزارون اشیاء کی مخالفت اور مغایرت جو صریح موجود اور مدلل ہی وہ کیونکر رد ہوسکتی ہی ہرگز نہین -

ایک اور باریک بات بتلاتا ہون کہ توحید اور تعدد یہہ دونون لفظ اگرچہ باہم مخالف ہین مگر ایسے ہین کہ اگر انمین سے ایک نہوتا تو دوسرا بھی ہرگز نہوتا مثلاً چھوٹا اور بڑا یہہ دونون ہی ایسے ہین کہ اگر کوئی چیز چھوٹی نہوتی تو بڑی بھی کوئی نہ کہلاتی اسیطرح اگر تعدد کو نہ مانا جاے تو اوسکے بدون توحید بھی رد ہوتی ہے -

اور بھی اس بیان کو بڑھایئے تو یہان تک پہونچتا ہے کہ تعدد کچھ اور کہین نہو تو اوسکی

مخصوص بھی ہیں مثلاً آدمیت کے لحاظ سے جو حکومت اور وکالت مخصوص صفات ہین نہی جملہ وکیلون اور حاکمون کے لحاظ سے صفات مشترک بھی ہین منجملہ انکے ستا یعنی وجود بھی ایک صفت ایسی ہی کہ جو جملہ اشیا مین مشترک ور جسکو بابو صاحب کہتے ہین کہ یہہ اشتراک ہی ترکلپ پرتکش سے معلوم ہوتا ہے ۔ ہم پوچھتے ہین کہ اشیار متعدد جنمین وجود مشترک ہے وہ بھی معلوم ہوتی ہین یا نہین اسپر اگر بابو صاحب کہین کہ نہین ہوتی تو یہہ غلط ہی اور ناممکن کیونکہ اشتراک بلا متعدد اشیار کے ہوتا نہین پس اگر متعدد اشیار کا علم نہوگا تو وجود مشترک کا بھی نہوگا اور اگر اس قسم کے خوف سے کہین کہ اشیار متعدد بھی پرتکش سے معلوم ہوتی ہین تو یہہ کہنا خود بابو صاحب کے مخالف ہی ہی یعنی جیسا کہ قانون پرتکش کے ذریعہ سے وجود مشترک کا اثبات بابو صاحب کرنا چاہتے تھے ویسا ہی تعدد کا اثبات بھی اسی قانون سے بخوبی ہوا لہذا قانون پرتکش سے تو محض وحدانیت ثابت نہین ہوئی ۔

اور قانون انومان یا اودیا کی تردید مین جو بابو صاحب نے یہہ کہا ہے کہ اودیا تمام روپ اور بچار سے منزہ ہے ۔ اسپر قانون انومان کی دفعہ ۴ حرف (ب) عارض ہی یعنی سوبچن بادھت ہے ۔ خلاصہ یہہ ہی کہ جیسا کوئی کہے کہ میرے منھ مین زبان نہین ۔ یہہ کہنا ہی اسکے منھ مین زبان کے ہونیکو ثابت کرتا ہے ۔ ایسا ہی اودیا تمام روپ بچار سے منزہ ہے یہہ کہنا ہی بتلاتا ہے کہ ہی اودیا کا روپ اور بچار ہے ورنہ جو روپ بچار نہین رکھتے وہ کہنے مین ہی نہین آسکتے یعنی ایسی کوئی چیز ہی نہین جو روپ بچار ہی نرکھتی ہو ۔

اب اس بیان کے بعد قانون آگم کی تردید کرنا اگرچہ فضول ہے لیکن مین ایک ایسی بات دریافت کرتا ہون کہ جو بالکل لاردہی ہے ۔ یعنی یہہ کہنا کہ قانون آگم سے وحدانیت ثابت ہے اسپر بھی وہی دفعہ متذکرہ سابق عارض ہی کیونکہ قانون آگم وید اور برہم سے ہی تعلق

پرمان چند۔ حضور پھر آخر جو کوئی کچھ کہے اُسکا جواب تو دینا چاہیے۔

عدالت۔ ہان یہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ آپ جواب دینے مین تو چوکتے نہین۔ خیر اچھا کہیے جو کچھ کہنا ہے۔

پرمان چند۔ حضور مین اس قصہ کو ہی اب مختصر کرتا ہون۔ (ذرا جوش سے) اول قانون پرتکیش مین جو یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نرکلپ پرتکیش مین صرف ستّا ماتر (ہستی مطلق) کا گیان ہوتا ہے وہ پرمان ہے۔ مین اومین سوال کرتا ہون کہ نرشیش (بالاجمال) ستّا کا گیان ہوتا ہے یا شیش سہت (بالتفصیل وبالافراد)۔ اگر نرشیش ستّا کا گیان بتلاوین تو یہ غلط اور ناممکن ہے کیونکہ نرشیش ستّا کوئی اور کہین بھی نہین پھر اُسکا گیان کہان سے ہو سکتا ہے۔ سب جانتے ہین کہ نرشیش سامانیہ گدھے کے سینگ کی مانند ناچیز ہے۔ تمثیل اسکی ظاہر کرتا ہون مثلاً اکثر ستّا سامانیہ والے ہین۔ وہ بلا کا کار مکار وغیرہ شیش کے نہ کچھ ہین اور کار مکار وغیرہ شیش سے علاوہ اُنکا کچھ گیان ہو سکتا ہے۔ پس لامحالہ دوسرا طریق ہی ماننا پڑیگا کہ شیش سہت ہی ستّا کا گیان ہوتا ہے مگر یہ کہنا جس شاخ پر بیٹھا ہو اُسیکو کاٹتا ہے کیونکہ یہ بالکل وحدانیت کے خلاف ہے یعنی ستّا کے ساتھ ہی جب شیش کا گیان بھی پرتکیش سے ہوا تو وحدانیت باقی نرہی جڑ سے اُکھڑ گئی۔

مطلب اس جملہ کا یہ ہے کہ ہر چیز اپنی ذات اور صفات کا مجموعہ ہوتی ہے۔ اور صفات دو طرح کی ہوتی ہین۔ ایک صفات مشترک جیسے آدمیون مین آدمیت اور حیوان مین حیوانیت وغیرہ۔ دوئیم صفات مخصوص جیسے آدمیون مین حاکم وکیل موکل اور حیوانون مین درندہ پرند یا شیر و بھیڑیا وغیرہ۔ اور ہر صفت کسی لحاظ سے مشترک بھی ہوتی ہے اور کسی

اصل میں نربکلپ گیان ہی ایسا یعنی ہر سے عیوب سے پاک ہوتا ہی بعد میں اوڈیا اور سنسکار
وغیرہ کی وجہ سے یہہ ہر سے عیوب گیان میں پیدا ہوجاتے ہیں یعنی اول تو صرف ستاماتر کا
پرتکش ہوتا ہے بعد میں ایسا وہم ہوجاتا ہے کہ یہہ چاندی ہے یا سیپ ہے ہمارے نزدیک یہہ دونوں
بھرم میں پس درحقیقت نربکلپ گیان ہی پرمان ہے اور بکلپ گیان اپرمان۔

پھر قانون انومان کے بارہ میں اودیا کے اوپر جو اعتراض کیے ہیں وہ بھی سراسر
نادانی سے ہیں کیونکہ دراصل اوڈیا نہ برھم میں مستغرق ہے اور نہ اوس سے علیحدہ ہے اور نہ وہ
کچھ چیز ہے نہ ناچیز ہے غرضیکہ اوڈیا تمام روپ اور بچار سے منزہ ہے پس کوئی دوش نہیں آسکتا۔
رہا قانون آگم اوسکی نسبت وہی بات ہے کہ جبکہ وہ قانون پرتکش اور انومان کے
موافق ہی تو اوسپر اعتراض تجویز کرنیکی ضرورت ہی نہیں۔ اصل یوں ہی کہ اونٹ تب تلک
ہی اپنے کو سب سے بڑا سمجھتا ہے جبتک پہاڑ کے نیچے کو نہیں نکلتا اب بابو صاحب کو معلوم
ہوجاویگا کہ کیسا ہوتا ہے بیان لارڈ۔

سب مسکراتے ہیں۔ اور بعض واہ واہ کرتے ہیں۔ اور بعض سنگھ کر چھپتا ہی

پرمان چند۔ کیا کہنے صاحب یہہ وہی مثل ہی کہ ناچ نہ جانیں آنگن ٹیڑھا۔ یا جیسا کہ
لومڑی نے کہا تھا کہ انگور کھٹے ہیں۔ یعنی اپنے کو جو تقاری حاصل نہ ہوئی تو اوسکا نام مغزرنی
اور طعل رکھ چھوڑا ہے یہہ ظاہر ہوجاویگا کہ اپنے منھ میاں مٹھو کون بنتا ہے۔

عدالت۔ بابو صاحب خوش مزاجی کے واسطے اور بہت وقت ہے اب مطلب
نگاہ رکھیے۔

پرمان چند۔ مگر حضور یہہ بھی دیکھئے کہ کسکی جانب سے ہے۔

عدالت۔ خیر کسیکی جانب سے سہی۔

اور جو کہین کہ برہم سے علیحدہ ہی تو اوس سے ہی دوئی ثابت ہوئی - اور اگر اودیا کو ناچیز
بتلاوین تو وہ کسیکی بھی باج اور حاجی نہین ہوسکتی یعنی جو محض ناچیز ہو وہ کسی کارج کی کارن اور
سبب نہین ہوا کرتی -

تیسرا قانون آگم اوسکی بابت گزارش ہی کرچکا ہون کہ وہ قانون پرتکش و انومان کے
خلاف ہونے سے اپرمان ہے -

اور پاخانہ پیشاب پاک و ناپاک وغیرہ جو پرتکش موجود ہین وہ وہم کیونکر ہوسکتے ہین جب انکو
بھی برہم بتلایا گیا تو وہ پاک ذات کیونکر رہا - علاوہ اسکے پاخانہ پیشاب اور آب و طعام وغیرہ
کی تفریق اور مغایرت کی وجہ بھی اگر اودیا یعنی جہالت ہو اور برہم ہی تو خود بابو صاحب مدعا علیہم
تو عیوب جہالت و غیرہ سے مبرا ہین وہ ہی اسپر کیون عمل نہین فرماتے واہ یہہ ایسی اودیا خوب ہے
کہ جو پاخانہ پیشاب آب و طعام و ہر ایک پاک و ناپاک کا فرق مٹا کر سب اندھا دھند کارخانہ پھیلاتی
ہے اس سے تو ہماری اودیا اور جہالت ہی اچھی ہی - پس بابو صاحب خواہ مخواہ خود پسندی سے
کہتے اور سمجھتے ہین کہ مین تردید کرتا ہون ورنہ محققان کامل کے نزدیک کچھ بھی تردید آپ
نہین کرسکتے -

پرمانا بھاس - جی صاحب - اپنے منہہ میان مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے جسکو عدالت پسند
کرے وہ صحیح - اور آپ اپنے بیان کی وقعت کیا سمجھتے ہین صرف اسقدر بات ہے کہ آپکو نغز نویسی
کی زیادہ طاقت ہے اور مین طول کو فضول سمجھتا ہون - مختصر لفظون مین مطلب کا اظہار کرنا
ہر ایک کا کام نہین - لیجئے اس مرتبہ بھی جو جو اعتراض آپنے کئے ہین ابھی اونکی قلعی کھولتا ہون
اول آپنے جو فرمایا ہے کہ جو گیان سنشے وغیرہ سے مبرا ہوتا ہے وہی پرمان ہوسکتا ہی اس
سے کسکو انکار ہے - مگر یہہ کہنا کہ نربکلپ گیان ایسا نہین ہوتا سراسر غلط ہی بلکہ ہم کہتے ہین کہ

کے ذمہ کچھ خرابی نہین اسکتی۔ پس بخوبی ثابت ہی کہ ایکو برہم دوتیو ناستی یعنی ایک برہم کے
سوائے دوسرا کچھ نہین۔

پرمان جنید۔ حضور مجکو اگرچہ کچھ اور کہنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی لیکن معاملہ پیچیدہ ہے
مبادا عدالت کو مغالطہ پڑجاے لہذا کسیقدر گزارش کرتا ہون۔

حضور پر واضح رہے کہ نرنکلپ گیان کبھی پرمانیک و درست نہین ہوسکتا بلکہ جو گیان
سنشے (संशय اشتباہ) وپرجے (विपर्यय خلاف دانی) اندھیوسائے
(अनध्यवसाय عدم ادراک) سے مبرا ہو وہی پرمان ہوسکتا ہے یعنی جبتک یہہ معلوم
نہو کہ میرا علم ہر سہ عیوب مذکورہ سے مبرا و منزہ ہی تب تک اُسکا علم پرمان یعنی حق دانی کا
ذریعہ نہین ہوسکتا۔ خلاصہ یہہ ہی کہ کسی چیز کا مُعًا علم ہونا نرنکلپ گیان اور علم کو عیوب سے مبرا
تحقیق کرنیکا نام سنکلپ ہے۔ پس اگر نرنکلپ گیان کو ہی پرمان اور درست مانا جاوے تو سیپ
مین چاندی کا مُعًا علم ہونا بھی جو صریح خلاف دانی ہی پرمان سمجھا جائیگا۔ مگر نہین بلکہ جب
مذکورہ صدر سنکلپ کے ذریعہ سی کامل تحقیق ہوجاوے تب کوئی علم پرمان ہوتا ہے۔

باقی یہہ بات کہ نرگیا اور ہیتو وغیرہ اودیا سے پرتی بھاستے ہین یا دوئی وغیرہ کی کلپنا
اودیا سے پیدا ہوتے ہین اسکی نسبت مین پوچھتا ہون کہ یہہ اودیا کہ جو قانون پرتکش وانومان وغیرہ
کی طرح بتلائی جاتی ہے کوئی چیز ہے یا ناچیز اگر کہین کہ کوئی چیز ہے تو پھر سوال ہی کہ
برہم مین مشتمل ہی یا برہم سے علیحدہ۔ اگر برہم مین مشتمل بتلاوین تب تو ودیا ہی ہی اودیا
کیونکر ہوسکتی ہے ورنہ برہم کو بھی اودیا حایل ہوگی۔ یہہ بہت بڑا ستم آتا ہے۔ اور
برہم ہی جملہ بھرم گیان روپ اپرمان کا کارن قرار پاتا ہے پس پرمان کی پیدایش
ہی محال ہوجائیگی یعنی صداقت و ناحق رسانی کا ذریعہ ایک ہوگیا۔

پرمان چند مسکرا کر چپ ہوتا ہے۔

عدالت۔ اچھا اچھا کہیئے۔

پرمانا بھاس۔ حضور اول قانون پرکرتی کی بابو صاحب نے یہہ تردید کی ہی کہ اگر برہم کی وحدانیت پرکرتی سے ثابت ہوتی تو سبکو برابر ہوتی۔ مگر یہہ بات از بس نادانی اور نافہمی کی ہی کیونکہ میں اول ہی کہہ چکا ہون کہ اودیا اور پورب سنسکار کی وجہ سے دوئی کا وہم ہو جاتا ہے ورنہ آنکھ کھولکر دیکھتے ہی اول سکوت کا اثر کا گیان ہوتا ہی یہہ ہی نرکلپ گیان پرکرتی کا سرچشمہ ہے بعد اسکے جو بکلپ پیدا ہوتے ہین وہ اودیا وغیرہ کی وجہ سے ہوتے ہین جنکی کچھ اصل نہین اسلئے اپرمان ہین۔ یہی وجہ ہی کہ سبکو اس بیان پر اتفاق نہین بلکہ اختلاف ہے جب ودیا یعنی جہالت رفع ہو جاتی ہی تو جو سچ ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہی۔ بس نرکلپ پرکرتی بہر حال ہمارے موافق ہے۔

اب لیجئے قانون انومان۔ البتہ جو قانون پرکرتی کے خلاف ہوتا ہے وہ انومان کا فقرہ موزون نہین ہوتا مگر ہمارا انومان کا فقرہ بحسب مذکورہ صدر قانون پرکرتی کے موید ہے مخالفت جو نظر آتی ہے اوسکی وجہ صرف وہی اودیا اور جہالت ہی۔

وہمی ترگنیا و ہیتو وغیرہ جو برتی جاتی ہین اونکا سبب بھی وہی اودیا ہے۔ بس یہی تمام باتون کا جواب ہی لہذا قانون انومان مین کچھ دوش نہین آتا۔

اور پھر جبکہ پرکرتی پس انومان سے جسکا اثبات ہوتا ہو اوسیکا مفصل شرح بیان قانون آگم مین کیا گیا ہے تو اوسمین بھی کچھ دوش نہین آتا۔ جو اعتراض ہی وہ وہی رد ہو گیا اب اور کیا ضرورت ہی عدالت کی زیادہ سمع خراشی کرنے کی۔

اور نیز بعد مرا یعہ پاک و ناپاک وغیرہ کے خیالات تو محض بھرم ہین اون سے اونچ

معلوم ہوتے اور پرتی بہاستے ہین تب تو پھر بھی انوان گیان کا پیدا ہونا ناممکن ہوا کیونکہ سب
پرتی بہاس روپ جو معرض بحث ہی اوسمین مستغرق ہوگئے کوئی ہیتو وغیرہ باقی نرہا - اور اگر
بتلاوین کہ وہ پرتی بہاس (معرض بحث) سے باہر اور علیحدہ ہی ہین تو ویسے ہی پرتی بہاس ان
ہیتوءمین وہ پچا آیا یعنی یہ کہ پڑگیا اور ہیتو وغیرہ پرتی بہاس مان تو ہین گر پرتی بہاس سے باہر
اور علیحدہ یعنی وحدانیت کے خلاف ہین -

سب تعجب اور واہ واہ کرتے ہین -

اچھا - قانون آگم وید جو ہے اوسکی زیادہ تردید کرنا مین فضول گوئی مین داخل سمجھتا ہون
کیونکہ اوسکی تردید مین نقشہ تحریری داخل کرچکا ہون - علاوہ اوسکے اوسمین جو برہم کی صفات
کا بیان کیا ہی کہ اگنی اوسکا سر اور سورج چندرمان اوسکی آنکھین اور وید اوسکے کلام وغیرہ
وغیرہ یہ جملہ بیان ایسا ہی کہ جیسا کوئی بندھیا کے پوتر کے بیاہ کا احوال بیان کرے - مطلب یہ
ہی کہ جبکہ کوئی ایک برہم ہی ثابت نہوا تو اوسکے سر اور آنکھ وغیرہ کا بیان کیونکر راست ہوسکتا ہی
پس میرے اور جملہ محققان کے خیال مین کوئی بھی قانون برہم کی وحدانیت کا سادھک
نہین بلکہ بادھک ہے - بس اسیقدر کافی ہے حضور کے لئے نتیجہ نکالنے کو -

بڑے غضب اور ہنسی کی بات ہی کہ زرعہ فرارعہ - آب و طعام - پاخانہ پیشاب - خوشبو بدبو
کوڑا کباڑ - مرض مریض - جھوٹ سچ - پاک و ناپاک - جاہل و جہل وغیرہ غرض سب کچھ عیوب
اوسی پاک ذات برہم کے ذمہ لگائے جاتے ہین -

پرماتما بہاس (دکھڑا ہو کر) کیا خوب آپ اپنی دانست مین تو یون سمجھا ہوگا کہ اس بیان
کی کوئی تردید ہی نہین بھلا ایسا نامعقول تنزل بیان کب قابل پذیرائی ہوسکتا ہے
لیجئے مین اسکی ابھی تردید کئے دیتا ہون - عدالت اسپر کیونکر اکتفا کرسکتی ہی -

پرمان جیند - یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ جو امر پرتکش سے ثابت ہوتا ہے اوسمین کسیکو
مخالفت نہین ہوتی بلکہ سب پر یکسان اُسکا اثر ہوتا ہے جیسا کہ گھٹ وپٹ وغیرہ کے
پرتکش مین کسیکو مخالفت نہین ہوتی - پس وحدانیت اگر قانون پرتکش سے ثابت
ہوتی تو کچھ مباحثہ ہی اوسمین باقی نہوتا بلکہ ہم اور آپ بھی لامحالا اوسکے قایل ہوتے - پس
قانون پرتکش سے تو وحدانیت کا اثبات ہرگز نہین ہوسکتا - بلکہ قانون پرتکش تو اسکی
خلاف محض این وآن چنین وچنان وغیرہ کی علیحدگی اور تفریق کے موافق ہے چنانچہ
صریح جملہ اصحاب کے دیکھنے مین ایسا ہی آتا ہے -

اب رہا قانون انومان وہ بھی بابو صاحب کے موافق ہرگز نہین کیونکہ اول تو قانون
پرتکش کے خلاف جو انومان ہوتا ہے وہ خواہ کیسا ہی لا اعتراض ہو مگر غلط سمجھا جاتا ہے
لہذا جبکہ قانون پرتکش سے جملہ اشیا کا اختلاف اور امتیاز ثابت ہے تو کسی بھی انومان
کے فقرہ سے وحدانیت کا اثبات نہین ہوسکتا -

دویم وہ انومان کا فقرہ خود بھی متناقض اور معیوب ہے لہذا اوسکی کیا تاب ہے کہ قانون
پرتکش کا مقابلہ کرے -

دیکھئے سوال ہے کہ وہ وحدانیت کا سادھک انومان کا فقرہ جو بابو صاحب نے بیان فرمایا
اوسمین انومان کے اجزاے پرتگیا - ہیتو - اُدَاہرن وغیرہ بھی پرتی بھاستی ہین یا نہین - اگر
کہین کہ پرتی بھاستی نہین تب تو اونکے بغیر اونکے انومان کا پیدا ہونا ہی ناممکن ہے
کیونکہ کوئی گیان اور انومان بلا اپنی سامگری اور سامان کے ہرگز پیدا نہین ہوسکتا - اور اگر
کہین کہ پرتگیا - ہیتو وغیرہ بھی پرتی بھاستی ہین تو اوسمین پھر سوال ہے کہ وہ اجزاے اُس
مذکورہ پرتی بھاس مین مستغرق ہی پرتی بھاستی ہین یا اوس سے علیحدہ - اگر اوسمین مشتمل

تو ہماری شہادت لسانی مین ظاہر ہو ہی چکے ہین مگر اور بھی بہت مقامات مین اوسکا تذکرہ ہے جیسا کہ اتھربن وید کے منڈوک اپنشد مین لکھا ہے کہ اگنی اوسکا سر اور سورج چندرمان اوسکی نیتر اور دسون سمت اوسکے کان اور وید اوسکے کلام اور بایو اوسکے سوانس اور سنسار اوسکی بدھ اور پرتھوی اوسکے قدم ہین اور تمام جگت کا جیو وہی ہے وہی آپ سب کچھ ہے اور بھلائی برائی کا اجر دینے والا اور پلنے والا بھی وہی ہے" اور بھی ہزارہا مقولہ اس مضمون کے مصداق ہین مگر اسیقدر اطمینان کے لئے کافی ہین بس اب کوئی شک باقی نہین رہ سکتا اس مین کہ "دنیا بھر مین ایک برہم کے بجز اور کچھ بھی نہین" آیندہ ماننا نہ ماننا اختیار عدالت ہے -

حاضرین دریائے تحیر مین غرق اور منتظر ہوتے ہین کہ پرمان چند کیا کہتا ہے -

پرمان چند (تقریر حریف کو ہیچ سمجھتے ہوے بُشرہ سے) حضور انور پر روشن ہوگا کہ دلایل قانونی بھی جو پیش کیگئی ہین کس درجہ نامعقول ہین کہ جو عقلمندون کے نزدیک فضول سمع خراشی مین داخل ہین -

عدالت - صاحب ہمکو تو یہہ روشن نہین ہم تو سچ کہتے ہین کہ ہمکو تو تاہنوز دلایل مذکورہ لااعتراض معلوم ہوتی ہین اسی لئے ہم ایک نئی بات دل مین اثر کرنیسے حیران ہین -

فریق مدعا علیہم خوش ہوتے ہین -

پرمان چند (ہنسکر) حضور اسکی کچھ پرواہ نہین مجکو بخوبی اطمینان ہے کہ حضور مین تعصب مزاجی اور ناحق پرستی کا دخل نہین بس مین نے جو "روشن ہوگا" یہہ لفظ کہا ہے اُس سے "روشن ہوجاویگا" یہہ مطلب لے لیجئے -

حاضرین اور تعجب کرتے ہین -

عدالت - اچھا کہیئے -

کے لحاظ سے سب مختلف انیک ہین۔ بابو صاحب اسکے خلاف ہین اگر اسطرح بیان ہین یعنی کہین کہ کسی نوع سے سب ایک ہین اور کسیطرح سے انیک تو بیشک ٹھیک ہی پھر کوئی مخالفت نہین لہٰذا لالہ صاحب مذکور کا بیان کسی طرح بھی قابل اعتراض نہین۔ یہہ ہی جملہ شہادت لسانی کی حقیقت۔

پرمانا بھاس۔ (شرمندگی سے) جناب عالی ہمارا بیان کچھ صرف گواہان کی شہادت کے بھروسہ پر نہین بلکہ بوجہ مستند قانونی دلایل کے خود ہی ثابت اور روشن ہی چنانچہ اب قانونی دلایل پیش کیجاتی ہین۔

اول قانون پرتیکش ہی ہمارے موافق ہے کیونکہ آنکھ کھولکر دیکھنے سے دفعتًا اول تو تمام اشیا ایک ستّا روپ ہی نظر آتی ہین بعد اوسکے اودیا اور پورب سنسکار کی وجہ سے اختلاف اور دوئی کا وہم ہو جاتا ہی اور اُسی ستّا کا نام برہم یا واجب الوجود ہی۔ کسی نے اسی کے مصداق کیا اچھا کہا ہے۔ **شعر** نافہمی اپنی پردہ ہے دیدار کے لئے ؛ ورنہ کوئی نقاب نہین یار کے لئے۔ پھر بموجب قانون انومان کے بھی وحدانیت بخوبی ثابت ہے۔ لیجئے انومان کا فقرہ یہہ ہے" تمام جگت سب ایک پرتی بھاس प्रतिभास روپ ہی ہے (پکش) کیونکہ پرتی بھاس مین آوے ہی (دلیل) جو جو پرتی بھاس مین آتا ہے وہ سب پرتی بھاس روپ ہی ہوتا ہے جیسے خود پرتی بھاس (تمثیل) پس چونکہ تمام جگت بھی پرتی بھاس ہے (تکرار دلیل) لہٰذا ایک پرتی بھاس روپ برہم ہی ہے۔ (نتیجہ)"

یہہ فقرہ بہمہ وجوہ لا اعتراض ہی بس کافی ہے۔

پھر قانون آگم یعنی وید بھی ہر نوع ہمارے خیالات کا حامی ہے یعنی اوسکے چند مقولے

کے بیان سے آخر کسطرح ہی ثابت تو ہے کہ تمام اشیاء ایک ہین اتنا بیان ہی اونکا ہمارے نفیکے
بابی اگر مخالف ہے تو اوسکا اسقدر اثر نہونا چاہیے پس بخوبی ثابت ہے کہ "ایکو برہم دتیو ناستی"

پرمان چند (ہنسکر) جناب عالی اسوقت مجھکو "چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد"
یہہ مصرعیاد آیا ہے۔ یعنی یہہ فقرہ کہ "مین بھی جاہل ہون" مین نے خود سوال کرکے گواہ سے
تسلیم کرایا تھا مگر مباحثہ مین اپنی طرف سے اسکا مطلب ظاہر کرنا سہو ہوگیا تھا شکر کا مقام
ہے کہ بابو صاحب نے خود مجھکو یاد دلایا۔ دیکھیے حضور بابو صاحب کی کس درجہ کی جرأت ہے کہ
ایسے گواہ کو کہ جسکی جہالت پر خود بھی متفق ہین شہادت مین پیش کیا اور صرف اوسیکی شہادت
پر مقدمہ اوڑایا چاہتے ہین وہی مثل کہ "گنجی نہاری گور کھودن کا اینڈ ہوا"

مگر کیون جرأت نہو کہ آخر اونپر بھی تو جہالت غالب ہے بلکہ وہ تو اس فقرہ کو عدالت وغیرہ
جملہ اصحاب تک بڑھاتے ہین۔ ہائے افسوس شرم کا مقام ہے۔ بھلا فاضلان و تجربہ کاران کے
مباحثہ مین جاہلون کا کیا کام اور کسنے اونکو دخل دیا ہے۔ باقی یہہ اونکو اختیار ہے کہ وہ اپنے
گواہ کی معززی اور معتبری سے اب بھی انکار نکرین۔ علاوہ ازین زبردست اعتراض تو یہی ہے کہ
گواہ اور مدعا علیہم جسکا ایک تبلاے اوسکو ماننے گئے تو ثبوت لسانی خود ہی رد ہوگیا۔

لالہ تصحیت چند صاحب کے بیان کے بارہ مین نیاز مند اول ہی عرض کرچکا ہے یہ فصل ہے
کہ جو چیز کسی نوع سے جیسی کہی جاتی ہے وہ ہر طرح سے ویسی نہین ہوجاتی۔ جیسا کہ میرا داخل کیا ہوا
عرضیدعوی اور بابو صاحب کا مدخلہ جوابدعوی بحیثیت کاغذ دونون ایک ہین وہ بھی کاغذ ہے
اور وہ بھی یہہ اونکا سامانیہ گن ہی یعنی مشترک۔ مگر اس لحاظ سے کہ ایک عرضیدعوی ہے اور دوسرا
جواب دعوی۔ یا بلحاظ سنگیا لکشن وغیرہ بشیش کے ہرگز ایک نہین پس ایسا ہی لالہ صاحب
کے بیان کے موافق اگرچہ سب وید یہہ سامانیہ گن کی اپیکشا ایک ہین لیکن بشیش یعنی وجہ امتیاز

کیساتھہ ہی وہ مخالفت بھی تو کرتے ہین یعنی اگرچہ وہ کہتے ہین کہ جملہ اشیا رکسی لحاظ سے
کتھنچوت ایک ہی ہین - مگر یہہ بھی اونکا بیان ہی کہ دوسری طرف غور کرنے سے بظاہر انیک
بھی ہین - اس اونکے بیان کی صداقت حضور کو اور جملہ حاضرین کو اخیر مین خود ثابت ہوجاویگی
درحقیقت کسی بات کو ایک طرح پر ان بیٹھنا ایسا مضر ہے جیسا کہ کوئی طفل اپنے باپ کا نام
کیہری سنگہ سنکر اوسکو سچ کیہری سنگہ مان جاے اور بلحاظ اسی کے وہ اپنے باپ کی ترت
سے ڈر کر بھاگ جایا کرے اس حالت مین اوسکے درد شریک دوست اوسکو کیسا ہی سمجھاوین
کہ بیوقوف یہہ سنگھ (شیر) نہین بلکہ تیرا باپ ہی اور کیہری سنگہ تو صرف نام کے لحاظ سے
پکارا جاتا ہے مگر وہ طفل کسیکی کیون سنیگا - جیسا کہ کمترین اسوقت حقیقت کو ظاہر کرتا
اور بابو صاحب اوسپر اعتراض لاتے ہین لیکن عقلمند لوگ جانتے ہین کہ اوس طفل نافہم کا اوسکو
صرف کیہری سنگہ سمجھکر پرورش پدرانہ سے محروم رہنا محض جہالت اور کم نصیبی ہی - چنانچہ
حضور عالی فراست سے بھی یقین کیا جاتا ہے کہ ضرور عدالت کو تحقیق ہوگیا ہوگا کہ مدعا علیہم کا
جملہ اشیا کو صرف ایک برہم سمجھکر بے ایمانی اور خیانت کی حجت قایم کرنا خالص طمع نفسی یا
نادانی ہی بس لالہ کتھنچت چند کا بیان دراصل اصلیت کی جان اور حقیقت کا عطر ہے
اگر اوسکو بابو صاحب اپنے موافق مان لین تو پھر کیا شک ہے مدعی کے کامیاب ہونے مین
بس کافی سمجھتا ہون اسی مختصر مباحثہ کو -

پرماناّ بھاس - حضور یہہ بھی معلوم ہی کہ ہمارے گواہ نے خود اقرار کیا ہے کہ مجھکو بھی اوِدیا
یعنی جہالت مایل ہے پس اگر کسی مقام پر اوسنے غلطی بھی کی ہو تو کیا عجب ہے کہ اوسکی وجہ بھی
وہی جہالت ہو - اور دیکھیے گواہ موصوف کی راست بیانی کہ اپنی جہالت کے اقرار سے جلسۂ عام
مین سوا جلاس عدالت بھی منکر نہین ہوا پھر کیون اوسپر استدلال کیا جاوے اور لالہ کتھنچت چند

اور کیون نہ کرے کہ جو بات واقعی ٹھیک ہوتی ہے اوس سے کب انکار ہوسکتا ہے۔ دیکھئے اول ہی گواہ موصوف فرماتے ہین کہ جسقدر معنی معلوم ہوتی ہین وہ صرف اودیا کی وجہ سے ہے اور وہ اودیا برھم سے علیحدہ ہے۔ ایک۔ دوسری بیان کیا ہے کہ یہہ بیان میرا باعتبار ویدکے ہے پس وید سے بھی دوئی ثابت ہوئی۔ علاوہ اسکے وید کی تردید مین مین نے فہرست تحریری داخل کی ہے اوسکے بموجب جبکہ وید کی تردید ہوگئی تو تمام بیان کہ جو اوسکے اعتبار پر ہے خودہی رد ہوگیا۔

ایک اور تماشے کی بات رہ گئی کہ وہی معتبر گواہ صاحب کہتے ہین کہ مدعا علیہم اور مین گواہ دو ہین اس سے بھی دوئی بصحیح طور سے تسلیم ہوگئی۔ مگر پھر اس سے انکار بھی کیا بلکہ بخلاف اسکے کہا کہ مین اور مدعا علیہم ایک ہی ہین اس موقع پر گواہ کا چکرانا قابل لحاظ ہے کہ اسکو ”گویم مشکل وگر نگویم مشکل“ کی حالت پیش ہوگئی تھی۔ یعنی اسکے انکار کرنے سے ایک بہت بڑا سقم اور عاید ہوا کہ گواہ اور مدعا علیہم جبکہ دونون ایک ہوگئے تو اوسکو گواہی مین پیش ہونیکا منصب بھی نہین رہا بلکہ وہ خود مدعا علیہم ہی ہوا مگر افسوس کہ طرفداری کی شراب کے خمار مین کچھ معلوم نہین ہوتا۔

زیادہ تر تاسف بابو صاحب کی عقل پر ہے کہ باوصف قانون پیشہ ہونے کے ایسے معاملے کی پیروی کرتے ہین۔ مگر ہان کیون نہ کرین کہ بموجب اونکے مسئلہ متنازعہ کے وہ اور مدعا علیہم نیز گواہ بھی تو ایک ہی ہین۔ لیکن اب خوف یہہ ہوتا ہے کہ یہہ مسئلہ عدالت و نیز ہمارے شما حاضرین پر بھی حملہ کرتا ہے (حاضرین سوال منھ پر رکھکر ہنستے ہین) پس میرے خیال مین محض نادانی ہے ایسے گواہ یا اوسکے بیان پر استدلال کرنا۔

لالہ تھمنجیت چند صاحب کے کلام پر جو کہا گیا ہے کہ وہ ہمارے موافق ہے یہہ نہین سوجھتا

اختلاف اوسکے بیان پر عاید ہے - اول تو علم و عالم و معلوم اور رحم و رحیم و مرحوم وبا بیہ
وبیاپک وغیرہ سے دوئی اور جدائی ثابت ہوئی جو وحدانیت کے خلاف ہے - دویم اگر آتما و
شما وغیرہ سب ایک برہم ہی ہوتے تو سب مین خدائی صفتین بھی ضرور ہوتین یا برہم مین بھی وہ
صفتین نہوتین - یہہ ناممکن ہے کہ آتما شما مین وہ صفتین نہون اور برہم مین جو ایک ہمارا ہی نام
ہے موجود ہون یہہ بھی خلاف وحدانیت ہے -

ایسا ہی نراکار نرنجن آنند سروپ وغیرہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بجز برہم کے باقی اور اشیا
ساکار اور نجن والی یا دکھ روپ ضرور ہین ورنہ ایسی تفریق و خصوصیت کا پیدا ہونا ممکن نہین
خصوصًا غیر ذی روح مادہ سے تو برہم کی علیحدگی ضرور ہی ظاہر ہوتی ہے کہ جسمین ان صفتون
کا ہونا بالکل ناممکن ہے -

پھر یجر وید کے حوالے سے جو یہہ کہا گیا ہے کہ جبکہ برہم نے خیال کیا کہ بجز میرے
اور کوئی نہین اور تنہائی سے مسرت اور آرام نہین تب مجبور خواہش کے ایک سے دو ہوگئے - اس
مین بھی اول تو اوس بیان سے اختلاف ہے کہ پرمیشور آنند سروپ و ذیر ستون ہے - دویم جو
محض ایک ہوتا ہے اوس سے دو ہرگز نہین ہوسکتے جیسا کہ پرماتما ایک ہے اوس سے کبھی دو
نہونگے - لہذا یہہ بیان گواہ مذکور کا غیر ممکن اور جھوٹ ہے - پھر جبکہ دوئی کوئی چیز نہین تو
دوئی کا نام کہان سے پیدا ہوگیا کہ برہم نے خود کہا مین ایک ہون بہت ہوجاونگا کیونکہ
بموجب بیان گواہ مذکور کے بھی جو چیز نہین ہوتی اوسکا نام بھی نہین ہوتا یعنی نیست مطلق
سے ہست نہین ہوسکتا جرح مین یہہ سوال اسی غرض سے گواہ کو تسلیم کرایا گیا تھا -

پھر گواہ مذکور نے اگرچہ بوجہ رعایت و طرفداری کے صریح طور سے بیان کیا ہے کہ سوائے
برہم کے اور کچھ نہین لیکن پھر بھی چند مرتبہ اپنے بیان مین اوسنے دوئی کو بھی تسلیم کیا ہے

یعنی اُس سے سوال کیا تھا کہ تمکو بھی اودّیا یعنی جہالت حایل ہے یا نہین جسکا مطلب یہہ
تھا اگر گواہ اپنے کو جاہل نہین بتلا دیگا پس مجروح ہو جاویگا مگر گواہ موصوف نے آزادانہ طریق
سے کہا کہ ضرور ہے۔ ہر استی اسیکا نام ہے۔ شہادت تردیدی ایسی کچھ ہو اوسمین کچھ کہنے کی حاجت
ہی نہین۔ خود لالہ گھنسیٹ چند صاحب ہمارے بیان کو قبول فرماتے ہین۔ پس اس حالت مین
بہر حال تنقیح نمبر دو کا بھی ہمارے حق مین تجویز کرنا قرین انصاف ہے۔

اب قانونی دیلات بیان کرتا ہون۔

عدالت۔ ذرا ٹھیریئے پہلے شہادت زبانی کو طے ہونے دو۔

پرمانا بھاس۔ بہت اچھا حضور۔

عدالت (پرمان چند سے) ہان صاحب کہئے جو کچھ کہنا ہے۔

پرمان چند۔ جناب عالی بابو صاحب کی طرف سے شہادت زبانی مین اس نمبر کے
بارہ مین صرف ایک گواہ پیش کیا گیا ہے جسکو تسلیم ہے کہ مین رشتہ مین مدعا علیہم کا نبیرہ
ہون چنانچہ رعایت اوسکی اوسکے بیان سے واضح ہے۔ پس اُسکا اظہار ہرگز قابل اطمینان
نہین۔

اب اون معزز گواہ صاحب کی اختلاف بیانی پر لحاظ فرمایئے جس سے خود اونکی فضیلت
او عظمت ظاہر ہوتی ہے بقول لیکہ "از کوزہ ہمان تراود کہ در وست"۔ اور ساتھ ہی اسکے یہہ بھی
خیال رکھئے کہ بندہ نے جو اوسکے اظہار پر جرح کی تھی وہ کہانتک معاملہ سے متعلق اور نا متعلق تھی
گواہ مذکور بیان کرتا ہے کہ ایشور رحم و کرم و علم و حلم وغیرہ جملہ صفات سے موصوف ہے
اور آنند سروپ نراکار نرنجن سرگیہ سرب بیاپک ربالو و نیائی ہے۔ اور ہما شما وغیرہ اور
کوئی بھی اون خدائی صفتون کو نہین رکھتا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ اس جرح مین دو

آج ہمارے تو دل سے جگت کے کرتا ہونیکا اندھیرا ہی کھو دیا۔

عدالت (پرمانا بھاس سے) ہاں صاحب کچھ اور کہنا ہے۔

پرمانا بھاس (دلیری سے) بس حضور کہاں تک مغز زنی کریں۔ اب حضور خود غور فرمالیوین کہ کون راستی پر ہے۔ کیونکہ حضور کی طبیعت بھی اب اکتا گئی ہو۔

عدالت۔ صاحب ہم نہین اکتاتے و تھکتے۔ جو کچھ کہنا ہے کہو۔

پرمانا بھاس۔ بس حضور اور کیا کہینگے۔

عدالت۔ خیر شکر ہے کہ ایک نمبر سے تو انفراغ ہوا۔ اچھا صاحب تو اب دوسرا نمبر بھی اپنا طے کر لیجئے (منصرم سے) منشی جی نکلئے تنقیح نمبر دو۔

منصرم نکالتا ہے اور ملاحظہ کراتا ہے۔

پرمانا بھاس۔ یہہ نمبر دو بھی ہمنے پنڈت ویدانت سنگ کی شہادت سے جو ایک مغز اور علم فاضل شخص ہو پایہ اثبات کو پہونچایا ہے چنانچہ گواہ موصوف کا صریح طور سے بیان ہے کہ تمام جگت مین ایاک برہم کے بجز دوسرا کچھ بھی نہین اور جسقدر جدائی یا دوئی نظر آتی ہے وہ سب جھوٹی اور وہمی ہو۔ اور اوسی پربرہم پرماتما نے جب چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو تو اشکال مختلف کو قبول کیا۔ اور اونکا بیان کسی طرح سے مجروح بھی نہین یعنی مختلف اقسام کی تعدی نظر آنیکی وجہ اونسے دریافت کیگئی تھی اوسکے بتلانے مین بھی وہ مجبور نہین ہوے اور اونکے ایسے اعتقاد کی وجہ دریافت کیگئی تھی اوسکے اظہار مین بھی وہ مقصور نرہے۔ بلکہ وید مقدس کے حوالے بیان فرمائے چنانچہ اسی مضمون کی تصدیق اور بھی صدہا مقولہ وید کے مشہور عام ہین۔ اور صنعتون کی جرح مین بھی گواہ موصوف نے کہین دھوکھا نہین کھایا۔ پھر آگے چلکر بابو صاحب نے گواہ مذکور کو ایک عجیب مغالطہ مین لا ڈالا تھا

کہ آگ گرم ہوتی ہے اوسکو اگر کوئی کہے کہ آگ سرد ہوتی ہے تو یہی راست کہیگا اور اگر گرم بتلائی جاوے تو بھی مانیگا - پس اوسکا خیال تو راست نہین ہو سکتا - اور اگر پکش اول مانین یعنی کہین کہ یہہ خیال اوسیکو ہوتا ہے جسنے تحقیق کر لیا ہو کہ مرکبات کرتا کے کئے ہوے ہوتے ہین تو بھی نادرست ہے - کیونکہ جب کسی مین مین کوئی گہرا گڈھا کھود کر مٹی نکال لیتے ہین تو بجاے مٹی کے آکاش ظاہر ہو جاتا ہے - اوسکو دیکھکر معًا یہہ خیال ہوتا ہے کہ پہلے اس سے تمام خلا مین بھی اسیطرح مٹی بھری ہوگی اوسکو نکالکر ایسے ہی کسی نے آکاش پیدا کیا ہوگا - پس یہہ خیال بھی اوسکا راست ماننا چاہئے - مگر یہہ مخالف کو بھی تسلیم نہین لہذا کسی امر کا معًا خیال ہونا بھی بلا کامل تحقیق کے ٹھیک نہین ہے - پس قصہ مختصر حقیقت یہہ ہے کہ اس قدیم اور لازوال جگت کا کرتا کوئی بھی نہین -

بس یہہ ہی بابو صاحب کے اخیری اعتراضات کا مختصر جواب ہے -

یہانتک بابو پریان چند کے کلام کا پہونچا تھا کہ سری - ہری - دھرتی - کیرتی - بدھی لکشمی وغیرہ صدہا لیڈیون کے بدن پر کہ جنکا تماشے کے لئے ہجوم ہو رہا تھا خوشی سے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور جوش سرور کا یارا ے ضبط نہوا بس از حد او منگ کی ترنگ مین آکر اپنے ہاتھون بابو پریان چند کے اوپر پریم کے پھول برسائے اور پرشٹھا - پربھوتا وغیرہ لیڈیون نے خود بخود دُر محبت کے ہار بابو صاحب موصوف کی گردن مین پہنائے - جملہ مخالفین پر ندامت چھائی اور تمام حاضرین یوروپین نے ازبس شادی و شادمانی سے تال بجائی - جملہ انصاف پسند سامعین نے صدا ے واہ واہ سے پکارا اور تمام خردمندان دوربین نے آفرین و مرحبا کا نعرہ مارا -

مسٹر پیریا صاحب (کلکتہ بہادر تال بجاکر) اوہو صاحب پریان چند نے تو سوچ سمجھ کر

لکھو ملھا اور بیشمار تکالیف اور عذاب مین لگاکر موقوف اور بید وغیرہ نہ کہلاتا بلکہ ہر ایک طرح کی آلایش اور آمیزش سے منزہ و مبرا رکھکر آرام مین رکھتا - اجسام وغیرہ کے بنانے سے مطلب ہی یہہ ہی کہ خالص روح کچھہ نہین کر سکتی - اور ایشور مین حرکت اسلئے غیر ممکن ہے کہ اول تو عرض کر ہی چکا ہون کہ خالص روح مین ایسی ہلنا چلنا وغیرہ حرکت نہین ہوتین دوم ایشور سرب بیاپک کہلاتا ہے اور جس مقام مین جو بیاپک ہوتا ہے اوس مقام مین اوسکی حرکت نہین ہو سکتی مثلاً رانگ وغیرہ کہ جس سانچے مین بیاپک ہوتے ہین اوسمین وہ ہرگز حرکت نہین کر سکتے یہہ قانونی دلیل بیان کیگئی - اور دوسری بکلپ سے بھی ایشور سرب بیاپک مین حرکت کا ہونا ممکن نہین کیونکہ خیال کرو کہ جو پردیس جس جگہہ سے حرکت کرتا ہی وہ جگہہ خالی رہتی ہے یا اوسکی جگہہ کوئی دوسرا پردیس آجاتا ہے اگر وہ خالی رہتا ہے تب تو خود ہی ابیاپکتا ثابت ہوگئی اما اگر اوسکی جگہہ اور آجاتا ہے تو اس تیسرے پردیس کی جگہہ خالی رہیگی غرضیکہ اسیطرح بہرحال اخیر مین ایک پردیس کی جگہہ خالی ماننی پڑیگی اور اوسی سے ابیاپکتا بھی - ورنہ انوستھا دوش آویگا - پس سرب بیاپک مین حرکت کسی نوع سے بھی نہین ہوسکتی اور جسمین حرکت نہین ہوتی وہ صانع بھی نہین ہوسکتا - مثلاً اگر کمہار مین حرکت نہو تو وہ گھٹ کا کرتا بھی نہین ہوسکتا -

پس نتیجہ یہہ ہوا کہ غیر مجسم اور غیر متحرک اور غیر متلون ایشور جگت کا کرتا ہرگز نہین ہوسکتا -

پھر یہہ بھی کہا گیا ہے کہ "جگت کی رچنا ایسی ہی کہ اوسکو دیکھکر معاً یہہ خیال ہوتا ہے کہ یہہ کسیکی کی ہوئی ہے" - بیشک ہوتا ہوگا - لیکن مین دریافت کرتا ہون کہ یہہ خیال اوسیکو ہوتا ہے کہ جسنے گھٹ و کمہار وغیرہ کو دیکھکر یہہ یقین کر لیا ہو کہ جملہ مرکبات کرتا کے کئے ہوئے ہوتے ہین - یا اوسکو بھی جسنے کچھہ تحقیق نکیا ہو - درجواب اسکے اگر پکش دوئم یعنی غیر تحقیق کو بتلاوین تب تو نادرست ہی کیونکہ اوسکو کچھہ بھی تحقیق نہین مثلاً جسکو یہہ تحقیق نہین

جسم کے پردیس بھی بلا کسی کارن کے اوسیطرح ہلتے ہین اور ایسا ہی جسم کے پردیس بھی اگر روح
کی مرضی کے خلاف کسی مرض لرزہ یا تشنج ویا اختلاج وغیرہ سے جسطرحپر حرکت کرین تو
لامحالہ روح کے پردیس بھی (جو اوس عضو مین ہین) اوسی طرح حرکت کرتے ہین چنانچہ
مین اگر اپنے ہاتھ سے بابو صاحب کا کوئی عضو پکڑکر اوپر اوٹھاؤن تو ضرور بابو صاحب
کی روح کا وہ حصہ بھی جو اوس عضو مین ہوگا اوپر اوٹھ جاویگا پس اگر کہین کہ روح ہی اعضا
کی حرکت کی کرنیوالی ہے تو جبکہ اعضا کے تشنج وغیرہ کی وجہ سے روح مین حرکت ہوتی
ہے تو یہان اعضا بھی روح کی حرکت کے کرتا ہوے اور جیسا کہ یہہ ظاہر ہے کہ اگر جیو
حرکت نکرے تو کمھار کا جسم کچھہ نہین کرسکتا ایسا ہی یہہ بھی خفیہ نہین کہ اگر ہاتھ اکڑ جاوے
تو جیو بھی کچھہ نہین کرسکتا۔ پس لامحالہ تسلیم کرنا ہوگا کہ روح کی حرکت سے عضو اور عضو
کی حرکت سے روح خود بخود ہی حرکت کرتی ہے ایک کو دوسرے کی حرکت کا کرتا کہنا صرف
بیہودہ ہے درحقیقت اونمین ایسا ہی نِت نیمِتک بھاؤ ہے۔ پس سمجھ لو کہ مردہ اجسام
کے ہاتھون سے اسلئے گھٹ پیدا نہین ہوتے کہ اونمین حرکت نہین اور حرکت اونمین اسلئے
نہین کہ اوس حرکت کا نِمِت کارن روح کی حرکت اونمین موجود نہین۔ مگر ایسا نمت نیمتک
بھاؤ یا حرکت ایشور مین مانی نہین گئی کہ جو جگت کا نمت کارن ہوسکے۔ اور نہ ایسا نمت
نیمتک بھاؤ یا حرکت ایشور مین ممکن ہوسکتی ہے کیونکہ ایسا نمت نیمتک بھاؤ تو اونمین ہی ہوتا
ہے کہ جو کمھار کی مانند مجسم ہون جیسا کہ کمھار کے مردہ اجسام مین اور دیگر روحون کے (جو اوس
جسم سے علیحدہ ہین) پردیسون مین نمت نیمتک بھاؤ نہین ہوسکتا۔

خلاصہ یہہ ہے کہ اگر خالص روح بھی کچھہ کرسکتی تو آپکا ایشور بھی (الغرض اسکے کرتا ہے)
ایسی پاکیزہ ارواح کے ذمہ یہہ ہمیشہ و ہر وقت کی باربرداری یعنی جسم کہ جسکے ہمراہ ہزارہا بلکہ

علاوہ بین اس بیان کے ہماری غرض یہہ ہرگز نہین کہ کارج مین جو حالت ہوتی ہے کارن مین بھی کلیتاً
وہی حالت ہوتی ہے - یعنی بارچہ اگر جلتا ہے تو جولاہہ نت کارن بھی جل جاتا ہے نہین
بلکہ ہمارا مطلب ہے کہ کارج مین جو تغیر ہوتا ہے وہ بلا کارن کے تغیر کے ہرگز نہین ہو سکتا -
پس خلاصہ یہہ ہوا کہ ایشور کو جگت متلون کا کرتا مانا ہی جاوے تو اوسمین بھی تلون تو لامحالہ
عاید ہوگا اور ایشور متلون ہوتا نہین پس یا تو اسکا کرتا ایشور نہین اور یا ایشور غیر متلون نہین
لیکن اگر کرتا نہ مانین تب تو ہمارا دعوی قابل ڈگری ہی ہے اور اگر کہین کہ ایشور بھی متلون ہے
تو اوسکی خدائی بھی غارت ہوئی اور ایشور کے بجز اور کوئی کرتا ہو نہین سکتا لہذا اس
صورت مین بھی کرتا ثابت نہوا یعنی وہی ہمارا دعوی قابل ڈگری قرار پایا - غرضیکہ بات بہہ
بہرحال یہی ماننا چاہئے کہ ایشور غیر متلون مزاج جگت متلون کا صانع ہرگز نہین - اور
اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ جگت کے کرتا ہونے سے اسطرح ایشور کی تمام دیگر صفتون
کو بھی زلزلہ آتا ہے -

اب تیسرے نمبر مین یہہ کہا گیا ہے کہ اگر گھٹ کی کرتا کمہار کی روح نہوتی تو مردہ اجسام
کے ہاتھ بھی گھٹ کے کرتا ہوتے - اگرچہ اسکے جواب مین مین بھی یہہ کہہ سکتا ہون کہ اگر گھٹ
کے کرتا کمہار کے ہاتھ نہوتے تو خالص روح بھی گھٹ کی کرتا ہوا کرتی - مگر نہین بلکہ مین اس
کارن و کارج کو شرح دکھلاتا ہون -

جناب عالی جبکہ روح مین گھٹ کے کرنیکا ارادہ ہوتا ہے تو وہ روح اپنے پردیس کو حرکت
دیتی ہے اوس حرکت کے نت سے وہ ہاتھ وغیرہ بھی کہ جنمین وہ پردیس مذکورہ محیط مین
حرکت کرتے ہین اور وہ ہاتھون کی حرکت گھٹ کی کرتا ہوتی ہے ایسا ہی اون ہاتھ وغیرہ
اعضا اور روح کے پردیس مین نمت نیمتک بھاو بنا ہوا ہے یعنی جسطرح جیو اپنے پردیس ہلاتی

اچیتن پدارتھ بھی ہوتے ہین خواہ اس کرتا کا کارن کوئی اور چیتن ہی ہو مگر وہ اوسی سردی وغیرہ کے کاریہ کہلا سکتے ہین پس یہی ہمارا مطلب ہے یعنی ہم کب کہتے ہین کہ بلا کارن کوئی کاریہ ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ آپ کہتے ہین کہ ایشور اچیتن ہی کارن ہوسکتا ہے اور ہم کہتے ہین کہ اچیتن نمت کارن سے بھی کارج ہو جاتے ہین اسیکو خود بخود ہونا کہتے ہین چنانچہ آپ نے بھی اسکو مان ہی لیا پس یہہ امر تو طے ہوا کہ جملہ مرکبات مین چیتن کرتا کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ بعض اولہ وغیرہ کارج چیتن کرتا کے بدون کسی اچیتن نمت کارن کی وجہ سے خود بخود ہی ہو جاتے ہین۔ اور اگر اب بھی اسمین کوئی شک کرے تو ایسے کوڑھ مغز کے سمجھانے سے ہم معافی چاہتے ہین اور نہ ہم مین اوسکے سمجھانے کی توان ہے اور نہ اوسکے سمجھانے کا یہہ موقع ہے کیونکہ یہہ تجربہ کاران کی عدالت ہے نہ کہ لڑکے پڑھانے کی۔

پھر اسکے متعلق یہہ کہا گیا ہے کہ ایشور جو لاہے کی مانند نمت کارن ہے اسلئے کاریہ کے تلون سے اوسمین کچھ بھی تغیر نہین آسکتا۔ یہہ بھی محض نادانی کی بات ہے کیونکہ اول تو جبکہ ایشور کو سرب بیاپک مانا جاتا ہے تو ہر ایک دپادان کارن بیاپیہ کے تلون سے اوسکے بیاپک ایشور مین بھی ضرور تلون آنا چاہئے پس یون بھی محفوظ نہ رہا۔

قطع نظر اسکے مان لو کہ اس طریق سے تلون نہین بھی آتا مگر طریق دوم سے بھی ایشور مین تلون لازمی ہے کیونکہ وہ ایشور کرتا کسی کارج کو پیدا کر کے مثل جولاہے و کمہار وغیرہ کے اوس سے علیحدہ نہین ہو جاتا بلکہ اوسمین ہر دم موجود رہکر اوسکے قایم رکھنے یا بگاڑنے سنوارنے والا بھی وہی ہوتا ہے لہذا پھر کاریہ کی ترقی و تنزل سے ایشور نمت کارن مین بھی ترقی و تنزل وغیرہ تغیر ضروری اور لازمی ہے۔ جولاہے و کمہار وغیرہ مین تلون اسوجہ سے نہین ہوتا کہ وہ اونکے ساتھ رہکر چلنے وغیرہ کی کریا کے کرتا نہین ہوتے بلکہ علیحدہ رہتے ہین

نہ سمجھنا چاہیے چنانچہ اس بیان کا اثبات تمثیل وغیرہ پہلے بخوبی ہوچکا ہے مطلب یہہ ہے کہ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بستو کا سروپ ایسا ہی ہے یعنی ہر ایک بستو مفرد و مرکب دونوں روپ ہے تو اوسمین دوش تجویز کرنیکی کیا ضرورت ہے۔

علاوہ اسکے اگر یہہ بھی فرض کرین کہ برو تہہ دوش آتا ہی ہے تو بھی ہم مفرد پکش کو چھوڑ دینگے اور پھر بلا اعتراض ایشور کو مرکب تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ بمقابلہ مفرد سمجھنے کے دربیہ کشیتہ کمال وغیرہ کی وجہہ سے ایشور کو مرکب ماننا زبردست ہے پس بہرحال وہ ایشور ذو الجلال کا مرکب ہونا لاکلام ہے مگر وہ صنعت نہین ہے یہہ مسلمہ ہے لہذا اوسیکی نظیر سے جگت بھی اگرچہ مرکب ہو مگر صنعت ہرگز نہین ہوسکتا یعنی بابو صاحب کے مبینہ مرکبات کی حجت بہرصورت ویرتھ ہوچکی ہے اور قطع نظر اسکے اگر بابو صاحب کے بقول ایشور کو مفرد ہی مان لیوین تو بھی کوئی ضروری بات نہین کہ اوسکے کرتا کا خیال نہو۔ بابو صاحب کہتے ہین کہ مجردات سبب اولے ہوتے ہین اور مجردات سے ہی مرکبات کی ترکیب شروع کیجاتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ مرکبات ہی سبب اولی ہوتے ہین اور مرکبات سے ہی مجردات علیحدہ کئے جاتے ہین۔ ایسی کوئی دلیل پیدا نہین ہے جس سے بابو صاحب کا قول مقدم ہو اور میرا نہو لہذا تینون قسم مین سے کسی طرح مانئے پر بھی بیان بابو صاحب کا متناقض اور واہیات معلوم ہوتا ہے۔

دوسری بات یہہ کہی گئی ہے کہ اولہ وغیرہ کا کرتا سردی وغیرہ اور اوسکا کوئی اور اوسکا بھی کوئی اور غرضیکہ اخیری کرتا سب کا وہی ایشور ہے اس بیان سے بابو صاحب اگر کچھ شرم سے آشنا ہون تو بہتر ہے کہ پھر کبھی مباحثہ کا نام نہ لین کیونکہ اونکو مباحثہ کی تمیز نہین کہ خود اونکا بیان اکثر اونکے مخالف ہوتا ہے یعنی بیان مذکورہ سے بابو صاحب نے خود تسلیم کرلیا کہ بعض مرکبات اولہ وغیرہ کا کرتا ایشور جتین کے بجز کوئی سردی وغیرہ دیگر

عدالت۔ اور کیا (پرمان چند سے) ہان بابو صاحب کہیئے اسکا جواب۔ مگر مہربانی سے آپ بھی اب ذرا زبان کے گھوڑے کی باگ کھینچیے۔

حاضرین گرداب تحیر سے چونکتے ہین۔

پرمان چند (مسکراکر) جناب عالی معاملہ کی اہلیت تو بولنے سے ہی کھلتی ہے یون اگر حضور کہین تو مین خاموش ہی ہو رہون ورنہ حقیقت یہہ ہے کہ مین نے نہایت ہی اختصار سے کام لیا ہے۔ اگر یہہ نہوتا تو قریباً ایک دفتر اسی مباحثہ کے لیے درکار ہوتا۔

عدالت (ہنسکر) بابو صاحب خفا ہوجیے جسقدر آپکا دل چاہے کہیے۔

پرمان چند۔ حضور کیا کہیے یہہ مقدمہ ہی ایسا ہے فریق ثانی نے تو دو اعتراض و ٹھائے اور چپ ہو رہے اب اونکی تردید اور اپنے سوالات قایم کرنا اور خود ہی اونکی ترمیم تنسیخ کرکے اثبات جتلانا غرضکہ بہر حال ایک دیرینہ خیال ناقص کے جمے ہوے نقش مخالفان کے صفحۂ دل سے صاف کرنا کچھ سہل بات نہین ہے۔

عدالت۔ بیشک۔

پرمان چند۔ اور سچ پوچھیے تو اس تمامی طول کی بنیاد بھی بابو صاحب کی نافہمی ہے ورنہ ایسے ایسے اعتراضات کے جوابات کیا میرے بیان متذکرہ سے برآمد نہین ہوتے مگر سے کر صرف بابو صاحب کے سمجھانے کے لیئے ہی کہنا پڑتا ہے۔

عدالت (ہنسکر) اچھا اچھا کہیے۔

پرمان چند۔ حضور اول یہہ تمیز کرنا چاہیے کہ روشنی کس مین آیا کرتا ہے غور فرمائیے کہ جو چیز پوشیدہ ہو وہ روشن ہوسکتی ہین آسکتا ہے اور جو چیز بتمکیش آنکھون کے سامنے موجود اور بظاہر ترتیب بستہ ہو اوسمین روشنی ہرگز نہین آسکتا اگر آتا بھی ہو تو بھی

مفرد ہے وہ مرکب نہین ہوتی اور جو مرکب ہے وہ مفرد نہین پس ایشور کا مرکب ہونا غلط ہے۔
پھر جس حالت مین کہ ایشور مفرد مان لیا جاوے تو پھر بھی اوسکا کوئی کرتا تجویز کرنا صریح غلطی اور کوتاہ فہمی ہی۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مجردات سب اولی ہوتے ہین یعنی مجردات سے ہی مرکبات کی ترکیب شروع کیجاتی ہے۔

دوسری بات یہہ ہی کہ اولہ وغیرہ کا کرتا سردی وغیرہ اور سردی وغیرہ کا کرتا گردش دوران وغیرہ اور اونکا کرتا وہی ایشور علے ہذالقیاس ثابت ہی کہ جملہ مرکبات کا کرتا ضرور ہوتا ہے پس اولہ وغیرہ کا بلا کرتا کے ہونا بھی غلط ہوا پھر یہہ جو کہا گیا ہے کہ کاریہ کی ترقی و تنزل سے ایشور کارن مین بھی ترقی و تنزل ہونا چاہیے یہہ بیشک ٹھیک ہوتا اگر ہم ایشور کو ہر کاریہ کا اُپا دان کارن (علت مادی) کہتے مگر ہم ایشور کو نمت کارن بتلاتے مین پس اوسمین ترقی و تنزل نہین ہوتا کیونکہ کاریہ کی ترقی و تنزل سے بیشک اُپادان کارن (مادہ) مین تو تلون آتا ہے مگر نمت کارن مین ہرگز نہین آتا جیسا کہ پارچہ وغیرہ کے کاریہ سوت وغیرہ اوپادان کارن تو ضرور جلتے مین مگر جولاہہ وغیرہ نمت کارن نہین جلا کرتے ایسا ہی ایشور کے نمت کارن (کرتا) ہونے مین بھی کوئی ہرج کسیطرح کا نہین۔

سویم یہہ ہی کہ اگر گھٹ کی کرتا کمھار کی روح نہوتی تو مردہ اجسام کے ہاتھ بھی گھٹ بنا سکتے الا یہہ غیر ممکن ہی پس غیر مجسم کا کرتا ہونا بھی رد نہین ہوا۔

بس میرے نزدیک یہی تمام تقریر کا لب لباب ہی باقی طول فضول ہے۔ اور ہان ایک یہہ اور دریافت کرنا ہے کہ جگت کی رچنا ایسی ہی کہ اوسکو دیکھکر بلا لحاظ کسی اعتقاد طرفین کے معاً یہہ خیال ہوتا ہے یا نہین کہ یہہ کسیکی بنائی ہوئی ہے پس اصلیت یہہ ہے کہ جگت کا کرتا ایشور ضرور ہے۔

ایشور سے غیر متعلق معلوم ہوتے ہین - اور اونکے اس قول کے بیشک ہم بھی موافق ہین ہی اور کچھ اعتراض نہین کہ جیسا کہ اونکا بیان لاارد ہے ویسا ہی اونکا وید شریف بھی لاارد ہوگا چنانچہ یہہ پہلے بھی عرض کرچکا ہون مگر پھر بابو صاحب کی تکرار کی وجہ سے کہنا پڑتا ہے -

پس اب حضور غور فرماوین کہ بابو صاحب کے تمام الفاظ کی تردید قرار واقعی ہوچکی یا نہین یون اپنی زبان سے کون کہتا ہی کہ مین جھوٹا ہون اور مختصر تو یہہ ہے کہ اگر تعصب سنگھ کا اصرار نہوتا تو شاید بابو صاحب خود بھی اقرار کرلیتے -

بعض دور اندیش حاضرین - اوہو بیشک اس دنیا کا کوئی کرتا ہرگز نہین -

بعض کوتہ اندیش شائقین - صاحب یہہ تو ہم ہرگز نہ کہینگے کہ دنیا کا کرتا نہین یون ہم یہ جواب خواہ آوے یا نہ آوے - مگر ہان بابو برہان چند صاحب کی تقاریر مین کچھ کلام نہین قابل تحسین و آفرین ہے -

بعض حاضرین دوسرون سے - ارے میان آؤ بھی یہہ تو دنیا کے جھگڑے چلے ہی جاتے ہین کبھی ختم نہین ہوتے -

بعض دیگر حاضرین (جواب مین) بھائی واہ مزا آرہا ہے ہم تو ابھی نہ جائینگے چلو تم ہم آتے ہین -

پرمانا بھاس (کھڑا ہوکر خجالت آمیز لہجہ سے) حضور بابو صاحب سچے اور ہم جھوٹے - اصل یہہ ہی کہ ہمسے آپکی برابر زبان زوری ہرگز نہین ہوسکتی لیکن پھر بھی چند اعتراضات اور سوالات مختصر عرض کرتا ہون -

اول دیکھئے بابو صاحب کی زبردستی کہ ہر ایک اشیاء کو مفرد بھی بتلاتے ہین اور مرکب بھی اسمین یہہ اعتراض ہی کہ دو برودھ دھرم یعنی مخالف خواص ایک چیز مین نہین رہ سکتے یعنی جو شی

مشہور عام ہی الا تاہم اون کا توصل ہرگز نہین ہوسکتا اور نہ کوئی اونکو جبراً علیحدہ کرتا ہے
اور یہہ بھی واضح ہے کہ رات یعنی جسکی وجہ سے وہ علیحدہ ہوتے ہین وہ ایک غیر ذیروح چیز ہے
نہ اونکے علیحدہ کرنیکا ارادہ رکھتی ہی مگر خودبخود ایک خاصیت ذاتی سے وہ علیحدہ ہو جاتے
ہین پس اسطرح جیو کو اپنا دکھہ و نقصان خود گوارا نہو لیکن کسی نمت سے مجبوراً گوارا اور اختیار
کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ثقیل چیز کہانے کے بعد پیٹ مین درد ہو جاتا ہے۔

اب یہان شاید حضور کے یا بابو صاحب کے دل مین یہہ اعتراض ہو کہ اونکی علیحدگی کا باعث
بھی ایشور ہی ہے خودبخود اپنی تکلیف کو کوئی گوارا نہین کرتا (عدالت کا میز پر انگلی مار کر
اعتراض نہ اکو دل مین ظاہر کرنا) لیکن یہہ اعتراض غلط ہے۔ اور اگرچہ اسکی غلطی ثابت کرنے
مین مشاہدہ کے خلاف ہونا ہی کافی ہے لیکن پھر بھی ہم ایک اور دلیل بتلاتے ہین کہ اگر ایشور
اسکا باعث ہوتا تو اسکو یہہ کیا ضرورت تھی کہ رات کو ہی اونکو علیحدہ کیا کرتا کیا وہ دن مین سزا
دینے کو توانا نہین جیسا کہ سرکار انگلشیہ کسی مجرم کو دن مین رہا اور رات کو قید نہین کرتی بلکہ
برابر شب و روز قید رکھتی ہی۔ پس اس انتظام مین پرمیشور کا دخل بتلانا اوس بیچارہ پر ناحق تہام لگانا ہے
علاوہ یہین سانکو تفرقہ اور دن مین توصل یا کسیکو کسیوقت کچھہ بھی سزا جزا دینا وغیرہ جسقدر کہ
دنیا کے وقوعہ مین اون سب مین تغیر و تبدل و ترقی و تنزل ہوتا رہتا ہی وہ سب کارن کے اوپر منحصر
ہے یعنی کارن مین تغیر و تبدل ہو تو کاج مین بھی ترقی و تنزل وغیرہ ہوتا ہے ورنہ نہین ہوتا مگر
چونکہ ایشور (کارن) مین ایسا تغیر و تبدل ہرگز نہین مانا گیا لہذا ایا تو تفرقہ و توصل یا قرضہ
دلوانے و نہ دلواتے وغیرہ وقوعہ مین بھی تغیر نہوگا اور یا ایشور غیر متلون اصل ایک سروپ انکا
کارن نہوگا۔ مگر دنیاوی وقوعات مین تو تغیر و تبدل عیان ہی ہی۔ پس لامحالہ یہی ثابت ہوتا
ہے کہ ایشور غیر متغیر ہرگز اونکا کارن نہین لہذا اس دلیل سے بھی قرضہ دلوانا وغیرہ روانہ حرکات

اور ایشور کے مرکب ہونیکی مخالف دلایل پہلے رد کر ہی چکا ہون لہذا کوئی دلیل باقی نرہی ایشور کے صنعت نہ ہونے مین۔

پس ہنوز بابو صاحب کو بحث کرنیکا طریقہ نہین آیا لہذا ظاہر ہے کہ جو بات واگذاشت ہوتی ہی وہ صرف نادانی یا فریب ہے اور بعد مین جو ظاہر کیجاتی ہے وہ جیون تیون تاکید اور ہنسائی ہے۔

پھر قرضہ دلوانے وغیرہ کے لیے علیحدہ دلیل کی اس غرض سے ضرورت ہے کہ یہہ کوئی لازمی امر نہین کہ جو جگت کا صانع ہو وہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا بھی منتظم ہو اگر قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم نہو تو بادشاہ کیا ہے چنانچہ یہہ پہلے ظاہر ہی کر دیا گیا تھا۔ خیر۔

اب اوس دلیل کی تردید پر جو اعتراض ہی اوسپر غور فرمائیے کہ وہ کیا بیہودہ ہے یعنی آپ فرماتے ہین کہ موہن دھول کا جو درشٹانت ہی وہ ایک فرضی بات ہی یعنی موہن دھول کچھ چیز نہین۔ عدالت پر واضح ہے کہ یہہ ایک جہالت کی بات ہی کیونکہ موہن دھول وغیرہ جادو مشہور عام ہین اور جو مشہور عام ہوتے ہین وہ کسیوقت اور کسی مقام مین ضرور موجود ہوتے ہین غلط نہین ہوتے گو کمیاب ہون۔ جیسے جواہرات جو مشہور ہین وہ کسیوقت اور کسی مقام مین ضرور موجود ہین۔ چنانچہ جادو کے زور سے سانپ کے پکڑنیوالے یا اوسکے زہر رفع کرنیوالے وغیرہ اکثر آنکھون سے دیکھنے مین آتے ہین۔ ایک منتر زرد و سرخ زنبور (بھڑ و تتیا) کے زہر کو جھاڑنے کا ہمارے شاگرد رشید اس چلکانوی کو یاد ہے بارہا آزمایا تیر بہدف پایا جسکو اعتبار نہو ہم اب تجربہ کرا سکتے ہین۔ علاوہ اسکے فرض کرو کہ موہن دھول وغیرہ آپکی نگاہ مین کچھ نہون مگر اوسکو چھوڑکر اور بھی ہزارہا تمثیل ہم بیان کرسکتے ہین چنانچہ دیکھو چکوا چکوی کی تمثیل نہایت ہی موزون اور لا اعتراض ہی یعنی رات کے سمت سے چکوی کو چکوے سے لامحالہ علیحدہ ہونا پڑتا ہے باوصفیکہ دونون باہم نہایت شوق ملنے کا رکھتے ہین کہ اونکی بیقراری

آپ فرماتے ہین کہ تمام صنعتون کا شروع صانع وہی ایشور ہی - یہہ کہنا محض کج فہمی نہین
تو اور کیا ہے - پس اسکی مخالفت کرنا بلاشک حق مین داخل ہی لہذا عین صواب اور فرض ہے -

پھر اول یہہ تسلیم ہو ہی چکا ہے کہ اب روزانہ حرکات خود بخود واقع ہوتی ہین لیکن اب کہتے ہین کہ
"یہہ سہوا کہا گیا تھا کیونکہ قرضہ دلانا وغیرہ جو اعمال کی سزا جزا ہین وہ ایشور کے تعلق ہی ہین -
لہذا اسکی نسبت بھی مباحثہ ختم نہین ہو سکتا" یہہ بڑی نادانی کی بات ہی کیونکہ کیا معلوم ہے کہ
اگر یہی قول ہو گا کہتے ہون اور آیندہ پھر اوسیکو تسلیم کرنا پڑے ورنہ یون تو تمام مباحثہ کو اسی عذر
سے (کہ سہوا کہا گیا تھا) رد کر کے پھر از سر نو مباحثہ کر سکتے ہین اور پھر اوسکو بھی اوسی عذر سے
چھوڑ کر پھر اور مباحثہ علی ہذا القیاس - غرضیکہ نتیجہ یہہ ہوا کہ جبکہ ایک مرتبہ کوئی امر تسلیم ہو گیا پھر
اوسکی نسبت مباحثہ ختم ہو جاتا ہے ورنہ پھر اگر اوسپر بحث کیجاے تو سلسلہ ختم کبھی نہوگا پس
اگرچہ بحث ذیل مذکورہ مباحثہ اس بارہ مین ختم ہو گیا لیکن ہم چونکہ ہر طرح حق رسانی پر آمادہ ہین اور
ہر ایک اشتباہ کے رفع کرنیکا ہمارا ارادہ ہی لہذا ہم پھر بھی اوسپر بحث کرنیکو حاضر ہین - جو بابو
صاحب نے دلایل پیش کی ہین اونکی تردید کرینگے -

پھر بابو صاحب نے یہہ جو فرمایا ہے کہ "یہہ کہنا کہ شروع مین ایشور کا صانع ہونا ہستہ ہی خبط الحواسی
کی بات ہے جبتک ہماری دلایل رد نہ کیجائین" اب چونکہ وہ دلایل بھی تمام و کمال رد ہو گئین لہذا
میرے نزدیک جو انکو خبط الحواسی کی باتین بتلاوے وہ خود باہوش و حواس ہو کر اپنے ہی دل مین انصاف
کرے کہ کسکی باتین خبط الحواسی کی ہین -

اور اب وہ معززنی بھی عدالت پر بخوبی واضح ہو گئی ہو گی کہ جسکی بابو صاحب کی راے مین
تردید نہین ہو سکتی اور جو ہر امر کو پایہ اثبات کو پہونچاتی ہی پس اب بھی بابو صاحب کا کیا منہ ہی جو عذر کرنیکا
اور نہ ہنوز اجسام وغیرہ کا بلا صانع کے ہونا رد کیا گیا پس افسوس کہ اتنے پر بھی بابو صاحب منفعل نہین ہوتے

یعنی مشاہدے کے خلاف اور غلط ہے اور اگر اسیکا نام غیر جسمی ہے تو بتلاؤ کہ کسطرح اشیور بھی کسکے جسم مین حلول کرکے صنعت کرتا ہے۔ پس ابتدائی اور ثانی تو کیا اشیور کسی بھی قسم کا کرتا ثابت نہین ہوسکتا۔

اور جب اشیور کا صانع ہونا غلط ہوا تو محیط کل کا صانع ہونا بھی ثابت نہوا کیونکہ اسی پر استدلال کیا گیا تھا۔

اب دیکھئے کہ اسی سمجھنے کی استعداد پر شیخت بگھاری جاتی ہے اور ہم پر طنز کیا جاتا ہے کہ "ہمچو ما دیگرے نیست" پس یہ مثل وہی ہوئی کہ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" یعنی خود اپنے الفاظ سے اپنی جہالت ظاہر فرماتے ہین اور دوسرون کو جاہل بتلاتے ہین۔

پھر و بیچارہ دوش بھی رد نہین ہوا کیونکہ کمہار کی امور تیک روح گھٹ وغیرہ کی کرتا تو کیا ثابت ہوتی بلکہ کسیکی بھی کرتا ثابت نہوئی دیکھو بیان کمترین مذکورہ سابق کو۔

اور جبکہ کسی ہشیار کا کرتا اشیور ثابت نہوا تو اولہ وغیرہ کا بلا کرتا کے ہونا لا اعتراض ہوگیا اسی لئے مین نے کہا تھا کہ اسکی جو مخالفت کیجاتی ہے وہ بوجہ ناواقفیت قانون مباحثہ کے ہے چنانچہ اب اوسکی تصدیق ہوگئی اور کوئی شک نرہا۔

اور جبکہ اولہ وغیرہ کا بھی کسیکو کرتا بتلایا جاتا ہے تو یہ مشاہدہ کے خلاف ہے ہی۔

اور حاضرین کے دلون مین اکثر اسلئے شکوک ضرور رہتے ہین کہ ہر شخص علم مباحثہ کی کامل استعداد نہین رکھتا لہذا جبکہ مخالف کی جانب سے ناقص دلیلین ظاہر کیجاتی ہین تو متوسط عقل کے آدمی ضرور مشتبہ حالت مین ہوجاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ معلوم کون حق پر ہے۔ پس بعض تو حق کی طرف رجوع ہوتے ہین اور بعض غیر حق کی طرف بھی۔

اب عدالت انصاف سے غور فرماوے کہ ہماری کونسی دلیل کی تردید کیگئی ہے کہ جسکے زعم سے

ہزاروں فایدے متصور تھے۔

اب آگے چلکر میرے اوپر بابو صاحب نے دھوکھادہی کا الزام لگایا ہے اوسکی بھی حقیقت اور کمترین کی عادات حضور انور پر روشن ہین یہہ مین یقیناً کہتا ہون کہ بابو صاحب ایسے ایسے الزام بجہہ عداوتاً قایم نہین کرتے بلکہ درحقیقت وجہ اسکی یہہ ہی کہ جبتک اپنی کم علمی اور کوتہ اندیشی آپکو معلوم نہین ہوتی تب تک دوسرے کے اوپر ہزاروں طرحکے شک پیدا ہوا کرتے ہین اور جبکہ معاملہ کی اصلیت تک رسائی ہوجاتی ہی تو پھر خود اوسکو شرمندہ اور نادم ہونا پڑتا ہے اسلیئے اوسکی شکایت ادھرسے کچھہ نہین کیجاتی۔

لیکن غور کیجئے آپ کہتے ہین کہ گھٹ کا کرتا کمھار کے ہاتھون کو بتلایا یہہ دھوکھا دیا ہی۔ عدالت کو معلوم ہوگا کہ یہہ دھوکھا ہے یا کسیکی نادانی اور نافہمی ہے۔ بلکہ گھٹ کا کرتا اوھنون نے بھی خود کمھار کے جسم کو تسلیم کیا ہے پھر کہتے ہین کہ دھوکھا کیونکر رہا۔

لیکن بابو صاحب دوران بحث مین ایسے سرگردان اور پریشان ہوتے ہین کہ کبھی کچھہ کہتے ہین اور کبھی کچھہ فرماتے ہین متعلق اور غیر متعلق یا مناسب اور نامناسب وغیرہ کا کچھہ بھی خیال نہین چنانچہ اب اونھون نے کمھار کے ہاتھون کی حرکت وغیرہ کی بحث پیش کی ہے لہذا اب مجھکو اوسکے بھی چھلکے اوکھاڑنے پڑے۔

حضور پر واضح ہی کہ بحث صرف یہہ ہی کہ آموتیک یعنی غیر جسم بھی کرتا ہوتا ہے یا نہین۔ نہ یہہ کہ روح کرتا ہوتی ہی۔ پس بغرض اسکے کہ کمھار کی روح ہی ہاتھون کی کرتا ہے یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ روح بحالت مجسمی کرتا ہے یا غیر مجسمی۔ اگر بحالت مجسمی بتلادین تب تو قانون کی دفعہ ۳ حرف ج کے موافق ہندہ سادھیہ دوش اوسپر عاید ہی یعنی یہہ ثابت ہی ہے۔ ہم خود ہی کہتے ہین کہ مجسم کرتا ہوتا ہے۔ اور اگر کہین کہ غیر مجسمی کی حالت مین کرتا ہے تو یہہ پرتگیش برودہ

اگر بابو صاحب کی طرح کوئی زمانہ کا اصل نام بھی انوستھا دوش کے خوف سے قایم کرے تو کیسی کوتاہ عقلی کی بات ہی کیونکہ زمانہ کی قدامت مین کلام نہین ہو سکتا پس نتیجہ یہہ ہوا کہ جیسا کہ باوصف انوستھا دوشن کے زمانہ کو اناد مانا جاتا ہے ایسا ہی پیدایش انسان کا سلسلہ بھی اناد ہے خلاصہ یہہ ہوا کہ اناد ہستیا مین انوستھا وغیرہ دوشن تجویز کرنا بیجا ہے۔ کمال افسوس اور تعجب ہے کہ اس انومان سے کہ ہر اولاد اپنے والدین سے پیدا ہوتی ہے جو جگت کا سلسلہ اناد یعنی قدیمی ثابت ہوتا ہے اُسکو تو غلط بتلایا جاتا ہے۔ اور ایشور کرتا جو کسی قانون سے ثابت نہین اوسکو زبردستی منانا چاہتے ہین

پھر یہہ جو کہا ہے کہ ایشور منفرد اور سادھارن کرتا ہے اسلئے اُسکا کوئی کرتا نہین ہم کہتے ہین کہ جگت بھی اسادھارن کارج ہی اسلئے اسکا بھی کوئی کرتا نہین۔ اور منفرد ہونا ایشور کا غلط بتلایا ہی گیا پس ایشور کا کرتا بھی ضرور ماننا چاہئے یا جگت کا بھی کرتا نہ مانو۔

پھر یہہ بیان ہمارا قانون انومان اور پرتیکش گیان وغیرہ کے ذریعہ سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ انومان کا پریوگ (نقرہ) عرض کیا جاتا ہے۔ کسی انسان کی پیدایش بلا مجامعت والدین کے ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ہر انسانی جسم اونکے نطفہ اور خون حیض سے حمل مین ہی بنتا ہے جیسا کہ ہُما شُما وغیرہ کی تولید۔ پس اب بھی اگر کوئی بلا دلیل اسکی مخالفت کرے تو محض باولا ہے۔ سخت حیرت کی بات ہی کہ شروع مخلوقات مین تو ہزارون آدمی یکلخت ایشور ہر مرتبہ بلا والدین کے سنجوگ کے پیدا کرتا ہے اور اب ایک آدمی بھی کہین اور کبھی اُس خدائی طریقہ سے پیدا نہین ہوتا کاشکے اگر ایشور ہمسے صلاح لیتا تو ہم غایت درجہ کم از کم ہر سال دو چار آدمی کو تو ضرور اُس طریقہ سے پیدا کرنے کا مشورہ دیتے بلکہ فرض جتلاتے جس سے اُسکی خدائی مین بھی کسیکو کسی طرح کا شک نہ ہوسکتا اور اوسکی صانع گری کا بہترین ثبوت ہوتا اور دو چار روح بھی حمل کی تکالیف اور غلاظت وغیرہ سے محفوظ رہکر خدا کی اور ہماری جان کو دعا دیا کرتین وغیرہ وغیرہ

ہوتے ہین اگر یہہ کہنا اونکا ٹھیک ہے تو پھر ہمکو اور کیا چاہیے مثل ہے کہ اندھے کو
کیا چاہیے دو نین یہی تو ہمارا مطلب ہے - مگر بابو صاحب جو انوستھا دوش کے خوف
سے کہتے ہین کہ اونکا مطلب نہین نکلتا یہہ اونکی غلط فہمی ہے کیونکہ جو واقعہ بظاہر
پر بیت ستہ ہے یعنی عقل مصلحت سنج اور حواس سلیم کے موافق ہو اسمین اگر کسی دوش کا
احتمال ہو تو بھی دوش نہین سمجھنا چاہیے مثال اسکی پہلے عرض کر چکا ہون ہان جو واقعہ
ثابت نہو سکتا ہو تو سمجھو کہ اسمین کوئی دوش ہے مگر جبکہ صریح کوئی چیز موجود ہو اوسمین
دوشن تجویز کرنیوالا وہی کہلاتا ہے مثل ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے - ورنہ جیسا کہ بابو
صاحب کے موکل یعنی مدعا علیہم کا خیال ہے کہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے یعنی میعاد معین کے
بعد پرلے ہوتی ہے اور پھر سرشٹی ہوتی ہے اسیطرح سلسلہ قدیم ہے اگر یہی ٹھیک مطلب مانا جاوے
تو اسمین بھی انوستھا دوشن کیون نہین آویگا اور بابو صاحب پرمانو جیو وغیرہ کو اناد
کیونکر ثابت کر سکینگے - درحقیقت بات یہہ ہے کہ جو اشیاء قدیم یعنی اناد ہین اونکی انادتا
یعنی قدامت کے علم تک اپنی رسائی نہین اسلیئے اونمین انوستھا دوشن یعنی دور تسلسل کا
احتمال ہوتا ہے مگر نہین بلکہ جیسا کہ پرمانو روح وغیرہ اناد اشیا ہین یہہ خیال مناسب نہین
کہ یہہ کہان سے آگئے اور کون انکو لایا وغیرہ (اسی دوشن کے خوف سے بابو زباندراز خان
کے موکل کہتے ہین کہ پہلے سوائے خالق مطلق کے اور کچھ نہ تھا) ایسا ہی سلسلہ اناد مین بھی
ایسا تصور اور احتمال زیبا نہین کہ اسمین انوستھا آتی ہے -

ایک تمثیل اور عرض کرتا ہون کہ جو بالکل مشابہ ہے وہ یہہ ہے کہ مثلاً کال یعنی زمانہ کا
اثبات بھی اسیطرح ممکن ہی کہ زمانہ حال سے پہلے اور زمانہ تھا اور اوس سے پہلے اور علیٰ ہذا القیاس
جہانتک ہم مین بچار کرنیکی طاقت ہے بچارینگے مگر آخر مین مجبوراً کہنا پڑیگا کہ زمانہ اناد ہے

تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ خاصیت اور دربیہ کا ابھید ہے یعنی خاصیت صفت اور دربیہ موصوف ہے اور صفت موصوف لازم ملزوم ہوتے ہین لہذا شروع مین اگر خاصیت نہ تھی تو دربیہ بھی نتھے اور اگر نہین تھے تو بابو صاحب کے دعوے کے خلاف مولوی اگیان فان سبہا کا جواب عارض ہوتا ہے پس اس بحث کو چھوڑ کر اوسپر مباحثہ کرنا لازم ہے چنانچہ آیندہ کیا جاویگا مگر اب بابو صاحب کو بھی برعکس اپنے جواب کے اُسپر ہی استدلال کرنا چاہیے چونکہ وہ نہین کرتے بلکہ اُسکو غلط بتلاتے ہین لہذا یہہ بھی صحیح نہوا کہ شروع مین خاصہ ہی پیدا کیا گیا تھا پس نتیجہ وہی ہوا کہ شروع مخلوقات مین بھی صانع کا اثبات نہین ہوسکتا۔

قطع نظر اسکے بابو صاحب ایکٹ انومان کے ذریعہ سے جملہ مرکبات کو ایک جنس اور کرتا کے کیے ہوے ثابت کرتے ہین اور ہم بذریعہ قانون پرتیکش کے دکھلاتا ہون کہ بعض مرکبات کرتا کے کیے ہوے اور بعض بلا کرتا کے خود بخود واقع ہوتے ہین ایک جنس کے ہرگز نہین۔ عدالت پر واضح ہے کہ کوئی انومان جو قانون پرتیکش کے مخالف ہو خواہ وہ لااعتراض بھی ہو ہرگز صحیح نہین ہوتا کیونکہ قانون پرتیکش انومان سے مقدم اور بلوان ہوتا ہے جیسا کہ کوئی انومان کرے کہ آگ سرد ہے کیونکہ منجلہ اربع عناصر کے ایک عنصر ہے۔ اور ہم اُسکو پرتیکش چھوکر دکھلادین کہ آگ سرد نہین بلکہ گرم ہے تو لامحالہ وہ انومان اُسکا غلط سمجھا جاویگا تو بس بابو صاحب کے ایسے انومان کی تو پرتیکش کے مقابلہ کیا اصل ہے کہ جسپر سینکڑون اعتراض غالب ہین بہرحال قانون پرتیکش کہتا ہی کہ ایشور کسی مرکبات کا صانع نہین۔

پھر بابو صاحب کہتے ہین کہ یہہ کہنا ہمارا صحیح ہے کہ ہر ایک اولاد کے والدین ضرور

تمثیل ہی عارض ہوتی ہے اور قانون انومان کے نقرہ مین ہی کارآمد ہوتی ہے نہ کہ قانون پرتکش مین علے ہذالقیاس جبکہ مقناطیس کے مقابل سوئی کی حرکات کا کرتا کوئی پرتکش نہین اور مدعا علیہم کے معتبر گواہ کو بھی یہہ قبول ہے تو دفعہ ہذا سے اسکی تردید نہین ہوتی۔

(بعض حاضرین حیرت سے دلمین کہتے ہین "اوہو دیکھو کیا کیا نئی نئی باتین معلوم ہوتی ہین اور تمام لیرو مین چیرس دیکر اپنا دلی سرور ظاہر کرتے ہین)

اسپر بابو صاحب اغلباً یہی کہینگے کہ ان اشیا کا کرتا یعنی ایشور جو ثابت کیا جاتا ہے وہ قانون پرتکش سے دیکھنے کے قابل ہی نہین لیکن یہہ بھی غلط ہے کیونکہ مین پہلے ہی مدلل بیان کر چکا ہون کہ مجسم اشیا کا کرتا مجسم یعنی پرتکش دیکھنے کے قابل ہی ہوتا ہے لہذا چونکہ جگت مجسم ہے پس اسکا کرتا بھی اگر کوئی ہوتا تو ضرور مجسم ہی ہوتا۔ جسکا کوئی جواب معقول ہنوز نہین دیا گیا اور نہ دیا جا سکتا ہے۔

پھر بابو صاحب کا یہہ کہنا صریح جھوٹ ہے کہ ہمنے جملہ مرکبات کو ایک جنس کے ثابت کئے ہین کیونکہ اونھون نے تسلیم کیا ہے کہ بعض مرکبات کا اب صانع ہوتا ہے۔ اور بعض بلا صانع کے ہی ہوتے ہین پس ایک جنس کے کیونکر ہو سکتے ہین۔

باقی یہہ جو کہتے ہین کہ شروع مین سب کا کرتا تھا یہہ صرف کہنے کی بات ہے ورنہ اسکی اصلیت کوئی نہین چنانچہ ابھی اسکے بارہ مین مین نے عرض کیا ہے کہ شروع کرتا کا کوئی ثبوت نہین لیکن اسکو بھی چھوڑکر اسی بارہ مین اس مرتبہ اور سوال کرتا ہون کہ شروع مین ایشور نے تمام مرکبات کی صنعت کر دی تھی یا اونمین مرکب ہو جانیکا خاصہ پیدا کر دیا تھا اگر کہو کہ صنعت کر دی تھی تو یہہ محض نادرست ہے کیونکہ بہ بہہ روز بروز لکھو کہا نئی صنعتین پیدا ہوتی ہین۔ اور اگر کہو کہ ہر ایک اشیا مین خاصیت پیدا کی گئی تھی

کہ اب یہہ خود بخود واقع ہوتے ہین پھر ویچار کیونکر نہوا - خلاصہ یہہ ہے کہ جبکہ اب بعض مرکبات
کا خود بخود مرکب ہوتا تسلیم ہے تو بابو صاحب دل کھولکے بتلا دین کہ پھر کس اعتبار اور
حجت پر ایشور کو شروع مخلوقات مین کرتا سمجھتے ہین یہہ خیال تب ہی تک پیدا ہو سکتا تھا
کہ جبتک یہہ سمجھتے تھے کہ بلا صانع کے کبھی کوئی مرکب نہین ہوتا پس ویچار دوش ہرگز
رد نہین ہوا - علاوہ اسکے وید کے مضمون اور حروف سے بھی ویچار آتا ہے کیونکہ ویدکا اپنے
گایتری وغیرہ چھندیا اونکار وغیرہ حروف سے مرکب ہونا بدیہی ہے مگر اوسکو بابو صاحب نے
بھی صنعت نہین مانا بلکہ کہتے ہین کہ وید قدیم ہے - پس جبکہ وید وغیرہ باوصف مرکب ہونیکے
صنعت نہوے تو ویچار دوش برابر آیا - پھر اولاد ابدان یا مقناطیس وغیرہ کی نظایر پر
جو قانون انومان کی دفعہ حرف الف عارض تبلائی وہ ہرگز نہین ہوسکتی بابو صاحب کا
خیال غلطی پر ہے کیونکہ ادھر سے اُنکو تمثیلاً پیش کرنیکی غرض ہرگز نہین بلکہ بات یہہ ہے کہ اونکو بذریعہ
ایکٹ انومان کے کرتا کی سدھی کرتے ہین اور ہم اونھین کو بذریعہ قانون پرتیکش کے اُسکے
خلاف بلا کرتا کے در پیشتہ کال وغیرہ کے سنجوگ سے خود بخود پیدا ہوتے بھی دکھلاتے ہین
جیسا کہ دمثل مقدمہ ہاتھ مین اوٹھا کر) کوئی شخص انومان سے کہتا ہو کہ مثل تتوارتھ چند
کے مقدمہ کی نہین ہے کیونکہ تتوارتھ چند کبھی کوئی مقدمہ دایر نہین کرتا - اور ہم اوسکو
پرتیکش دکھلا دین کہ یہہ مثل تتوارتھ چند کے مقدمہ ہی کی ہے پڑھکر دیکھ لو اور تتوارتھ چند مقدمہ
کی پیروی کرتا ہوا سبکے سامنے موجود ہے - پس اگرچہ مثل مذکور معرض بحث مین ہے لیکن
جبکہ وہ قانون پرتیکش کے ذریعہ سے تتوارتھ چند کی ثابت ہوتی ہے اور مخالف بھی اُسکو
قبول کرتا ہو تو مثل مذکور کو تمثیلاً پیش کرنیکی ہمکو کیا ضرورت ہے نہ قانون پرتیکش مین تمثیل
کی ضرورت ہوتی ہے پس دفعہ ۶ قانون انومان کی محض غیر متعلق ہے کیونکہ دفعہ کو باعتبا

باتی ہین اور جب ایک ہوجاتی ہین تب تمثیل ہونے کی تمثیل مذکورہ سابق کے مرکب نہین
بلکہ مفرد ہی ہوجاتی ہے پس سب ہی اشیا مفرد اور سب ہی مرکب ہوسکتی ہین لہذا ایشور
کو بھی اس دلیل سے بری کرنا محض جہالت ہے۔

حاصل اس تمام گفتگو کا یہہ ہے کہ اگر مرکبات کا صنعت ہونا ضروری ہے تب تو ایشور بھی (جو نکہ
مرکب ہے) صنعت ہوا اور اگر ایشور باوصف مرکب ہونیکے بھی صنعت نہین تو دیگر جملہ
مرکبات بھی صنعت نہونگے۔

اب مین ایک سوال اور کرتا ہون کہ مرکبات صنعت کیون تبلائے جاتے ہین۔ در جواب
اسکے اگر کہین کہ اونکے اجزا جمع کرنیوالا کوئی ضرور ہوتا ہے اسلیے۔ تو مرکبات دلیل نرہے بلکہ
خود مدلول ہوگئے یعنی جیسا کہ اجسام وغیرہ کا صانع ثابت کیا جاتا ہے ایسا ہی مرکبات کے
جمع کرنیوالے کا اثبات بھی ضرور کسی دلیل سے کرنا چاہیے نہ یہہ کہ خود مرکبات کو ہی دلیل مین
پیش کرنا۔ مگر مرکبات کے اجزا کے جامع کے اثبات مین کوئی دلیل پیدا نہین۔ لہذا اب جگت
کے صانع کا وجود ہنوز کسی دلیل سے ثابت نہین ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

قطع نظر اسکے اگر فرض بھی کرین کہ ایشور مفرد ہی ہے تو بھی کوئی ضرور نہین کہ وہ بلا کرتا کے ہو
لہذا اُسکا بھی کرتا کیون نہ مانا جاوے۔

اچھا۔ ا آگے اولا اور اجسام وغیرہ مرکبات سے جو ہمنے دیکھا دوش دیا تھا وہ بھی رد
نہین ہوا۔ کیونکہ یہان تک تو تسلیم ہی ہے کہ اب اونکا کرتا اور صانع کوئی نہین صرف اسقدر
کے اوپر بحث ہے کہ کبھی اونکا کرتا کوئی تھا۔ یہہ محض ابتدھ ہے اور کسی طرح سے ثابت نہین
ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اسکے اثبات مین صرف یہی دلیل تھی اور اسی وجہ سے کرتا کا خیال پیدا
ہوتا تھا کہ جملہ مرکبات کا صانع ہوتا ہے اب اسی دلیل کو مان لیا غلط یعنی مشاہدہ کہتا ہی

اور مرکب ثابت کرنے کے لیئے اوسے کسی کا ترکیب دیا ہوا یعنی صنعت ثابت کرنا لازمی رہا۔ پس ایسے اثبات پر علاوہ ابتدہ دوش عارض ہوچکے ازر تیر آشرے دوش بھی آتا ہے لہذا آپکا دعوٰی بدستور غیر ثابت ہی رہا۔

یعنی خلاصہ یہہ ہے کہ اگر تم یہہ کہتے ہو کہ ایشور کا ترکیب دینے والا کوئی نہین اسلئے وہ صنعت نہین تو ہم کہتے ہین کہ سورج چاند و زمین وغیرہ کا بھی ترکیب دینے والا کوئی نہین پس وہ بھی صنعت نہین ہو سکتے اب جس دلیل سے سورج و چاند وغیرہ کا صانع ثابت کرنا چاہتے ہو اُسی سے ایشور کا صانع ہونا بھی ضرور ماننا پڑیگا۔

حاصل کلام اس تمام بیان کا پھر مختصر عرض کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ جو دو یا چند چیزین باہم ایک حلقہ مین اجتماع ہوتی ہین وہ خواہ علیحدہ علیحدہ ہون یا ایک میک ہوجاوین مگر مرکب کہلاتی ہین پس ہر ایک چیز اپنے دربیہ کشیتر کال یا گن پر یاے کا مجموعہ ہے لہذا کتھنجت مرکب ہین۔ اس بنیاد سے ایشور بھی اپنے دربیہ کشیتر کال یا گن پر یلے سے مرکب قرار پایا۔ پس اب اگر کوئی کہے کہ جو مرکب ہوتا ہے وہ صنعت ہوتا ہے تو لا محالہ اُسکو ماننا پڑیگا کہ ایشور بھی صنعت ہے۔ اُسکو اور شرح کرتا ہون کہ اگر بابو صاحب اب بھی کہین کہ جو ملکر ایک میک ہو جاوین وہی مرکب ہوتے ہین۔ ایشور سے تو دربیہ کشیتر کال وغیرہ علیحدہ علیحدہ ہین لہذا وہ مرکب نہین۔ تو مین اُن سے دریافت کرتا ہون کہ گھڑے کی تمثیل جو اونھون نے اپنے بیان مین پیش کی ہے اُسکے پُرزے ہی علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین لہذا وہ بھی مرکب نہوگی اور جب مرکب نہوگی تو بقول اونکے صنعت بھی نہوگی پس بہتر ہے کہ اپنی پیش کردہ تمثیل سے ہی وہ خود جھوٹے ہو گئے۔ مطلب یہہ ہے کہ ایک قسم کی چند چیزین بھی جبتک مجموعہ ہوکر چند ہی رہتی ہین تب تک ہی مرکب نام

اجتماع ہے لہٰذا وہ بھی مرکب اور اسلئے صنعت ہوا - اور ایشور کا پردیشون کا مجمع ہونا
اسِدّھ بھی نہین کیونکہ اوسکو آپ نے سرب بیاپک یعنی محیط کل مثل آکاش کے مانا ہے
اسقدر طویل ایک پردیش یعنی پرمانو[۱] ہرگز نہین ہوسکتا ورنہ آکاش بھی ایک پردیشی
قرار پاوے اور اوس سے مختلف مقامون مین مختلف شبد وغیرہ جیسا کہ مخالف مانتے
ہین ہرگز نہین پیدا ہونگے ایسا ماننے مین اور بھی بہت دوش آتے ہین -

لیکن ہان اسکے علاوہ اب آپ یہہ کہینگے کہ ایشور فی الحقیقت ایک دیشی تو نہین بلکہ ایک
قسم کے لاتعداد پردیشون یا پرمانوون کا مجموعہ تو ہو لیکن مرکب نہین کیونکہ مرکب وہ ہوتا
ہے جسکے اجزا کسی زمانہ مین علیحدہ علیحدہ ہون اور پھر کسی نے اونکو ترکیب دیا ہو اور ایسا
مرکب بھی صنعت ہوتا ہے - مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسا ماننے سے جگت کے صنعت
ہونے مین جو مرکب ہونا دلیل بیان کی تھی وہ کچھ بھی نہین رہتی یعنی مرکب صنعت کے معنے ایک
ہوگئے اور انمین کوئی دلیل و مدلول نہ رہا یا دوسرے الفاظ مین یون کہیئے کہ ایک کا ثبوت
دوسرے کا تابع رہا یعنی جگت کو صنعت ثابت کرنیکے لئے تو اوسکا مرکب ہونا ضروری ہے

جسمین ایک پدگل پرمانو ناقابل تقسیم شدہ مادّی جسے فلسفیان ہند نے اتنا چھوٹا مانا ہے کہ کئی سنکھ
کے اجتماع کو بھی ہماری نگاہ مین لانیکے لئے شاید ہی کوئی تیز سے تیز خوردبین قابل ہوسکے) سملاوے

[۱] اگرچہ پرمانو کے لفظ کا اطلاق عموماً اشیاء مادّی کے ذرات پر ہی ہوتا ہے یعنی عموماً
پرمانو سے مراد پدگل پرمانو ہوتی ہے تاہم چونکہ اس لفظ کے معنی جزو لاتجزی کے ہین اسلئے
بلحاظ معنی یہہ لفظ اشیاء مادّی یا غیر مادّی ہر دو کے اجزاء لاتجزی کے لئے
لایا جاسکتا ہے -

تو معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے اعتراضات کی کچھ بھی اصلیت نہین کیونکہ اول تو اسمین یہہ سوال ہے
کہ دو مختلف دربیون کے سنجوگ کا نام بھی مرکب ہے یا نہین۔ اگر ہے تب تو اعتراض کی
کچھ ضرورت ہی نہین یعنی ایشور کا مرکب ہونا ثابت ہوگیا کہ دربیہ شیتر کال وغیرہ کا سنجوگ
ایشور سے ہمیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر برعکس اسکے یہہ کہین کہ مختلف دربیون کے اجتماع کو
مرکب نہین کہتے تو اسی حجت سے روح اور جسم کے سنجوگ کو بھی (کہ دونون مختلف دربیہ
ہین) مرکب نہ سمجھنا چاہئے اور جب مرکب نہوے تو بقول آپکے صنعت بھی نہوے تو بس
نتیجہ یہہ ہوا کہ یا تو خدا کو بھی مرکب مانو اور صنعت یا جیو اور جسم کو بھی مرکب نہ مانو اور نہ صنعت مانی
اچھا اب دوسرا سوال اسمین یہہ ہے کہ ایک ہی دربیہ کی چند حالتین باہم میل کرتی ہین تو
وہ مرکب ہوتی ہین یا نہین۔ اگر کہین کہ ہوتی ہین تب تو یہہ بات مشاہدہ کے خلاف ہے
اور جھوٹ ہے کیونکہ بالی اور کڑا وغیرہ سے ملکر بنے ہوے سونے کو کوئی مرکب نہین کہتا
اور اگر کہو کہ ایک جنس کے دربیہ کی حالتون کے اجتماع سے مرکب نہین ہوتا تو بس کوئی
بھی مرکب نہوا بس اسی دلیل سے اجسام وغیرہ کو بھی کہ ایک قسم کے پدگل پرمانوؤن
(ذرات مادّی) کا مجموعہ ہے مرکب نہ سمجھنا چاہئے۔

علاوہ اسکے اس تمام جھگڑے کو چھوڑکر اگر یہہ فرض بھی کرلین کہ ایک دربیہ کی چند حالتون
کے اجتماع سے بھی مرکب ہوتا ہے (کسی نظر سے یہہ ٹھیک بھی ہوسکتا ہے) تو اول تو بسبب
مذکورہ صدر جسم و روح چونکہ دو مختلف دربیہ جمع ہین ایک دربیہ کی چند حالتون کا مجموعہ نہین
لہذا وہ مرکب نہونیسے صنعت قرار نہ پاوینگے اور دویم ایشور بھی چونکہ ایک ہی دربیہ کے لاتعداد پردیشون[1] کا

---

[1] پردیش چیز کے چھوٹے سے چھوٹے ایک جزو کا نام ہے۔ یا یون کہئے کہ اُسقدر جگہہ یا مقام کا نام ہے

ہوسکتا ہے چنانچہ ایسا ہی ایشور کے بارے مین بیان کیا گیا ہے یعنی ایشور کو ہم ایشور سے ہی
مرکب نہین بتلاتے بلکہ دربتیہ کشیتر وغیرہ چند اشیا سے مرکب بتلاتے ہین بس یہان تک تو
لااعتراض ہے۔ اب رہی یہہ بات کہ جو چند چیزین ملکر ایک ہو جاوین اسکو مرکب کہتے ہین
یہہ غلط ہے کیونکہ کوئی چیز کسی دوسرے دربتیہ مین ملکر اپنے دربیہ گن سبھاؤ کو نہین چھوڑتی
اگر چھوڑ دیتی تو اسکا ناش ہوجاتا مگر ناش کسی دربیہ کا نہین ہوسکتا۔ تو نتیجہ اس گفتگو کا
یہہ ہوا کہ کوئی دربیہ کسی دربیہ سے ملکر ایک بیک نہین ہوتا بلکہ سب اپنے اپنے دربیہ گن
سبھاوین قایم رہتے ہین۔ ہان یہہ بات ضرور ہے کہ چند چیزون کے ملنے سے ہی مرکب نام
ہوتا ہے چنانچہ اوپر عرض کر چکا ہون۔

اب اسمین ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ دو مختلف دربیہ کا سنجوگ تو بلاشک ایسا ہی
ہوتا ہے۔ لیکن جب ایک ہی دربیہ کی چند شکلین باہم میل کرتی ہین تو اونکے ایک بیک
ہوجانے مین کیا شک ہے جیسا کہ ایک سونے کی بالی اور کڑا انگوٹھی وغیرہ ملکر سب ایک
ہوجاتے ہین۔ ایسے اعتراض وہ کرتے ہین جنکو اپنے اقوال کی خبر اور تمیز نہین۔

پرمانا بھاس (درمیان مین) کیون یہہ اعتراض تو واجبات سے ہے۔ یون کہئے
کیا ہوتا ہے اسکی تردید کیجئے۔

پرمان چند (ملایمی سے) ذرا ٹھیرئیے بابو صاحب سنتے جائیے دیکھئے تردید ہوتی ہے
یا نہین درمیان مین بولنے کا آپکو کوئی حق نہین۔

پرمانا بھاس۔ بیشک درمیان مین دخل دینے کا قاعدہ تو نہین لیکن کیا فایدہ
پھر طول کلامی ہوتی۔ اسلئے مین نے ابھی جواب دریافت کر لیا ہے۔

پرمان چند۔ آپ ذرا سنتے جائیے۔ مین خود ہی جواب عرض کرتا ہون۔ اگر ذرا توجہ کیجئے

پیش کین مگر طرفہ فشانی سے اونکے خلاف ایک بھی لایق دلیل نہ ظاہر کیگئی اور کیون کیجا وے کہ راست راست ہی ہوتا ہے اور جھوٹ جھوٹ - اور دلیل مخالف تو نہ ظاہر کیگئی - نہ کیجا گر افسوس کہ وہ انکو سمجھے بھی نہین قطعی - پس میری وہ حالت ہوئی بقول شخصے کہ دویا مورکھ کو پوتھی دئی باچن کو گن گاتھ * جیسے نرل آرسی دئی اندھ کے ہاتھ * اور زیادہ تاسف یہہ ہے کہ تاہم میرا بیان متناقض بتلایا جاتا ہے اور دل مین بہت خوش ہوتے ہین - کسی بزرگ کے بقول کہ بلی کے دودھ پی جانے کا تو اسقدر رنج نہین مگر وہ جو پھر دُم ہلاتی ہے وہ زیادہ ناگوار ہے -

اور غضب یہہ ہے کہ مین نے کیسی سیدھی سیدھی باتون مین عدالت کو سمجھایا مگر تاہم وکیل مخالف نے ایسے ایسے دھوکے دیے پیچ ڈالے کہ یقین ہے کہ ہنوز بعض امرین کے شکوک رفع نہین ہوے ہونگے کسی شاعر تجربہ کار نے اسی کے مصداق کیا اچھا کہا ہے

قطعہ پھول لایا نہ سرو پھل لایا * راستی مین تو کچھ نہ دیکھی بات

جھوٹ لکھا ہے شیخ سعدی نے * راستی موجب رضائے خداست

اس لیے اس مرتبہ شہسوار عدالت ذرا غور کے گھوڑے کو نظر انصاف کے کوڑے سے میدان بیان مین دوڑا دے تو امید کامل کیجاتی ہے کہ پھر منزل مقصود حق داتی تک عنقریب رسائی ہوگی اور شاہد حق رسانی کی فوراً جلوہ نمائی -

جنابعالی صفات کے اختلاف کا مباحثہ تو اب ختم ہو ہی گیا ہے عدالت خود اسپر لحاظ فرماوے - اب صرف قانونی مباحثہ کی بیدہ دری قابل غور ہے - اول اعتراض ایشور کے مرکب ہونے پر ہے لہذا پیشتر اوسیکی حقیقت حضور پر روشن کرتا ہون -

یہہ حضور کو معلوم ہی ہے اور مخالف کو بھی تسلیم ہے کہ مرکب دو یا زیادہ چیزون سے ہی

جناباً اس طرف سے جو کوئی امر واگذاشت کیا جاتا ہے وہ صرف طول کلامی کے خوف سے
ہوتا ہے ورنہ یہہ نہ سمجھیے کہ ہم اُس سے ناواقف ہین یا کوئی دلیل ہی نہین رکھتے۔
علیٰ ہذا القیاس قرضہ دلوانے اور منتظم وغیرہ کے لیے علیحدہ دلیل اسلئے ظاہر نہین کیگئی تھی
کہ جبکہ بابو صاحب مخلوقات کا صانع ایشور کو مان جائینگے تو قرضہ دلوانے کا منتظم کیون
نہین مانینگے مگر جبکہ آنھون نے علیحدہ دلیل چاہی تو ادھر سے علیحدہ بھی پیش کیگئی۔
اِسکے ہم مقبل ہی ہین کہ یہہ جیسے سہواً ظاہر کیا گیا تھا کہ اب جملہ حرکات خود بخود واقعہ ہوتے
ہین چنانچہ ایکمرتبہ یہہ ظاہر کردیا گیا ہے کہ قرضہ دلوانا وغیرہ اُسکے بس اختیار مین ہے
اب اس دلیل پر جو اعتراض ہے اُسکی حقیقت دیکھیے کہ یہہ تو بابو صاحب کو بھی تسلیم ہے
کہ اپنا نقصان اور تکلیف کوئی خود گوارا نہین کرتا مگر پھر کہتے ہین کہ کسیوجہ سے گوارا بھی
کرتا ہے۔ یہہ غلط ہے کیونکہ موہن دھول کی جو نظیر بیان کی ہے وہ ایک فرضی بات ہے
جیسا کہ آکاش کے پھول ورنہ اسکا کہین بھی وجود نہین یہہ سب مکار لوگون کے ڈھکوسلے
ہین پس ہماری دلیل ہرگز وبھاری نہین۔
اور واقعی جیسا ہمارا بیان لاردّ ہے ویسے ہی وید شریف بھی لاردّ ہین۔ پس بابو صاحب نے
اپنی دانست مین ہمارے بیان کی تردید اگرچہ کی ہو مگر درحقیقت کسی لفظ کی بھی تردید اُنسے
نہین ہوئی اور نہوگی۔ افسوس کہ ہم کہان تک اونکے ہمراہ مغززنی کرین گے بقول انکے
کہ "جھوٹے کے آگے سچا رو دیتا ہے" یہہ درست ہے۔
تعصب سنگہ وغیرہ (خوش ہوکر) واہ بابوجی واہ۔
پرمان چند (طیش کھاکر) حضور یہہ دیکھیے کہ مین اول ہی گزارش کرچکا تھا کہ مین
کہان تک ایسی کوتہ اندیشیون کی تردید کرونگا۔ کمترین نے کیسی کیسی روشن دلیلین

خلاف کیونکر بتلایا جاتا ہے اور حاضرین کو اس بیان مین کیا شک پیدا ہوسکتا ہے۔
پھر جبکہ جو جو اعتراض کیے جاتے ہین اُن سب کی تردید اس طرف سے بلا تامل ہوجاتی ہے
تو ہم یہہ کیونکر نہ کہین کہ تمام صنعتون کا شروع صانع وہی ایشور ہے تاہم ہٹ دھرمی سے
اُسکی مخالفت کیجاتی ہے۔
پھر یہہ بات ہماری طرف سے ضرور ثابت کیگئی تھی کہ اب روزانہ حرکات خود بخود واقع ہوتے
ہین الا قرضہ دیوانا وغیرہ جو اعمال کی سزا جزا ہین وہ اب بھی ایشور نے اپنے تعلق رکھی
ہین ورنہ کسیکو کیا معلوم ہے کہ اسکے مقدر مین کیا ہے پس اسکی نسبت بھی ہنوز مباحثہ ختم
نہین ہوسکتا۔
اور یہہ جو کہا جاتا ہے کہ شروع مین صانع ہونا ایشور کا اسدھ ہے کمال خبط الحواسی کی
بات ہے کیونکہ پھر کہتا ہون کہ بہت دلایل اس بارہ مین ظاہر ہوچکین چنانچہ ابھی پھر
از سرِ نو مین نے اسکو ثابت کیا ہے جبتک وہ تمام دلایل ردّ نہون کیونکر اسدھ بتلایا
جاتا ہے۔
زیادہ مغززنی سے البتہ کوئی امر پایہ اثبات کو نہین پہونچتا مگر ہان ایسی مغززنی ہے
کہ جسکی تردید نہو جیسا کہ بیان کمترین کا۔ اسلیئے ہمارا طنز کرنا بھی جایز ہے کیونکہ جب
دلایل مذکورہ ابدان و اجسام وغیرہ کا بلا صانع کے ہونا رد کردیا گیا ہے اب شرم
کرنی چاہیے ہمکو یا بابو صاحب کو۔
پھر ایشور کے صنعت ہونے مین یہہ دلیل جو بتلائی ہے کہ وہ مرکب ہے یہہ غلط ہے۔
دلیل اسکی شروع مین ظاہر کرچکا ہون بس ایک وہی دلیل کافی ہے ایشور کے صنعت
نہونے مین۔ بابو صاحب سے دریافت کیجیے کہ اب تو بحث کا خاتمہ ہوگیا یا اب بھی اور کچھ کمی ہے؟

جو بابو صاحب اپنا مطلب نکالتے ہین وہ غلط ہے کیونکہ اسی دلیل سے کرتا ثابت ہوتا ہے۔
غور کرو کہ جبکہ ہر اولاد کے والدین یعنی اُسکے کرتا ثابت ہوے تو اخیر مین ایسا کرتا ضرور تصور
کرنا چاہیے کہ جسکا کرتا نہو ورنہ انوستھا دوش (تسلسل) آویگا پس جو ایسا کرتا ہے اُسیکو
ہم ثابت کرتے ہین لہذا یہہ دلیل ہمارے ہرگز مخالف نہین ہوسکتی۔ اور اگر کہین کہ اس آخری
کرتا ایشر کا بھی کرتا کوئی ضرور ہونا چاہیے سو نہین کیونکہ وہ اسادھارن کرتا ہے اور مفرد ہے
جو مرکب ہوتے ہین یا سادھارن کرتا ہین اونھین کا کرتا ہوتا ہے۔ پھر بابو صاحب نے اس
امر مین کہ کمہار کے مجسم ہاتھ گھٹ کے کرتا ہین حضور کو کیسا دھوکا دیا ہے اور آپ کو تسکین
ظاہر کیا ہے لیکن ہمکو اطمینان ہے حضور کی زندہ دلی پر ورنہ بابو صاحب کا وتیرہ ہی یہ
ہے جاے غور ہے کہ کمہار کے ہاتھ تو گھٹ کے کرتا بیشک ہین مگر اُن ہاتھون کی حرکت کا
کرتا بجز روح کے کون ہے پس اسی نظیر سے تمامی مرکبات کا صانع ایشور ثابت اولاً غرض
ہے۔ درمیانی کرتا خواہ کوئی اور کسیقدر ہون مثلاً درخت کا مالی اور مالی کا کوئی اور اور اُسکا
کوئی اور مگر آخری اور لاثانی کرتا سبکا ایک ایشور ہی ہوسکتا ہے۔ پھر جب ایشور کرتا
ثابت ہوگیا تو وہ محیط ہی ہے لہذا محیط کُل کا صانع کُل ہونا بھی روشن ہے۔
اب عدالت غور فرماے کہ سمجھنے کی استعداد کسکو نہین ورنہ یون تو ہر کوئی کہتا ہے کہ
ہمچو ما دیگرے نیست۔
اور جبکہ امور تیک کمہار کی روح مور تیک گھٹ کی یا ہاتھون کی حرکت کی کرتا تسلیم ہے
تو ویبھچار دوش بھی رد ہوگیا۔
اور جبکہ جملہ اشیا کا کرتا ثابت کردیا گیا تو اولہ وغیرہ کا کرتا کے بدون نہونا بخوبی ثابت
ہوگیا اب قانون مباحثہ سے ناواقفی کی اسمین کونسی بات ہے۔ اور نہ معلوم کہ یہہ مشاہدے

ایشور نے ہر ایک اشیار کی حرکات اور صفات مقرر کر دی ہین اوسیکے موافق وہ ہمیشہ کاربند ہوتی ہین پس ایشور ہی اُنکا بھی کرتا ہوا جیسا کہ گھڑی کے پُرزے حالانکہ خود بخود چلتے ہین لیکن گھڑی ساز نے چونکہ شروع مین اُنکا چلنا مقرر کیا ہے لہذا وہی اُنکا کرتا ہے پس اس دلیل سے جبکہ ہر اک مرکبات کا کرتا ثابت ہوتا ہے تو وید بلا ترکیب آسکتا ہے۔ ہرگز نہین۔

علاوہ اسکے اولاد ابدان یا مقناطیس وغیرہ کی تمثیل سے جو یہہ خیال کیا جاوے کہ کوئی صانع نہین تو محض غلط ہے کیونکہ اگرچہ یہہ بظاہر خود بخود ہوتے ہوے معلوم ہوتے ہین مگر در اصل پرمیشور ہی اُنکا بھی صانع ہے کیونکہ یہہ بخوبی مسلمہ عام ہے کہ کوئی انتظام بلا منتظم کے اور کوئی مرکب بلا ترکیب دینے والے کے نہین ہوتا پس اس فقرہ مین یہہ اولاد وغیرہ سب یکش یعنی معرض بحث مین آگئے پھر انکو تمثیل مین پیش کرنا محض خلاف قاعدہ ہے اور قانون انومان کی دفعہ ۶ حرف الف اسپر عارض ہے یعنی سادھیہ سم دوش اسمین آتا ہے۔ ہان اگر بابو صاحب کو کوئی تمثیل ایسی یاد ہو کہ جو معرض بحث مین نہو تو بیان کرین۔

حاضرین تعریف کرتے اور داد دیتے ہین۔

پھر بابو صاحب نے جو یہہ فرمایا کہ قانون انومان کے ذریعہ سے صرف وہی ثابت ہو سکتے ہین جو ایک جنس کے ہون بیشک یہہ درست ہے مگر اہی دلیل مذکورہ بالا سے ہمنے ثابت کیا ہے کہ جملہ مرکبات ایک جنس یعنی کسی صانع کے صنعت کیے ہوے ہین پس اُس سے صنعت ہونا سبکا ثابت ہی ہے پھر اسکی مخالفت کیون کیجاتی ہے۔

پھر یہہ بیان بھی ہمارا صحیح ہے کہ ہر ایک بچہ کے والدین ضرور ہوتے ہین مگر اس سے

یا کثرت مجامعت کرتا ہے تو کبھی آلۂ تناسل یا سوزاک و آتشک وضعف دماغ وغیرہ امراض
کی نرم و سخت سب قسم کی تکالیف کو خود ہی مجبوراً گوارا کرتا ہے۔ لہذا دلیل مذکورہ
و بیچاری ہے۔ ابدہا وید شریف وہ بھی بقول اُنکے جیسا او نکا بیان لارڈ ہے
ویسا ہی وہ بھی لارد ہے۔

پس اور کوئی فقرہ تمثیل مین اول سے آخر تک باقی نہین کہ جسکی تردید نہین کیگئی لیکن
پھر بھی یہی کہے جاتا کہ ہماری تردید نہین ہوئی نہ ہوسکتی ہے۔ ایک عجیب تعصب سنگھ
صاحب کی مہربانی اور اس مثل کے مصداق ہے کہ جھوٹے کے آگے سچّا رو دیتا ہے۔

حاضرین دریائے حیرت مین غوطہ کھاتے ہین۔

بابو پرمانا بھاس (پریشان ہوکر) حضور صفات کے اختلاف کے مباحثے سے
بیشک بابو صاحب تنگ نہونگے ہم ہی تنگ سہی کیونکہ ہمکو اسقدر زبان زوری نہین آتی
اور اگرچہ قانونی مباحثہ بھی بہت کچھ ہو چکا مگر اسکی تردید کرنی ضرور ہے لہذا گزارش ہے
کہ اول بابو صاحب کی یہی زبان زوری دیکھئے کہ دھینگا تانی سے پرمیشر کو بھی مرکب بنائے
دیتے ہین مگر قانون انوماں کی دفعہ ۵ کا حرف الف اسپہ عارض ہے یعنی اسِدھ اور غیر ثابت
ہے کیونکہ مرکب وہ ہوتا ہے کہ جو دو یا زیادہ چیزین ملکر ایک ہو جاوین۔ مثلاً پرمانوؤن کے
اجتماع سے اجسام۔ مگر ایشور چونکہ دربیہ کشیتر کال وغیرہ سے ایک میک نہین ہوتا بلکہ
دربیہ کشیتر کال وغیرہ علیحدہ ہین اور پرمیشر علیحدہ لہذا اُن سے ایشور کا مرکب ہونا اسدھ
یعنی غیر ثابت ہے۔

پھر اولیا ابدان کے بڑھنے وغیرہ کی تمثیل سے جو دیجھار بتلاتے ہین وہ بھی نہین کیونکہ ہم
اولیا وغیرہ تمام مرکبات کو صنعت ثابت کرتے ہین یعنی ہم کہتے ہین کہ شروع مخلوقات مین

کہ بابو صاحب اسقدر طنز کی باتین کہتے ہین لیکن کچھہ شرم نہین کرتے۔
پھر صرف اسقدر کہنے سے کہ ایشور صنعت نہین ہو سکتا کچھہ مطلب حاصل نہین ہوتا
نہ یہہ بحث کا طریقہ ہے۔ جبتک کہ کوئی دلیل نہ ظاہر کیجاوے تب تک ایشور کے
مرکب ہونے سے وجہہ کیوں نہین مانا جاویگا۔
پس چونکہ ہماری کسی دلیل کی تردید ہنوز نہین ہوئی لہذا یہہ کہنا کہ باصفات ایشور صانع
ہے آگ مین باغ بتلانا ہے۔
اور قرضہ دلوانے کا منتظم بھی بلا دلیل کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ یہہ ضروری بات نہین
کہ دنیا کا ناظم (اگر کوئی ہو تو) قرضہ دلوانے وغیرہ کا جھگڑا بھی اپنے ذمہ رکھے۔ چنانچہ
یہہ بیان خود آنکے سوچن بادھت ہے یعنی ابھی بابو صاحب نے فرمایا ہے کہ ایشور
شروع مخلوقات مین صانع ہوتا ہے روزمرہ کی حرکات کا صانع نہین اور اوسکی
نسبت دلیل جو ظاہر فرمائی ہے اُس سے اور بھی جہالت واضح ہوتی ہے کیونکہ خود
ہی قرضہ دلوانے وغیرہ حرکات روزانہ کے انتظام سے انکار کرنا بلکہ صرف شروع مخلوقات
کا صانع سمجھنا اور خود ہی قرضہ دلوانے وغیرہ روزمرہ کی حرکات مین بھی دلایل پیش کرنا
محض کوتاہ اندیشی ہے۔ اب عدالت پر ظاہر ہوا ہوگا کہ کوتہ اندیش کون ہے کہ یہہ بھی
بچار نہین کیا جاتا کہ اب مین نے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہون۔ پھر اس دلیل سے یہہ
ثابت بھی نہین ہو سکتا کیونکہ اگرچہ یہہ بات صحیح ہے کہ کوئی جیو اپنے لئے سزا و دکھہ یا نقصان
گوارا نہین کر سکتا مگر کسی وجہ سے مجبور اگر نا بھی پڑتا ہے مثلاً موہن دھول یا شراب وغیرہ
کے نشہ سے جیو باولا ہو جاتا ہے حالانکہ کسیکو یہہ گوارا نہین۔ یا جب کوئی شخص
نادانی و کم فہمی سے جلق و اغلام متواتر کرتا رہتا یا زن مریضہ یا حائضہ سے مباشرت

وستوسروپ ہی ایسا ہے کیا وہ ایک طرح بیان کرکے نار استگوئی کے زمرہ مین
آجاوین - پس اونکے مستند ہونے مین کیا کلام ہے - اگر بابو صاحب ایکٹ مباحثہ سے
واقف ہوتے تو ہرگز ایسی باتین نکرتے کہ جسمین فضول ہین اور عدالت کی تضیع اوقات
ہو اور حاضرین کو اشتباہ اور شک کا ضماد گھیرے - پھر جبکہ ایشور کبھی بھی کسیکا کرتا
ثابت نہوا تو یہہ کہنا کہ شروع مین تمام صنعتین ایشور کی ہوئی ہین اب اونکی صرف
نقل کیجاتی ہے بہت ہی کم عقلی کی بات ہے خواہ کسقدر خوشی سے کہی جاے - ایسے
بیان کو بھی اگر ہم اسِدّھ نہ بتلادین تو ہماری وکالت ہی کس لئے ہو فضول ہو -
پھر اسقدر تو بابو صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اب روزانہ حرکت خودبخود ہی ہر ایک اشیاء
کی واقع ہوتی ہین کیونکہ ایشور نے بعد مخلوقات کی پیدائش کے ہر ایک اشیاء کے کام
مقرر کردیے چنانچہ اوسی کے موافق تمام اشیاء کاربند ہوتی ہین - اگرچہ اس بیان سے
روزانہ حرکات سزا جزا اور قرضہ دلوانا وغیرہ ہماری متنازعہ حرکات ایشور سے متعلق
نہین رہے پس مباحثہ ختم ہوگیا - مگر چونکہ یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شروع مخلوقات مین
ایشور نے تمام حرکات مقرر کردی ہین اسلئے اسکی تردید کرنا بھی مین مصلحت سمجھتا ہون
اور وہ اسیقدر کافی ہوگی کہ یہہ بیان بھی منونا اسِدّھ ہے کسی دلیل سے ثابت نہین
کیا گیا - اور یہہ جو کہا گیا ہے کہ اسقدر مغززنی صرف اسی کے اثبات کی غرض سے کیگئی
صحیح ہے لیکن یہہ کچھ ضروری بات نہین کہ جس بات کے لئے مغززنی کیجاوے وہ
ثابت ہی ہوجاوے ورنہ پھر میرا بیان ہی سِدّھ کیون نسمجھا جاوے ؟ کیونکہ غالباً
مین نے زیادہ مغززنی کی ہوگی - پھر ہمارا بیان بالا یعنی ابدان و اجسام سورج و چاند
وغیرہ کا صنعت نہونا جیسا کہ دہوا حضور پر روشن ہی ہے - کہان تک افسوس کیا جاوے

کمہار کی روح گھٹ کی کرتا ہے - افسوس بابو صاحب کو تو شرم نہ آئی صریح دروغگوئی پر لیکن حضور فصاحت دل سے غور فرماوین کہ کمہار کی روح نے گھٹ مین کیا کیا - لامحالہ آپکو یہی کہنا پڑیگا کہ کچھ نہین البتہ گھٹ کمہار کے ہاتھون کا کیا ہوا ہے جو مجسم ہین - لہذا اب بابو صاحب دریافت فرمائیے کہ بادھت دوشن میرے بیان پر آیا یا کہ اونکا بیان پر تنکش بادھت ہے - اسیطرح محیط کو بھی جو آپ کرتا بتلاتے ہین وہ بھی نادانی ہے کیونکہ ہمارا اعتراض محیط کل سے ہے اور آپ تمثیل دیتے ہین اُسکی کہ جو صرف اپنے کام مین محیط ہے مگر اس سے ہمکو انکار نہین - واقعی جو کرتا ہوتا ہے وہ اپنے کام مین محیط ہوتا ہی ہے نہ کہ محیط کل - پس بابو صاحب کو چاہئے کہ بیشتر بیان کی ماہیت سمجھنے کی طاقت پیدا کرین بعد مین مباحثہ کرنیکا نام لین - پھر کمہار کی روح کو جو مورتیک گھٹ کا کرتا بتلا کر ویبھچار دوش دیا تھا چونکہ مین نے دکھلا دیا کہ روح کرتا نہین لہذا ویبھچار دوش بھی غلط ہوگیا یعنی ہمارا یہہ پر یوگ لا اعتراض رہا کہ مورتیک کا کرتا مورتیک ہی ہوتا ہے -

پھر ایک یہہ بڑی زبردستی کی بات ہے کہ بابو صاحب مشاہدہ کے خلاف بھی ثابت کرنیکو آمادہ ہین یعنی کہتے ہین کہ زید کے والدین اگرچہ پوشیدہ ہون مگر اونکے ہونے مین کچھ شک نہین ایسا ہی اولہ وغیرہ کے کرتا مین بھی کچھ شبہ نہین - افسوس ہے کہ اسقدر نہین سمجھتے کہ زید کے والدین کے بارہ مین تو اول یہہ ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی انسان بلا والدین نہین ہوتا اسلئے اُسکے والدین کے ہونے مین شک نہین مگر اولہ وغیرہ کے کرتا مین تو ہنوز یہہ ثابت نہین ہوا کہ یہہ بلا کرتا کے نہین ہوتے پس اونکے کرتا کو اُس تمثیل سے کیونکر فرض کرلیوین - ہمارے قانون آگم یا بیان لالہ کنھیت چند صاحب پر جو یہہ اعتراض ہے کہ ہر امر سے اقرار وانکار کیا گیا ہے - یہہ بھی نادرست ہے - کیونکہ

اب ہم اس بحث کو بھی چھوڑکر صرف بابو صاحب کی مؤید حجت پر ہی صبر کرتے ہین اور دعوی کرتے ہین کہ خود وہ ہمارے موافق ہے وہ یہہ ہے کہ بابو صاحب فرماتے ہین کہ ہر ایک بچہ کو دیکھکر یہہ خیال ضرور ہوتا ہے کہ والدین بھی ضرور ہونگے کیونکہ بلا والدین کسیکی ولادت نہین ہوتی۔ اب ہم آپہین سوال کرتے ہین کہ یہہ انومان بابو صاحب کا درست ہے یا نادرست۔ اگر درست ہے تب تو کرتا کے انومان کے مخالف ہونے سے ہمارے موافق ہی ہے یعنی جبکہ اسیطرح ہر شخص کا وجود بلا اوسکے والدین کے ہونا ناممکن ثابت ہوا تو کوئی فرد بشر بھی ایشور کا کیا ہوا نرہا پس قانون انومان بھی بابو صاحب کے مخالف ہوا۔ بڑا غضب یہہ ہے کہ قانون انومان سے تو سلسلہ پیدایش مسلسل اسیطرح ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے والدین سے پیدا ہوتا چلا آیا ہے مگر بابو صاحب اسکے خلاف نمعلوم کس قانون سے کہتے ہین کہ شروع پیدایش مین انسان بلا والدین ایشور کے پیدا کیے ہوئے تھے۔ اور اگر کہین کہ یہہ انومان ہمارا نادرست ہے تو اوسکے ذریعہ سے جو اپنے دعوے کا اثبات چاہا تھا وہ نہوگا اور اجسام وغیرہ مرکبات کا صانع کوئی ثابت نہوا۔

علاوہ اسکے یہہ انومان غلط ہو بھی نہین سکتا کیونکہ زبادھ ہے اور اسیطرح بیاپتی پائی جاتی ہے یعنی اگر والدین ہونگے تو اولاد ہوگی اور اگر نہین ہونگے تو نہین ہوگی پس یہہ انومان ہی خود کرتا کے مخالف ہے۔ اب عدالت غور فرمائے کہ فضول گوئی اور زبان ندری کون کرتا ہے اور اثبات و تردید کسکے معقول یا غیر معقول ہین۔

جملہ حاضرین شرور آمیز نگاہ سے حیرت کرتے ہین۔ اور مدعی خوش ہوتا ہے۔

اچھا اب مین نے جو سوالات قایم کیے تھے اونکی تردید پر لحاظ فرمائیے۔ اول اسپر کہ امور تبک کرتا نہین ہوتا آپ نے بادھت دوش تبلایا ہے اس سے کہ غیر مجسم ہی کرتا ہوتا ہے جیسے

اور نہ جملہ چوپایوں کے سینگ ہونا بیاپتی گیان کے موافق یعنی لازم ملزوم ہے - البتہ گاے بھینس جسقدر ہوں اونکے سینگ ثابت ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ سب اس دلیل کے اور اُن سے یہ دلیل لازم ملزوم ہے - پس اسی سے حضرت کی مُبینہ دلیل کو مشابہ کیجیے یعنی اسیطرح گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع دیکھنے سے یہہ انومان ہرگز زیبا نہیں کہ تمام مرکبات کا صانع ہوتا ہے کیونکہ تمام مرکبات گھٹ پٹ کی جنس کے نہیں بلکہ اونکے مخالف معلوم ہوتے ہیں - البتہ یہہ انومان ہوسکتا ہے کہ تمام پوشیدہ گھٹ پٹ بھی صانع کے کیئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سب ایک ذیل کے ہیں - پس امید کرتا ہوں کہ اب عدالت کو بخوبی اطمینان ہوگیا ہوگا کہ واقعی جو کرتا کی کی ہوئی ہیں اونکی نظیر سے جو کرتا کی کی ہوئی نہیں ہیں اونکا بھی کرتا فرض کرلینا خلاف قانون ہے - خلاصہ یہہ کہ اس قسم کے انومان (قیاسات) محض جہالت یعنی بیاپتی گیان کے نجاننے سے ہوتے ہیں - ورنہ زید کے چار بیٹوں کو دیکھکر ہندہ (زید کی منکوحہ) کے حمل کے بچہ کو بھی اس دلیل سے کہ زید کے نطفہ سے مذکر ہی اولاد ہوتی ہے لڑکا تصور کرنا ٹھیک ہوجاوے مگر نہیں ہوتا کیونکہ حمل والا بچہ ممکن ہے کہ لڑکی ہووے اور اسمین کوئی بادھک نہیں - غرضیکہ اور بھی ہزارہا تمثیلیں اسی قسم کی موجود ہیں - پس ایسا انومان کرنیوالا ہماری دانست میں ایسا ہے جیسا کہ آجکل کم عقل کے آدمی شروع بارش میں مینڈکوں کی کثرت کو دیکھکر خیال کرتے ہیں کہ مینڈک آسمان سے برستے ہیں ورنہ زمین پر اکیرفعہ اتنے کہاں سے آجاتے - بیوقوف یہہ خیال نہیں کرتے کہ ایسے ہی آسمان پر کہاں سے آتے ہیں چنانچہ جو چیز قدرتی پیدا ہوتی ہے اوسکو دیکھکر یہی نادان لوگ کہتے ہیں کہ اسکا کرتا ایشور ہے لیکن یہہ خیال نہیں کرتے کہ ایشور کرتا کیوں اور کیونکر ہوسکتا ہے - خیر -

وہ صنعت ہوتا ہے - عدالت کو یاد ہوگا کہ اسکی تردید احقر پہلے ہی گذارش کر چکا ہے
یعنی یہہ کہ یہہ ہیتو ویبھچاری ہے کیونکہ بادل وغیرہ مجموعہ ذرات آب وغیرہ ہونے سے
مرکب ہین اور صنعت ہین اور نیز ایشور خود جسکا صنعت نہونا تسلیم ہے بلحاظ
مجموعہ صفات ہونیکے مرکب ثابت کیا جا چکا ہے جو ہنوز لا رد ہے - اسکو بھی چھوڑکر
بچہ کے جسم کے جوانی تک بڑھنے سے بھی ویبھچار آتا ہے کیونکہ اسکا بڑھانیوالا ابھی کوئی
ثابت نہین ہو سکتا پس مرکبات صنعت ہین یہہ بہرحال مشتبہ ہے لہذا اسرو پاسدھ
دوشن کیونکر رد ہوا ہرگز نہین ہوا -
پھر دیکھی ہوئی چیز کی نظیر سے ہر ایک پوشیدہ اشیا کی خاصیت و حقیقت ثابت
نہین ہو سکتی - اسکی تردید بھی نہین ہوئی کیونکہ اسکے جواب مین بابو صاحب کہتے ہین کہ
پوشیدہ اشیا کے علم مین ہی قانون انومان کام آتا ہے یہہ کیسی نادانی کی بات ہے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے بیان کو بالکل سمجھتے ہی نہین - خیال کیجئے کہ مین کہتا ہون
کہ اس سے ہمکو انکار نہین کہ قانون انومان پوشیدہ اشیا کے ثابت کرنیکے لئے ہی
ہوتا ہے مگر اون ہی اشیا کے کہ جو دیکھی ہوئی اشیا کے ذیل مین ہون اور وہ بیاپتی
گیان سے اگر دھ یعنی ہیتو سے ابنا بھاوی ہون مثلاً کوئی شخص گائے بھینس بکری وغیرہ
سینگ والے چوپایون کو دیکھکر اور ہر ایک کے سینگ پاکر اپنی کم فہمی سے قانون انومان
کی یون درگت کرے کہ چونکہ ان گائے بھینس بکری وغیرہ مین سے ہر یک چوپایہ کے سینگ
دیکھنے مین آتے ہین اسلئے گدھے کے بھی ضرور سینگ ہوتے ہین کسواسطے کہ وہ بھی مثل
ان گائے بھینس وغیرہ کے چوپایہ ہی ہے" تو ایسے شخص کو قانون انومان کے جاننے اور بوجھنے
سمجھنے والے کیا محض نادان اور کوتاہ فہم نہ کہینگے - کیونکہ سب چوپائے ایک ذیل کے نہین

ہے کہ جبکہ ہمارا بیان جو سراسر وید کا مضمون ہے لا رد ہے تو ویدون کے لا رد ہونے
مین کیا شک ہو سکتا ہے وہ خود ہی پرمانیک قرار پاتے ہین۔
اب نہ معلوم کہ وہ کونسے لفظ ہین کہ جنکی بابو صاحب نے تردید کردی ہے فضول شیخیت
سے کیا فایدہ ہمارے نزدیک تو ہنوز کچھ تردید نہوئی اور نہ ہو سکتی ہے زبان زوری
خواہ کوئی کسیقدر کرے۔

پریت چند۔ واہ بابو جی واہ۔

حاضرین سب حیران ہوتے اور پرمان چند کی طرف چونگھتے ہین۔

پرمان چند۔ حضور بابو صاحب کے نزدیک خواہ تردید نہو لیکن جناب فیضمآب
پر روشن ہوگا کہ مین اونکے ہر ایک لفظ کی تردید کر چکا ہون۔ اُسکے خلاف اس مرتبہ
بھی جسقدر میرے بیانات کی تردید اور اپنے کے اثبات مین زبان کھولی گئی ہے وہ
سب یاوہ گوئی اور فضول بلکہ بعض خود اُنکے مُضر ہے۔ چنانچہ اُسکی حقیقت دکھلاتا
ہون۔
اول عدالت اور رحمت وغیرہ کے اختلاف وغیرہ کے مباحثہ سے نہین ہرگز تنگ اور
نہ یہہ میرے کسی لفظ سے ظاہر ہے۔ حضور پر واضح ہے کہ میری نسبت یہہ صرف تہمت
ہے بلکہ مین کسی مباحثہ سے بھی روگردان نہین ہان البتہ فضول تضیع اوقات سے مین
سخت متنفر ہون اور یہی مین نے کہا تھا مگر بابو صاحب اب چونکہ اُسمین کچھ کہہ نہین سکے
لہذا اُسکو کھیڑا بتلا کر خاموش ہوتے ہین۔ خیر اب دلایل قانونی پر بھی یقین ہے کہ
عنقریب ہی مباحثہ ختم ہوگا حضور ذرا توجہ فرماوین اُسکے جواب پر۔
اول اجسام وغیرہ کو صنعت ثابت کرنے مین یہہ دلیل بیان کی ہے کہ جو مرکب ہوتا ہے

کہتے ہین کہ یہہ کسی پرمان سے سدھ نہین افسوس کہ کیا اونکو ابتک یہہ معلوم نہین ہوا کہ یہہ اسقدر مغززنی اور کوشش صرف اسی کے ثابت کرنیکے لئے تو کیگئی اور کیجاتی ہے تو تپھر پڑین اس کہنے پر کہ اب بھی یہہ اسدھ ہے۔

پھر ابدان واجسام سورج وچاند وغیرہ کا صنعت ہونا بحسب مثنیہ بالا اسدھ ہے یہہ جو فرمایا ہے تو مین اوس حبنیہ بالا کو رد کرچکا ہون پس اونکے صنعت ہونے مین اب کیا کلام رہا۔

پھر ایشور کو صنعت بتلا کر جو دیبھچار دوش دیا ہے وہ محض نادانی ہے کیونکہ ایشور ہرگز مرکب نہین ہوسکتا لہذا صنعت بھی نہین اور نہ اوس سے انکا دعوی ثابت ہوتا ہے اور نہ بادل وادو بجلی وغیرہ سے کوئی ویبھچار آتا ہے کیونکہ ہم اونکا بھی صانع ایشور کو مانتے ہین۔ پس ہمارا پریوگ دویم (جگت کا صانع ایشور باصفات ہے) بھی بخوبی ثابت ہے کیونکہ اوسکے خلاف جو دلایل تبلائے گئے تھے اون سب کی تردید ہوچکی ہے اور کوئی دلیل اوسکے مخالف باقی نہین۔

ایک اور بات ظاہر کیگئی ہے کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کے منتظم کے اثبات مین کوئی کامل دلیل چاہیے حالانکہ میرے نزدیک اب بھی قرضہ دلوانے وغیرہ کے منتظم کا اثبات ایشور کرتا کے اثبات پر ہی منحصر ہے کیونکہ جب دنیا کا کرتا ثابت ہوا تو اگر وہ قرضہ دلوانے وغیرہ یعنی سزا جزا کا انتظام ہی نکریگا تو اوسکے کرتا ہونے سے کیا نتیجہ ہوگا پس ورعلیحدہ دلیل کی تلاش کرنا فضول ہے تیسرے بھی مین ایک لا رد دلیل اور بھی پیش کرچکا ہون پھر معلوم بابو صاحب یہہ کیون فرماتے ہین کہ کوئی کامل دلیل نہین دیگئی۔

اور رویہ تعریف کے بارہ مین اور زیادہ کیون تضیع اوقات کیجاسے صرف یہی کافی دلیل

ویبھچار دوش اسپر عارض ہے۔
اور تیسرا پر یوگ بھی بحسب نمونہ مذکورہ ویبھچاری ہے کیونکہ زید کے والدین اگرچہ پوشیدہ
ہوں مگر اونکے ہونے مین کچھ شک نہین کسیوقت اور کہین وہ ضرور موجود تھے۔ ایسا
ہی اولاد وغیرہ کا کرتا بھی ایشور ضرور ہے اور اونکے قانون آگم کی حقیقت تو ظاہر ہی
ہے کچھ کہنے کی حاجت نہین کہ ہر ایک مت سے اسمین انکار بھی ہے اور اقرار بھی۔ دیکھو بیان
لالہ تھنچیت چند صاحب کو۔
پس ہر سہ پر یوگ مذکورہ سے جو ہمارے بیان پر بادھت دوش عاید کیا تھا وہ ہرگز
نہین ہوسکتا۔ بابو صاحب بہت خوش ہوے ہونگے پریوگ مذکورہ کے اظہار سے
اور اپنے دلمین اونکو لا رد سمجھتے ہونگے کہ فرماتے ہین کہ انکی تردید اگر ہوسکے تو کیجیے۔
پھر جبکہ ہم ثابت کر چکے کہ ایشور جگت کا کرتا ہے تو خوش ہو کر یہ کیون نہ کہین کہ شروع
مین تمام صنعتین ایشور نے کین اور اب انکی نقلین کیجاتی ہین۔ پس کسی نوع سے
بادھت وغیرہ دوش ہمارے بیان پر عاید نہین۔
اب اسقدر دلایل کے اظہار کے بعد بھی اسکو اسدّھ تبلائے جانا ایک زبردستی کی
بات ہے دھینگا تانی اسیکو کہتے ہین۔
پھر سوال جو کیا ہے کہ ایشور شروع مخلوقات مین صانع تھا یا کہ اب روزانہ انواع حیوان
کا ناظم بھی وہی ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ ہر پرلے کے بعد ایشور ہر ایک قسم کی مخلوقات
کو ایک ہی قدیمی طریق سے پیدا کرتا ہے اور ہر اشیاء کے میعاد اور کام مقرر کردیتا
ہے چنانچہ اوسی کے موافق سب چیزین کاربند ہوتی ہین پھر میعاد مقررہ کے بعد پرلے
ہوتی ہے اور اسیطرح پھر صانع کامل جگت کی صنعت کرتا ہے۔ لیکن بابو صاحب

جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ جسقدر صنعتیں ہین اونکا کرتا ضرور ہوتا ہے خواہ بظاہر ہو یا پوشیدہ
پھر جبکہ ہم کسی جسم وغیرہ صنعت کو دیکھتے ہین تو ہمکو ضرور انومان ہوتا ہے کہ اسکا
بھی کرتا کوئی ضرور ہے اور وہ کرتا ایشور ہی ہو سکتا ہے پس یہہ اوداہرن (تمثیل)
بالکل مشابہ ہے لہذا اور زیادہ فضول گفتاری سے کیا نتیجہ ہے۔ اسپر اگر کوئی دوشن
بابو صاحب دیسکتے ہین تو شوق سے دیوین۔

سب حاضرین چونکتے ہین اور پریت چند کر ٹھوکتا ہے۔

آریہ چند۔ اور کیا۔ شاباش۔

پرمان چند مسکراتا ہے۔

پرماتما بھاس۔ اچھا اب آگے بادھت دوشن کے اثبات مین جو بابو صاحب نے
ہوشیاری دکھلائی ہے اور سوالات قایم کئے ہین لیجئے اونکی تردید۔
اول یہہ جو فرمایا ہے کہ غیر مجسم اور محیط کرتا نہین ہوتا اسپر قانون انومان کی دفعہ ۲
حرف ب عاید ہے یعنی یہہ پرتیکش بادھت ہے کیونکہ فی الحقیقت غیر مجسم ہی کرتا
ہوتا ہے جیسا کہ کمہار وغیرہ کی روح جو غیر مجسم یعنی اموورتیک ہے وہ گھٹ وغیرہ
مجسم یعنی موورتیک کی کرتا ہے۔ پھر محیط ہی کرتا ہوتا ہے کیونکہ ہم اول ہی کہہ چکے ہین
کہ کرتا اگر اپنے کاریہ مین بیاپک نہو تو اوسکا رچنے والا کیونکر ہو سکتا ہے مثلاً کمہار
اگر گھٹ کاریہ سے علیحدہ ہے تو گھٹ ہی نہین پیدا ہو سکتا پس یہہ بھی رد ہوگیا ہے
پھر دوسرا پریوگ بھی بسبب مذکورہ بالا خود رد ہوگیا کیونکہ ہمنے اوسکے خلاف ثابت
کیا ہے کہ انت اور موورتیک گھٹ (یعنی فانی و مجسم گھڑا) کی بھی کمہار کی انت اور اموورتیک
(غیر فانی و غیر مجسم) روح کرتا ہے پس قانون انومان کی دفعہ ۲ کے حرف ج کے موافق

چھوٹتے ہو۔

پرمانا بھاس۔ اے بھائی اور کیا ٹڑچود کبیٹرا تو ہے ہی۔

تعصب سنگھ۔ تب بھی آخر کچھ تو کہنا چاہیئے۔

پرمانا بھاس۔ بھائی اور کیا کہین خاک عدالت خود غور فرماویگی۔ ٹھیرو اب کہنے دو ورنہ مضمون کی آمد مین فرق پڑتا ہے۔

پریت چند۔ ہان کہنے دو جی۔

پرمانا بھاس (عدالت سے) ہان حضور اب لیجیئے دلایل قانونی۔ کیونکہ جب اصل مباحثہ ہمارے موافق ہو جاویگا تو یہہ فروعات تو خود بخود ہی طے ہو جاوینگے۔ اچھا اول یہہ جو کہا گیا ہے کہ یہہ ثابت نہین کہ اجسام سورج و چاند وغیرہ صنعت ہین لہذا سروپا رچہ دوشن عارض ہے۔ یہہ غلط ہے کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہین کہ جو مرکبات ہین وہ سب صنعت ہین لہذا یہہ دوشن ہرگز عاید نہین ہو سکتا۔ پھر یہہ جو بیان کیا کہ جو کرتا کی کی ہوئی ہین اونکی نظیر سے جنکا کرتا نہین اونکا کرتا فرض کر لینا خلاف قانون ہے۔ یہہ بھی نادرست ہے۔ کیونکہ حضور ذرا غور فرماوین کہ اگر ایسا نہو تو قانون انومان ہی بالکل رد ہو جاتا ہے۔ یعنی قانون انومان کی ضرورت ہی کسی ظاہر اشیاء کے دیکھنے سے پوشیدہ کے ثابت کرنے مین ہوتی ہے جیسا کہ اب ہم دیکھتے ہین کہ جسقدر بچے ہین اونکی والدین ضرور ہوتے ہین اور بلا والدین کے بچہ نہین ہو سکتا خواہ وہ پوشیدہ ہون یا ظاہر تو پھر کسی خاص بچہ کو دیکھکر یہہ انومان ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اسکے والدین بھی ضرور ہونگے خواہ وہ ہمکو نظر نہ آوین۔ لیکن بابو صاحب کے بقول یہہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ اگر وہ ہمکو نظر نہین آتے تو کبھی بھی نہونگے اسطرح

وہ کہتے ہیں کہ اُسکے ایک ایک لفظ مین ہزار ہزار معنی ہین پس نتیجہ یہہ ہوا کہ اوسکے الفاظ کے معنی جو کوئی بیان کرے تو کوئی اوسکے خلاف استدلال نہین کر سکتا کیونکہ نہ معلوم کہ مخالفین میں سے کون غلطی پر ہے لہذا یہی دلیل کافی ہے اُسکی تردید کو کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسا متزلزل بیان ایشور کی جانب سے ہرگز ہرگز نہین ہو سکتا۔

اسکے علاوہ بابو صاحب کے دعوے کی تردید ہو جانے سے بھی وید شریف کی تردید ہو گئی اب میرے نزدیک ایسے الفاظ اور کوئی نہین ہے کہ جنکی تردید کیجاے۔

جملہ حاضرین خوش ہوتے اور بعض باہستہ آواز ایک دوسرے سے یون گفتگو کرتے ہین

ایک - او ہو بھائی پربان چند کیا ہی غضب کا پتلا ہے۔

دوسرا - واقعی صاحب اسکی باتین کمال تعجب انگیز اور پُر حیرت ہین۔

تیسرا - پُر حیرت کیا ہین جناب ایسی ہین جنکو سنکر مزا آتا ہے دیکھئے کہ مجھکو ایک نہایت ضروری کار درپیش ہے مگر جانے کو دل نہین چاہتا۔

چوتھا - بھائی پہلے ہی سے کیون گھبراے جاتے ہو ذرا بابو پرمانا بھاس کی گفتگو بھی تو سنو کیا کہتے ہین۔

بابو پرمانا بھاس کھڑا ہوتا ہے اور تعصب سنگھ کمر ہمت چست کرتا ہے۔

پرمانا بھاس (خجالت اور فریب آمیز گفتگو سے) جناب عالی مباحثہ بالائی (یا بچہ تلاف رحمت وعدالت وغیرہ) بہت کچھ ہو چکا چنانچہ بابو صاحب بھی اُس سے تنگ معلوم ہوتے ہین لہذا مین اُس بکھیڑے کو چھوڑ کر اب صرف اصل مباحثہ اور دلایل قانونی پر زور دیتا ہون۔

تعصب سنگھ (گھبرا کر آہستہ سے) یہہ لو اجی واہ بابو جی واہ اسکو کیون

علاوہ برین یہہ بیان کہ مرکبات سب صنعت ہوتے ہین خود بھی ویچاری ہونے سے ہیچکارہ ہے باعتبار بادل و بجلی واولہ وغیرہ نظایر مرکبات مذکورہ سابقہ کے جنکا غیر مصنوعی ہونا بدیہی اور مسلم عام ہے - خلاصہ یہہ ہوا کہ بابو صاحب کے مقبولہ مرکبات کا بھی صانع ثابت نہین -

یہہ کیفیت ہے ہمارے تمام اعتراضات کی تردید کی جسکے اعتبار پر بابو صاحب فرماتے ہین کہ ہمارا دوسرا پریوگ بلا اعتراض اور خود بخود ثابت ہے یہہ کچھ بات نہین کہ ہمنے پہلے اوسکے خلاف بیان کردیا تھا -

حضور پر واضح ہوگا کہ اُس کہنے کا مطلب یہہ تھا کہ ہم صرف اسکے خلاف ہین مگر کوئی اعتراض اسپر نہین رکھتے - بلکہ صاف الفاظ مین یہہ کہا گیا ہے کہ جبکہ جگت کا کرتا کوئی ثابت نہین تو کچھ ضرورت نہین اسکی تردید کی کہ باصفات صانع ہے اور سوا اسکے پہلے ہمنے اسپر اعتراض ظاہر بھی کردیے ہین بلکہ اسکے خلاف ثابت کردیا ہے یہہ کہ باصفات ایشور کبھی صانع نہین ہوسکتا - اُسکی کوئی تردید نہین کیگئی - چنانچہ اس مرتبہ بھی ہمنے قانون انوبان کی جن دلیلون سے صانع کا عدم ثابت کیا ہے وہ سب باصفات ایشور کے صانع ہونیکے خلاف ہین لہذا اس پریوگ کی تردید مین بھی وہی کافی ہین باقی رہا یہہ کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم بھی ایشور ہے - اسکو بھی جو مخلوقات کے صانع ہونیکی دلیل سے ثابت سمجھتے ہین یہہ کیسی کوتاہ فہمی کی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ مخلوقات کا صانع کوئی ہو مگر قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم نہو لہذا جبتک کوئی کامل دلیل پیش کیجاوے تو یہہ ہرگز ثابت نہین ہوگا -

رہا وید تشریف - اسکا متنزل او مختلف بیان ہونا خود بابو صاحب کو تسلیم ہے یعنی

تب تو ائیسدھ ہے اور پرتگیا نتر دوشون سے بھرا ہوا - اور اگر رو نا پیدائش کا بھی ایشور صانع بتلایا جاتا ہے تو لاکلام بادھت ہے کیونکہ اُسکے خلاف اجسام غیر مصنوعی کے لئے تو طریقہ پیدائش قدرتی بخوبی ثابت ہے - اور اجسام مصنوعی کے صانع کمہار وجولاہہ وغیرہ انسان بہیہ ہین جسکے اقبال مین آپکو بھی کوئی تامل نہین اور نہ کسیکو ہو سکتا ہے -

اب عدالت غور فرمائے کہ بابو صاحب نے پہلے تو گھٹ پٹ وغیرہ انواع جگت کو صنعت مانکر اُسکے صانع کو ثابت کیا مگر جب اسیر سدھ پکشا بھاس اور بادھت پکشا بھاس نامی الزام آتے دیکھے تو الزام اول کو دور کرنیکے لئے اجسام سورج وچاند وغیرہ کو زیر بحث تسلیم کیا اور دوم سے بچنے کو گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع ایشور کو بحالت ابتدائی مانا - مگر افسوس کہ بابو صاحب یون بھی الزامون سے بری نہو سکے کیونکہ اس صورت مین ان پر کئی اور الزام اسدھ ہیتوا بھاس اور پرتگیا نتر نگرہ استھان وغیرہ آلگے -

اب رہا ویبھچار دوش[۱] وہ بھی اسیطرح لارد ہے کیونکہ اگرچہ ایشور کو مفرد بتلا کر دوشن مذکورہ کو رفع کرنا چاہا ہے لیکن قطعاً بہر نوع مفرد کوئی نہین ہو سکتا یعنی جو مفرد ہے وہی اپنے گن پریاے اور دریہ کشیتر کال وغیرہ سے مرکب بھی ہے مثلاً ایشور بھی اپنے گیان وسکھہ وقوان وایشورتو ومقام وکال سبھاو وغیرہ سے مرکب ہے پس ایسے ایشور کو اگر صنعت مانوگے تو ویبھچار دوش برابر عاید رہتا ہے - اور اگر صنعت نہین مانوگے تو دعویٰ ہمارا خود بخود ثابت ہوگیا یعنی یہہ کہ بعض اشیا اکرتا کی کی ہوئی ہین گھٹ پٹ وغیرہ اور بعض قدرتی ایشور وکال آکاش اور اجسام سورج وچاند وغیرہ -

---

[۱] دیکھو صفحہ ۲۳ فٹ نوٹ سطر ۳

۳- جیسے گھڑا اور پارچہ وغیرہ کے صانع کمہار و جولاہہ وغیرہ۔

۴- چونکہ ایشور فانی و متلون مزاج نہیں ہے۔

۵- اسلئے وہ فانی و متلون دُنیا کا کرتا بھی نہیں۔

تیسرا پریوگ

۱- اجسام سورج و چاند وغیرہ کی پیدایش قدرتی ہی کسی صانع با علم کی صنعت نہیں

۲- کیونکہ انکا صانع با علم کبھی کسی نے پرتکش نہین دیکھا۔

۳- جنکا صانع با علم کبھی کسیکو پرتکش نہین ہوتا انکی پیدایش قدرتی ہی ہوتی ہے

جیسے سمندرون سے بخارات کا اوٹھکر بادل و اولہ و برف وغیرہ بنجانا۔

۴- چونکہ سورج و چاند وغیرہ کا صانع با علم بھی کبھی کسی نے نہین دیکھا۔

۵- اسلئے اُنکی پیدایش بھی قدرتی ہی ہے۔

اور بھی ہزارون تمثیلین بدیہی ہین جنکا اسوقت بیان کرنا فضول اسوقت تضیع اوقات کرنا ہے اور ایسا ہی قانون آگم بھی جنکی صداقت حضور پر آیندہ روشن ہوگی اسکے خلاف ہے پس بادھت دوشن بھی ہرگز رد نہین ہوا۔

پھر وسی بادھت دوشن کی مخالفت مین یہہ کہنا تو کہ شروع مین تمام سنتین ایشور نے کی ہین اب کلال وغیرہ اُنکی نقل کرتے ہین ایک دھینگا دھینگی کی بات ہے کیونکہ یہہ خود اثبت ہے کسی دلیل سے ثابت نہین۔ اور اوس دوشن کے رفع کرنے مین نہ اسکا کچھ اثر ہو سکتا ہے بلکہ اس بیان سے وہ ہمارا ظاہر کیا ہوا بادھت دوشن اور زیادہ تر غلبہ پاتا ہے۔ چنانچہ مین سوال کرتا ہون کہ ایشور کو شروع مخلوقات کا ہی صانع ثابت کیا جاتا ہے یا اب روزانہ پیدایش کا بھی صانع و ناظم بتلایا جاتا ہے۔ اگر شروع مخلوقات کا ہی صانع ایشور ہے

جو کرتا کی کی ہوئی نہین اونکا کرتا فرض کرلینا خلاف قانون و مصلحت ہی جیسا کہ آم و سیب وغیرہ پھلدار درختون کی تمثیل سے سرو و شمشاد وغیرہ درختون کو بھی پھلدار بتلانا یعنی ایسا انومان کا پریوگ کہنا کہ جو درخت ہے پھلدار ہوتا ہے جیسا کہ آم وغیرہ پس سرو و شمشاد بھی چونکہ درخت ہین لہذا ضرور پھلدار ہین محض نادانی کی بات ہے۔ پھر بادھت دوش کا جواب بھی ٹھیک نہین ہوا کیونکہ اصل تو گھٹ پٹ وغیرہ کی اینکشا بادھت ہونا تسلیم ہی ہے جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ ایک جزو مین دوش لگتا ہے۔ قطع نظر اسکے اجسام سورج و چاند اور شکھ دکھ وغیرہ کا کرتا ہونا بھی ایشور کا بادھت ہے کیونکہ قانون قدرت اسکے خلاف موجود ہے

لیجئے اسکا حوالہ

۱- ایشور جگت کا کرتا صانع نہین .... پرتگیا (دعوے)

۲- کیونکہ وہ غیر مجسم و بتیراگ و محیط کل ہے ...... ہیتو (دلیل)

۳- (الف) جو غیر مجسم و بتیراگ و محیط کل ہوتا ہے وہ کرتا نہین ہوتا۔ جیسے آکاش وغیرہ .... انوے اُداہرن (تمثیل موجبہ)

(ب) اور جو کرتا ہوتا ہے وہ غیر مجسم و بتیراگ و محیط کل نہین ہوتا جیسے کمہار و جولاہہ وغیرہ .... ویتریک اُداہرن (تمثیل سالبہ)

۴- چونکہ پرمیشور بھی غیر مجسم و بتیراگ و محیط کل ہے .... اپ نے (تکرار دلیل)

۵- اسلئے وہ جگت کا کرتا نہین ہے ...... نگمن (نتیجہ)

دوسرا پریوگ

۱- فانی و تغیر پذیر و متلون دنیا کا صانع غیر فانی و غیر متلون ایک ایشور نہین ہو سکتا

۲- کیونکہ اشیاء فانی و تغیر پذیر کا صانع فانی و متلون مزاج ہی ہوتا ہے۔

شک وشبہ نہوتا۔ صرف بذریعہ قانون انومان کے اسکا اثبات کرنا چاہتے ہین اور دلیل
یہہ پیش کرتے ہین کہ یہہ صنعت ہین اور کوئی صنعت بلا صانع کے نہین ہوتی جیسے گھٹ
پٹ وغیرہ۔ اسکے اوپر ہزارون اعتراض ہین۔ اول تو اجسام سورج چاند وغیرہ کا
صنعت ہونا ہی ثابت نہین کیا گیا پس ایکٹ انومان کی دفعہ ۵ حرف الف کے موافق
سروپا سِدھ دوش[۵] ہی اسپر کافی ہے۔ علاوہ اسکے جنکا کرتا دیکھا گیا ہے اونکی نظیر سے

---

[۵] سروپا سِدھ یا ساّدھیہ سَم ہیتوا بھاس وہ دلیل ناقص ہے جو خود ثبوت کی محتاج ہو۔

ہیتو ابھاس کی دیگر اقسام :۔

(۲) انیکانتک یا سویبھچار (अनेकान्तिक या सव्यभिचार) وہ دلیل ناقص ہے جو مخالف دعوے کے لئے بھی درست ہو۔

۱۔ نشچیت وپکش برتی۔ جو موضوع دیگر کے محمول مخالف پر بھی صادق آوے۔

۲۔ سنکت وپکش برتی۔ جو اوسی موضوع مین مخالف محمول کا امکان بھی ظاہر کرے۔

(۳) ورُدّھ (विरुद्ध) وہ دلیل ناقص ہے جو دعوے کے خلاف کو ثابت کرے۔

(۴) اکنچتکر (अकिञ्चित्कर) وہ دلیل ناقص ہے جو سِدّھ پکش بھاس یا بادھت پکش بھاس کے اثبات مین پیش کیجاوے (دیکھو کتاب ہذا کا صفحہ ۱۳ فٹ نوٹ سطر ۸ و ۱۵ و ۱۷ و صفحہ ۱۴ فٹ نوٹ سطر الغایت ۱۵

(۵) پرکرن سَم (प्रकरणसम) وہ دلیل ناقص ہے جو امر زیر بحث یا زیر تحقیقات کا کوئی جزو ہو

(۶) کالاتیت (कालातीत) وہ دلیل ناقص ہے جو بیموقعہ و بےمحل پیش کیجاوے یا جسمین وقت کا فرق یا عدم ثابت ہو۔

کیونکہ یہ تیکیش تو مسلمہ عام ہوتا ہے یعنی اگر جگت کا کرتا پرتیکش ہوتا تو کسیکو بھی اسمین

(۱۴) اَنَنُوبھاشن - اہل مجلس نے جس مضمون کو بخوبی سمجھ لیا ہو اور مدعی نے بھی تین بار اُسکا اظہار کر دیا ہو ایسے سمجھے اور جانے ہوئے دعوے کو سُنکر چُپ ہو جانا اور کچھ جواب نہ دینا۔

(۱۵) اَگیان - جس مضمون کو مدعی نے تین بار کہدیا ہو اور سامعین نے بخوبی سمجھ بھی لیا ہو اُسے نہ سمجھنا۔

(۱۶) اَپرتی بھا - فریق ثانی کے دعوی کو بخوبی سمجھ کر بھی کسی خوف یا سہو وغیرہ کی وجہ سے وقت پر جواب کا نہ دیسکنا۔

(۱۷) وِکشیپ - جواب نہ بن آنے پر کسی ضروری کام وغیرہ کا عذر یا بہانہ پیش کر کے مباحثہ کو ملتوی کرا دینا - یا اور کچھ جھگڑا اٹھا دینا یا غصہ کرنا۔

(۱۸) مَتانوگیا - دعوی یا اثبات دعوی مین فریق ثانی نے جو نقص بتلایا ہو اُسکی تردید کیے یہہ کہنا کہ جو نقص تم میرے دعوے یا اثبات دعوے مین نکالتے ہو وہی نقص تمہارے دعوے یا اثبات مین موجود ہے۔

(۱۹) پَرینُویوجیوپکشن - فریق ثانی کو نگرہ استھان مین آجانے پر بھی اوسکی گرفت کرنا

(۲۰) نِرَانُویوجیانویوگ - فریق ثانی کو نگرہ استھان مین نہ آنے پر بھی اوسکو نگرہ استھان مین آیا ہوا بتلانا۔

(۲۱) اَپ سِدّھانت - اختلاف بیانی - یعنی جو امر پہلے تسلیم کر لیا ہو یا خود مان رکھا ہو اُس سے مخالف کوئی بات کہنا۔

(۲۲) ہیتوابھاس - غلط دلیل دینا۔

توکس پرمان سے کیا جاتا ہے۔ یعنی پرتیکش پرمان سے تو انکار کرنا سدھ ہی نہین ہوتا

توگھڑا ابھی غیرفانی ہی ہوگا۔

ایسے جواب سے فریق اول پر پرتگیا ہانی دوش آتا ہے۔

(۳) پرتگیا ورودھ۔ دعوی اور دلیل کی آپسمین مخالفت ہونا۔

(۴) پرتگیا سنیاس دعوے کی تردید ہونے پر اس سے انکار کرنا کہ یہہ میرا دعوی تھا۔

(۵) ہیتو انتر۔ ایک دلیل کی تردید ہوجانے پر دوسری دلیل دینا۔

(۶) ارتھانتر۔ اثنار مباحثہ مین کسی مطلب کو چھوڑکر دوسری بحث کرنا یا کسی ایسی بات کا بیان کرنا جسکا دعوے کے اثبات یا تردید مین کچھ تعلق نہو۔

(۷) نرارتھک۔ بے معنی بحث کرنا۔

(۸) اوگیا تارتھ۔ کسی مضمون کو ایسے الفاظ مین بیان کرنا کہ دوہرانے تہرانے پر بھی نہ تو فریق ثانی کی سمجھ مین آوے اور نہ دیگر سامعین مین سے کوئی سمجھ سکے۔

(۹) اپارتھک۔ ایسی بے سلسلہ گفتگو کرنا جسمین ایک بیان کا دوسرے سے کچھ تعلق نہو۔

(۱۰) اپرانپت کال۔ اثبات دعوی مین بے ترتیبی کا ہونا اور ہر بیان کے لئے موقع ومحل کا کچھ لحاظ نکرنا۔

(۱۱) نیون۔ مضمون کو پورا نہ بیان کرنا بلکہ ادھورا چھوڑ دینا جس سے صاف کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

(۱۲) ادھک۔ ضرورت سے زیادہ بولنا اور ایک دلیل یا مثال مدلول کے اثبات کے لئے کافی ہونے پر بھی اور اور دلایل یا امثال پیش کرنا۔

(۱۳) پنرکت۔ ایک ہی بات کو بلا ضرورت دوبارہ سہ بارہ بولنا۔

عدالت لحاظ فرماوے میرے کلام پر کہ اگر اجسام سورج چاند وغیرہ کا کرتا ہی ثابت کیا جاتا ہے

(۱) پرتگیا نتر۔ لئے ہوے دعوے کی تردید ہونے پر اُسی دعوے مین کوئی اور بات بڑھا گھٹا کر اُسے بیان کرنا۔

مثلاً مدعی کا دعوی ہو کہ "آواز فانی ہی" کیونکہ وہ مثل گھڑے وغیرہ کے حواس سے محسوس ہوتی ہے۔

اسپر فریق ثانی اسکی تردید مین کہتا ہے کہ جسطرح عمومیت حواس سے محسوس ہونے پر بھی غیر فانی ہے اسطرح آواز بھی غیر فانی ہے۔

اسکے جواب مین فریق اول کا یہہ کہنا کہ "عمومیت ہر جا موجود ہونیکی وجہ سے حواس محسوس ہونے پر بھی غیر فانی ہے۔ مگر چونکہ آواز مثل گھڑے کے ہر جگہہ موجود نہین ہے اسلئے گھڑے وغیرہ کی طرح یہہ بھی ضرور فانی ہے" پرتگیا نتر نگرہ ستھان دوش کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہان دعوی مین آواز کا ہر جا موجود نہونا اور ایزاد کر دیا گیا ہے۔

(۲) پرتگیا ہانی۔ دعوے سے گر جانا بوجہ اپنے مخالف مثال قبول کر لینے کے۔

مثلاً مدعی یہہ دعوی کرے کہ "آواز فانی ہی" اور دلیل یہہ پیش کرے کہ "کیونکہ وہ حواس محسوس ہونیوالی اشیا مین سے ہے مثل گھڑے کے"

اسپر فریق ثانی اس دعوے کی تردید کیلئے یہہ مثال پیش کرے کہ "عمومیت باوجود حواس محسوس ہونیکے غیر فانی ہی" اسطرح آواز کو حواس سے محسوس ہونے پر بھی ہم غیر فانی ہی کیون نہ مانین۔

اسپر فریق اول یون جواب دے کہ اگر عمومیت بوجہ حواس سے محسوس ہونیکے غیر فانی ہی

اور علم ہرگز نہین ہوا کہ ہماری عدالت لاحاصل ہو ورنہ بلاتامل ایسی فضول کاری اور گناہ بے لذت سے دست برداری حاصل کرکے ہمارے خیال کے موافق اس انتظام کو کردنی خویش آمدنی پیش پر چھوڑ جاتا بلکہ اغلب ہی کہ اوسنے ایسا کیا ہو اور بابو صاحب اپنی ناواقفکاری اور ناخبرداری سے ہنوز ایسا بیان کرتے ہوں ورنہ بخوبی روشن ہی کہ بابو صاحب کا ایشور محض ناتجربہ کار اور فضول شعار ہے۔ خلاف اسکے یہہ کہنا کہ اسکو سب کچھ معلوم ہے ایسا ہے کہ جیسا روز روشن مین دوسرے کو لاٹھی پکڑا کر اسکے پیچھے ٹٹول ٹٹول کر چلنے والے کو تیز چشم اور عاقل مہذب بتلاتا ہے۔

اب قانونی مباحثہ اور بھی ذرا غور طلب ہے۔

اول سدّھ پکشا بھاس دوش کی جو تردید کی ہی وہ بھی نادرست ہے کیونکہ کرتا تمام جگت کا ثابت کیا جاتا ہے اور گھٹ پٹ وغیرہ بھی اُسی جگت کے اجزاے اور اعضا ہین پس چونکہ اونکا کرتا کمہار وغیرہ سدّھ ہی ہے لہذا سدّھ پکشا بھاس دوش برابر عارض رہتا ہے۔ مگر اب جو اسکے خلاف یہہ کہا گیا ہے کہ ہم سورج چاند وغیرہ اجسام کا کرتا جو اسدّھ ہے اوسیکو سدّھ کرتے ہین اسپر اگرچہ پرتگیا نتر نگرہ[له] ستھان وغیرہ دوش آتے ہین جنکے سبب قاعدہ قانون مباحثہ اور بحث کرنیکی ضرورت باقی نہین رہتی مگر ہم چونکہ تمامی اعتراضوں اور شکوک کے رفع کرنیکو آمادہ ہین لہذا ہم اسپر بحث کرتے ہین۔

[له] نگرہ استھان = موقعہ گرفت۔ یعنی اثناء مباحثہ مین کسی فریق کا ایسے موقعہ پر آجانا جہان فریق ثانی اُسے گرفت کرکے آگے بڑھنے سے روک دینے کا مجاز ہوسکے۔

یہہ حسب ذیل بائیس ۲۲ ہوتے ہین۔

تو وہ ہرگز نتیہ اچل ایک سروپ ورفیر متغیر نہین ہو سکتا۔ پھر رحم کی وجہ سے ہسجانند سروپ
مین خلل نہ سمجھنا بھی ازبس نادانی ہے کیونکہ یہہ ہمنے مانا کہ ایشور ہمہ توانا کی خواہش بہت جلد
پوری ہوتی ہے مگر پھر بھی خواہش اور حصول مرادین خواہ کسیقدر ہو وقفہ ضرور ہوتا ہے پس
ہسجانند کیونکر رہ سکتا ہے اسی اپیکشا سے جابجا ست شاسترون مین خواہش کو دُکھ
کہا گیا ہے۔ اسکے علاوہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رحم کی تولید ہی دُکھ سے ہے یعنی
اول دُکھی کے دُکھ کو انبھو کرکے دلمین ویسا ہی دُکھ پیدا ہوتا ہے مِن بعد رحم یعنی اُسکے
دُکھ دور ہونیکی خواہش ہوتی ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ رحم کے ساتھ دُکھ لازمی امر ہے تو اب
کہیے کہ خداوند رحیم کا ہسجانند کہان رہ سکتا ہے۔ اسیطرح بیتیراگتا اور رحمت مین بھی
دشمنی لازم ہے کیونکہ پرنام صرف تین قسم کے ہوتے ہین ایک کسی سے محبت اور اُسکے دُکھ
مین دُکھی ہونا اور دُکھ رفع ہونیکی خواہش کرنا وغیرہ یہہ راگ اور رحم کے ذیل مین ہی۔ دوسرے
کسیکو آزار دینا یا نفرت کرنا اور کسیکی تکلیف مین خوش ہونا وغیرہ یہہ نرمرہ دویش ہین تیسرے
اِن دونون طرحکے خیالات سے آزاد اور منزہ رہنا اسیکو بیتیراگتا کہتے ہین۔ اِن تینون قسمون سے
زیادہ اور کوئی قسم نہین ہوسکتی۔ اب خیال فرمایئے کہ رحم اور بیتیراگتا مین کیسا اختلاف ہی یعنی وہ
دونون ایک وقت مین یکجا ہرگز نہین رہ سکتے پس ہمین کچھ شک نہین کہ اگر ایشور رحیم ہے
تو بیتیراگ نہین اور بیتیراگ ہے تو رحیم نہین۔ اور اُس نقص کے دفع کرنیکے لئے اگر کہین کہ
کسیوقت بیتیراگ اور کسیوقت رحیم ہے تو وہی تلون مزاجی کا اژدہا اُسکی خدائی کو نگل جاتا ہی
ایسا ہی ناتجربہ کاری اور جاہلی کا اعتراض بھی ہمارا لاجواب ہے بلکہ ایک اور نقص فضول کاری
کو ہمراہ لیکر چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جب یہہ ظاہر اور تسلیم بھی ہی کہ عبرت نہین
ہوتی بلکہ روز بروز گناہ الضاعف ہی تو بہر طور واضح ہے کہ خداوند عادل کو ہنوز یہہ تجربہ

اب رہی یہہ بات کہ قانون آگم یعنی وید کی تردید مین تحریر پیش کیگئی ہے اوسکی نسبت مین صرف اسوقت اسقدر کہتا ہون کہ وید کی عبارت نہایت دشوار فہم اور اوسکے ایک ایک لفظ مین ہزار ہزار معنی محفوظ ہین نہ معلوم کہ الفاظ زیر بحث کا کیا مطلب ہے پس اغلب ہے کہ مترجم یا معترض نے خلاف نتیجہ اخذ کرکے اعتراض کیا ہو لہذا جبکہ جب دلیلات مذکورہ سابق ہمارا دعویٰ بخوبی ثابت ہے تو چونکہ وہ سراسر وید شرلیف کے موافق ہے لہذا وید کا لا اعتراض ہونا خود بخود روشن ہے اور زیادہ فضول کیون تضیع اوقات کی جاے -

حاضرین خوش ہوتے اور داد دیتے ہین -

پریمان چند (ایسی کم فہمی کی وجہ سے کچھ بھون چڑھا کر) جناب عالی ایسی ایسی تردید کا پیش کرنا خالص عدالت اور فریقین کی تضیع اوقات کرنا ہے حیران ہون کہ کب تک ایسی کج فہمیون کی پردہ دری کرتا رہونگا عدالت ذرا غور کرے کہ بابو صاحب نے رحم اور عدالت کا اختلاف بخوبی تسلیم کرلیا ہے یا نہین یعنی اونکا قول ہے کہ پرمیشور کسیوقت رحم کرنے سے رحیم اور بعض وقت انصاف کرنے سے عادل ہوتا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ایک وقت مین دونون صفت ایشور مین ہرگز نہین رہتین پھر بعد اس بیان کے بھی یہہ کہنا کہ رحمت و عدالت مین اختلاف نہین ایسا ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میری ماتا بانجھ ہے یعنی یہہ سوچن بادھت ہے -

اب اسکے علاوہ عدالت کو ایک اور ستم کی طرف توجہ دلاتا ہون - وہ یہہ ہے کہ بابو صاحب نے خود ہی اس بیان سے اوس ذات پاک پر تلون مزاجی کا بھی الزام لگایا جس سے اوسکے نتیجہ اچل ابناشی وغیرہ صفات بھی رد ہوئین کیونکہ جو کبھی رحیم ہو اور کبھی عادل وغیرہ

حقیقت کی نگاہ سے اگر دیکھا جاوے تو گھٹ پٹ وغیرہ کا کرتا بھی ایشور ہی ہے کیونکہ شرع
مین جسقدر صنعتین ہین وہ سب ایشور نے ہی کی ہین - اب کوئی خواہ اونکی نقل کرتا رہو -
پھر ہماری دلیل کے اوپر جو آپ نے دوش لگایا وہ بھی نادانی سے ہی کیونکہ اگرچہ کال و آکاش وغیرہ نتیہ مین مگر
زیر بحث شریر و سکھ دکھ وغیرہ انتیہ ہی ہین جیسا کہ ابھی مذکور ہوا ہے اوپر دیکھا ر دوش تو ہرگز عاید نہین
ہوتا کیونکہ ایشور وغیرہ کا کرتا کوئی نہین ہوسکتا کیونکہ وہ صنعت نہین بوجہ اسکے کہ مفرد ہین جو مفرد ہوتا ہے وہ
صنعت نہین ہوتا جیسا کہ آکاش و روح وغیرہ - اور جو مرکب ہین وہ صنعت ہوتے ہین جیسے گھٹ پٹ وغیرہ جنکے ہم کرتا کا ہونا
ثابت کرتے ہین تو ایشور وغیرہ مفردات سے کیونکر دوش لگایا جاتا ہے - اب چونکہ تمام اعتراضات
کی تردید کردی گئی لہذا دوسرا فقرہ ہمارا جو بڑا اعتراض ہے خود ہی ثابت ہوگیا - یہہ کوئی بات
نہین کہ ہمنے پہلے اوسکے خلاف بیان کردیا تھا کیونکہ اُسکی تردید کی غرض سے تو یہہ حجت
پیش ہی کیگئی تھی پس بلصفات ایشور کا جگت کا کرتا ہونا بخوبی ثابت ہے - اچھا - اب
یہہ جو ظاہر کیا گیا ہے کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم کوئی ثابت نہین کیا گیا اسکا اثبات
ایشور کے کرتا ہونیکے اثبات پر منحصر ہے یعنی جب جگت کا کرتا ایشور ثابت ہو جاویگا تو قرضہ
دلوانے وغیرہ کا منتظم بھی بلاشبہ وہی قرار پاویگا - اسی غرض سے اُسکے لئے کوئی علیحدہ حجت
پیش نہین کیگئی تھی مگر چونکہ بابو صاحب کم فہمی سے علیحدہ دلیل مانگتے ہین لہذا اُسکے لئے بھی
علیحدہ دلیل پیش کیجاتی ہے تاکہ اس خیال کی تردید کیجاوے کہ اُسکے اثبات مین کوئی دلیل
نہین - لیجئے - قرضہ دلوانے وغیرہ جیسے سزا و جزا وغیرہ انتظام کا ناظم وہی ایشور جگت
کا کرتا ہے کیونکہ جیتین جیو خود بخود اپنے لئے انواع اعمال کی سزا گوارا نہین کرسکتا اور
نہ حسب دلخواہ آرام حاصل کرسکتا ہے جیسے کوئی ذی روح نہین چاہتا کہ مجھکو کسی نوع
کی تکلیف ہو - بس اسی پر اکتفا کرتا ہون -

چتر تارتھ ہوتی ہے اور ایسا ہی رحم کرنے سے اُسکے سچانند سروپ مین بھی کچھ خلل واقع نہین ہوتا
کیونکہ جیسا کہ عوام الناس کسی پر رحم کھا کر اُسکا دُکھ دور کرنا چاہتے ہین اور نہین کر سکتے لہذا
اونکو دُکھ ہوتا ہے ایسا ہی بابو صاحب نے سمجھا ہوگا کہ ایشور کو بھی دُکھ ہوتا ہوگا مگر یہہ خیال
اُنکا غلط ہے کیونکہ اُس قادر مطلق کی جیسی خواہش ہوتی ہے فوراً ویسا ہی کاج واقعہ ہوتا ہے
پس اُسکے سچانند سروپ مین خلل سمجھنا نادانی کی بات ہے - ایسا ہی اُسکی بتر اگتا مین کچھ
فرق نہین آتا - کیونکہ دیا ہرگز آگ کا جُزو نہین کیونکہ راگ اور دویش سوہ کے پرنام ہین
اور دیا کسیکے دُکھ دور کرنیکی خواہش کو کہتے ہین - پھر اُس ذات اقدس پر جو ناتجربہ کاری
وغیرہ کا الزام لگایا ہے وہ بھی نادانی ہے کیونکہ وہ عادل مطلق عبرت کی غرض سے عدالت
گستری کرتا ہے مگر مخلوق (کہ فعل مختار ہے) خواہ عبرت حاصل کرے یا نکرے - اور
اُسکو سب کچھ معلوم ہے پس اُسکی تجربہ کاری مین کیا اعتراض ہے -

اب قانونی دلیلات کی تردید کیطرف بھی توجہ دلاتا ہون - اول ہمارے انومان کے فقرہ
پر جو سدھ سادھیا بھاس دوش دیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا کرتا
سدھ ہے مگر اجسام سورج چاند وغیرہ کا نہین کیونکہ ایسی اشیاء کا کرتا آپ نے مانا
نہین ورنہ بحث ہی کچھ باقی نہین رہتی پھر بقول بابو صاحب کے بھی یہہ دوش متعلق
نہین یعنی بلاشک ہم تمام جگت کے ایک لاثانی صانع ایشور کو ثابت کرتے ہین جو نہو
اسدھ ہے - مگر اسپر جو بادھت پکش کا اعتراض پیش کیا ہے وہ بھی نادرست ہے کیونکہ
اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا ایشور کی صنعت سے ہونا پرتکش بادھت یعنی مشاہدہ کے
خلاف ہے مگر اجسام سورج و چاند وغیرہ اور دکھ سکھ وغیرہ کا صانع ایشور ہے یہہ ہرگز
بادھت نہین اور خاص طور پر انھین کے کرتا ثابت کرنے سے غرض تھی علاوہ برین

یعنی جگت کا کسی صانع کی صنعت ہونا جو دلیل ہے وہ ثابت نہیں کیونکہ آکاش کال وغیرہ قدیم اور نتیہ ہیں وہ ہرگز صنعت نہیں ہوسکتے - اسکو بھی چھوڑکر یہہ بہتو قانون اوما کی دفعہ ہرفن جے کے موافق ویچاری ہے کیونکہ اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع ہوتا ہے مگر ایشور اور نیز آکاش وغیرہ کا کرتا نہونا اونکو بھی تسلیم ہے - اب باقی رہا فقرہ دویم اُسکی بابت مین اسوقت صرف اتنا کہتا ہون کہ جبکہ حسب تردید مذکورہ صدر صانع کل کا عدم ہی ثابت ہے تو اُسکی ہمہ دانی وغیرہ صفات کا بیان کرنا بانجھ کے بیٹے کا بیاہ رچانا ہے - پس کچھ ضرورت نہیں اُسکی تردید کی - اور اول ہم ثابت بھی کرچکے ہین کہ باصفات مذکور ہرگز صانع نہیں ہوسکتا - قانون الٰہم جو وید کو تبلایا گیا ہے وہ محض غلط اور نادرست ہے چنانچہ اوسکی حقیقت تحریری نقشہ موسومہ تکذیب وید وغیرہ مدخلہ کمترین سے بخوبی واضح ہے اور زیادہ گزارش کرنیکی کچھ ضرورت نہیں سمجھی جاتی - البتہ کسی زمانہ مین وہی قانون الٰہم خیال کیا جاتا تھا مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا بلکہ عہد سلطنت کوئن وکٹوریہ ملکہ معظمہ قیصر ہند مین بوجہ آزادی عام ہر ایک کتاب کی حقیقت معلوم ہوگئی اور روز بروز ہوتی جاتی ہے پس ہر چہار وید یا ستیارتھ پرکاش وغیرہ کو قانون الٰہم سمجھنا غلط ہے - اور قرضہ دولنے وغیرہ کا منتظم بھی کوئی ہے یہہ ثابت ہی نہیں کیا گیا کہ تردید کیجاے -

سب حیران ہوتے اور غور کرتے ہین -

پرمانا بھاس (کھڑا ہوکر) جنابعالی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صفات ربانی مین ہرگز ویسا اختلاف نہیں - اولاً جسوقت وہ عادل مطلق کسی شخص کو اُسکے افعال کے موافق سزا یا جزا دیتا ہے اُسوقت اُسکی عدالت رونق پاتی ہے - اور جبکہ وہ رحمن الرحیم کسی گنہگار کے سن سے کیے ہوے پاپ پشچاتاپ کرنے وغیرہ پر معاف کردیتا ہے اُسوقت اوسکی دیا

مشاہدہ کے موافق ہی ہے پھر یہہ دلیل بموجب قاعدہ حرف الف قانون مذکور کے اسدھ ہے

دعویٰ۔ یہہ نیک آدمی ہے

مثال - دلیل:
۱۔ کیونکہ یہہ کبھی کسیکے ساتھہ بدی نہیں کرتا
۲۔ جو شخص کبھی کسیکے ساتھہ بدی نہیں کرتا وہ نیک آدمی ہوتا ہے۔

یہاں کسی کے ساتھہ بدی کرنا نیک آدمی کے نقیض (بد آدمی) کا سبھاؤ ہے۔ اسکی نفی سے اس شخص کا نیک آدمی ہونا ثابت ہے۔

۵۔ ست پرتیو پکھ اس دلیل ناقص کو جو خلاف صداقت ہو یا مشتبہ یا خود ثبوت طلب ہو کہتے ہیں۔ اسکی دو قسمیں ہیں

۱۔ ست ستانک۔ یا وجود خلاف صداقت دلیل۔ جیسے آواز میں رنگت ثابت کرنیکے لئے یہہ دلیل پیش کرنا کہ "وہ آنکھہ سے دکھائی دیتی ہے"

چونکہ آواز آنکھہ سے ہرگز محسوس نہیں ہوتی اسلئے یہہ دلیل خلاف صداقت یعنی ہے۔ پس ایسی دلیل ناقص سے آواز میں رنگت کا ہونا ناقابل تسلیم رہا۔

۲۔ اُست نشچے۔ مشتبہ دلیل۔ جیسے دُور سے دُھواں یا بھاپھ اوٹھتی ہوئی دیکھکر وہاں آگ کی موجودگی ثابت کرنیکے لئے یہہ دلیل پیش کرنا کہ "وہاں دھواں اوٹھ رہا ہے"

چونکہ جب تک یہہ تحقیق نہو جائے کہ دھواں ہی ہے بھاپھ نہیں ہے دھوئیں کا تسلیم کرلینا دلیل مشتبہ ہے۔ اسلئے ایسی دلیل ناقص سے اُس مقام پر آگ کی موجودگی ناقابل یقین ہی رہی۔

جولاہے کو اونکا صانع بتلاتے ہین جو پیشہ وہ کے کرتا ہونیکے خلاف ہے اور کیون نہ بتا دین کہ وہ

(۴) برُدھ اُپلبدھی جسمین دعویٰ اور دلیل کا مقدمہ کبریٰ قضایاے موجبہ ہون اور دلیل کا مقدمہ صغریٰ قضیہ سالبہ ہو۔

۱۔ سادھ کے ورُدھ کا کاریہ

مثال
دعویٰ۔ اس شخص کو کوئی نہ کوئی مرض لگا ہوا ہے . . .
دلیل
۱۔ کیونکہ اسکے چہرہ پر تندرستی کی علامات نہین پائی جاتین
۲۔ جسکے چہرہ پر تندرستی کی علامات نہ پائی جائین اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور لگ رہا ہے . . . . .

یہان تندرستی کی علامات کا ہونا مرض کے نقیض (تندرستی) کا کاریہ ہے جسکی انپلبدھی (نفی) سے مرض کا وجود ثابت ہے۔

۲۔ سادھ کے ورُدھ کا کارن

مثال
دعویٰ۔ اس شخص کو دکھ ہے . . . .
دلیل
۱۔ کیونکہ اسکو کسی کوشش مین کامیابی نصیب نہین ہوتی
۲۔ جس شخص کو اپنی کسی کوشش مین کامیابی نصیب نہین ہوتی اسکو ضرور دکھ ہوتا ہے . . . . . .

یہان کوششون مین کامیاب ہونا دکھ کے نقیض (سکھ) کا کارن ہے جسکی نفی سے دکھ کا وجود ثابت ہے۔

۳۔ سادھ کے ورُدھ کا سبھاو۔

مگسٹ پٹ وغیرہ کا سلانع الیشو ہونا پرتکش ثابت ہے چنانچہ خود بابو صاحب لکھا اور

یہاں کرتکا کا طلوع، روہنی کے طلوع کا لازمی پورب چر ہے۔ اسکے طلوع کی نفی سے روہنی کے طلوع کی نفی ثابت ہے

۶۔ ساادھ کا اُتر چر رُوپ سادھن

مثال
دعویٰ۔ اب سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہیں ہوتھا

دلیل
۱۔ کیونکہ اسوقت کرتکا نچھتر کا طلوع نہیں ہے . . .
۲۔ کرتکا کے سولہ دیگر نچھتر کے طلوع سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہیں ہوا کرتا

یہاں کرتکا کا طلوع بھرنی کے طلوع کا لازمی اُتر چر ہے۔ اسکے طلوع کی نفی سے بھرنی کے طلوع کی نفی ثابت ہے

۷۔ ساادھ کا سہ چر رُوپ سادھن

مثال
دعویٰ۔ اس ساوی ڈنڈی کی ترازو میں ڈنڈی ایک طرف اونچی نہیں ہے . . . .

دلیل
۱۔ کیونکہ دوسری طرف ڈنڈی نیچی نہیں ہے
۲۔ جبتک ڈنڈی کسی ایک طرف سے نیچی نہیں ہوتی دوسری طرف سے اونچی نہیں ہوتی . . . .

یہاں ترازو کی ڈنڈی میں ایک طرف سے نیچا ہونا دوسری طرف سے اونچا ہونیکا لازمی سہ چر ہے پس ایک طرف نیچا ہونیکی نفی سے دوسری طرف اونچا ہونیکی نفی ثابت ہے

دفعہ ۴ حرف ب کا ضمیمہ نمبر ۱ عاید ہوتا ہے یعنی یہہ بادھت یکشا بھاس ہے کیونکہ

۳ - ساڈھ کا کاریہ رُوپ سادھن

شال
دعویٰ - یہاں دھوئیں دار آگ نہیں ہے . . . . . .
دلیل
۱ - کیونکہ دُھواں نہیں ہے . . . .
۲ - جہاں دُھواں نہیں ہوتا وہاں دھوئیں دار آگ نہیں ہوتی . . . .

یہاں دُھواں دھوئیں دار آگ کا لازمی کاریہ ہے - اسکے نہونے سے دھوئیں دار آگ کی نفی ثابت ہے -

۴ - ساڈھ کا کارن روپ سادھن

شال
دعویٰ - اسجگہہ دُھواں نہیں ہے . . . .
دلیل
۱ - کیونکہ آگ نہیں ہے . . . .
۲ - جہاں آگ نہیں ہوتی وہاں دُھواں نہیں ہوتا

یہاں آگ دھوئیں کا لازمی کارن ہے جسکے نہونے سے دھوئیں کی نفی ثابت ہے

۵ - ساڈھ کا پُورب چر رُوپ سادھن

شال
دعویٰ - اب سے دو گھڑی گذرنے پر روہنی نچھتر طلوع نہوگا
دلیل
۱ - کیونکہ اسوقت کرتکا نچھتر کا طلوع نہیں ہے
۲ - کرتکا کے سوائے کسی دوسرے نچھتر کے طلوع سے دو گھڑی بعد روہنی طلوع نہیں ہوا کرتا

ہم تمام جگت کے ایک صانع یعنی ایشور کو ثابت کرتے ہیں تو اسپر قانون انومان کی

(۳) ابرُدھ انُپلبدھی جسمین دعویٰ اور دلیل دونون قضایاے سالبہ ہون۔

۱۔ سادھ کا سُبھا اروپ سادھن (وہ دلیل کہ مدلول کے خواص مین داخل ہو)

مثال
دعویٰ۔ اس مقام پر گھڑا نہین ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
دلیل
۱۔ کیونکہ باوجود نظر آسکنے قابل ہونیکے نظر نہین آتا
۲۔ جو شے باوجود نظر آسکنے قابل ہونیکے کسی خاص مقام پر نظر نہین آتی اُسکی اُس مقام پر نفی ہوتی ہے ۔ ۔ ۔

یہان نظر آسکنے قابل ہونا گھڑے کا خاصہ ہے۔ اسکی نفی سے گھڑے کی نفی ثابت ہے۔

۲۔ سادھ سے ویاپک یا ویاپک رُوپ سادھن

مثال
دعویٰ۔ اس مقام پر شیشم نہین ہے
دلیل
۱۔ کیونکہ کوئی درخت نظر نہین آتا
۲۔ جہان کوئی درخت نہین ہے وہان شیشم درخت کی بھی نفی ہے

یہان درخت ویاپک ہے اور شیشم ویاپ۔ پس کُل کی نفی سے جزو کی نفی ثابت ہے۔

مثال کر
دعویٰ۔ یہ آگ نہین ہے
دلیل
۱۔ کیونکہ اسمین گرمی محسوس نہین ہوتی
۲۔ جس شے مین گرمی محسوس نہین ہوتی وہ آگ نہین ہوتی

یہ مثال سادھ کا سبھاؤ رُوپ سادھن اور ویاپ یا ویاپک روپ سادھن دونونکے لئے درست ہو سکتی ہے

مسائل ہین دیکھو بیان لالہ کھنپت چند صاحب کو۔ اور اگر بابو صاحب اسپر یہہ کہین کہ

یہان سورج کا چمکنا تاریکی کے نقیض (روشنی) کا کارن ہی۔

۴۔ سادھ کے ہیتو کا پوربچر (جسکا ہونا اول کے نقیض کے قبل لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اب سے دو گھڑی گذرنے پر روہنی نچھتر طلوع نہوگا ۔۔۔ سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اسوقت ریوتی نچھتر طلوع ہوا ہے ۔۔۔۔ صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ ریوتی نچھتر کے دو گھڑی بعد روہنی طلوع نہین ہوا کرتا ۔۔۔ کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان ریوتی نچھتر کا طلوع ہونا روہنی نچھتر کے طلوع کے نقیض (اسنی نچھتر) کا پوربچر ہے یعنی ریوتی نچھتر اسنی کے دو گھڑی قبل طلوع ہوا کرتا ہے نہ کہ روہنی کے۔

۵۔ سادھ کے ہیتو کا اُترچر (جسکا ہونا اول کے نقیض کے بعد لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اب سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہوا تھا۔ ۔۔۔ سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اسوقت کِرتکا نچھتر طلوع ہوا ہے ۔۔۔۔ صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ کِرتکا نچھتر کے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہین ہوا کرتا۔ ۔۔۔ کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان کِرتکا کا طلوع ہونا بھرنی کے طلوع کے نقیض (دُھنربس نچھتر) کا اُترچر ہے۔ یعنی کِرتکا نچھتر دُھنربس کے دو گھڑی بعد طلوع ہوا کرتا ہے نہ کہ بھرنی کے۔

۶۔ سادھ کے ہیتو کا سہچر (جسکا ہونا اول کے نقیض کے ساتھ لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اس ترازو کی ڈنڈی اُسطرف سے نیچی نہین ہے ۔۔۔ قضیہ سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اس طرف سے نیچی ہے ۔۔۔۔۔۔۔ صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ جب ترازو کی ڈنڈی ایکطرف سے نیچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے نیچی نہین ہوتی ۔۔۔ کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان ایکطرف سے ڈنڈی کا نیچا ہونا دوسری طرف سے نیچا ہونیکے نقیض (اونچا ہونا) کا سہچر ہے

یلکہ اسکا یہان تک اثر ہے کہ جسقدر صنعتین ہین اوسیقدر ہم صانع مانتے ہین یعنی بہت

(۲) برُدھ اُپلبدھی جسمین دعویٰ اور دلیل کا مقدمہ کبریٰ قضیہ سالبہ ہون اور دلیل کا مقدمہ صغریٰ قضیہ موجبہ ہو۔

۱۔ سادھ کے برُدھ کا ویاپ روپلبدھی (وہ دلیل جسمین مدلول کے نقیض کا معلول لازمیہ)

مثال:
دعویٰ۔ یہہ سرد شے نہین ہے .... قضیہ سالبہ جزئیہ
دلیل:
۱۔ کیونکہ اسمین گرمی محسوس ہو رہی ہے .... مقدمہ صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲۔ جن اشیا مین گرمی محسوس ہوتی ہے وہ سرد نہین ہوتین .... مقدمہ کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان گرمی کا محسوس ہونا سرد شے کے نقیض (گرم شے اگنی) سے ویاپیہ رُوپ ہے۔

۲۔ سادھ کے برُدھ کاریہ (وہ دلیل جو مدلول کے نقیض ہی کا نتیجہ لازمیہ ہو)

مثال:
دعویٰ۔ یہہ سرد شے نہین ہے .... سالبہ جزئیہ
دلیل:
۱۔ کیونکہ دھوان نکل رہا ہے .... صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲۔ جن اشیا سے دھوان نکلتا ہے وہ سرد نہین ہوتین .... کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان دھوان سرد شے کے نقیض (اگنی) کا کاریہ ہے۔

۳۔ سادھ کے برُدھ کا کارن (مدلول کے نقیض کا سبب لازمیہ)

مثال:
دعویٰ۔ یہان تاریکی نہین ہے .... سالبہ جزئیہ
دلیل:
۱۔ کیونکہ سورج چمک رہا ہے .... صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲۔ جہان سورج چمکتا ہے وہان تاریکی نہین ہوتی .. کبریٰ سالبہ کلیہ

ہم بھی مانتے ہیں پس سیتعہ کو سادھنا قانون انومان کے خلاف ہے بحسب دفعات مذکورہ

مثال
دعویٰ - وہاں سایہ ہے .... قضیہ موجبہ جزئیہ
دلیل
۱- کیونکہ سامنے چھاتا نظر آرہا ہے .... مقدمہ صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲- جہاں چھاتا ہوتا ہے وہاں سایہ ضرور ہوتا ہے - مقدمہ کبریٰ موجبہ کلیہ

۴- سادھ کا پوربچر (جسکا ہونا دلول کے قبل لازمی ہو)

مثال
دعویٰ - روہنی نچھتر دو گھڑی بعد نکلیگا .... موجبہ جزئیہ
دلیل
۱- کیونکہ کرتکا نچھتر ابھی نکلا ہے .... صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲- جب کرتکا نچھتر نکلتا ہے تو اوسکے دو گھڑی
بعد روہنی نچھتر ضرور نکلتا ہے .... کبریٰ موجبہ کلیہ

۵- سادھ کا اُتّرچر (جسکا ہونا دلول کے بعد لازمی ہو)

مثال
دعویٰ - بھرنی نچھتر دو گھڑی قبل نکلا ہے .... موجبہ جزئیہ
دلیل
۱- کیونکہ کرتکا نچھتر ابھی طلوع ہوا ہے .. صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲- جب کرتکا نچھتر نکلتا ہے اُس سے دو گھڑی
قبل بھرنی نچھتر ضرور نکلا کرتا ہے .... کبریٰ موجبہ کلیہ

۶- سادھ کا سہچر (جسکا ہونا دلول کے ساتھ لازمی ہو)

مثال
دعویٰ - اس ہتھے میں روپ (شکل یا شباہت رنگ) ہے ... موجبہ جزئیہ
دلیل
۱- کیونکہ اسمیں رس (ذائقہ) ہے .... صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲- ذائقہ رکھنے والی سب چیزوں میں روپ ضرور ہوتا ہے .. کبریٰ موجبہ کلیہ

و غیرہ صنعت ہیں اُن سب کے صانع کمہار و جولاہے و غیرہ ہیں۔ یہہ ستر ہے ہی ابھی

ذیل میں اُسکے معنی و اقسام وغیرہ کی کسیقدر حسب ضرورت توضیح کیجاتی ہے۔ ناظرین ذرا غور کی نگاہ سے اسے دیکھیں کیونکہ اسی پر تمام تصورات و تصدیقات قیاسی کے اثبات کا دارومدار ہے۔

ہیتو یا سادھن۔ وہ دلیل سالم کامل ہے جسکا اپنے سادھیہ (مدلول مجہول) کے ساتھ ابنابھاؤ (لزوم) ہو۔ یعنی جو مدلول کو لازمیہ ثابت کرے۔

اسکی اقسام حسب ذیل ہیں

۱۔ [illegible] **انوئیہ ہیتو** جسمیں دعویٰ اور دلیل دونوں قضایائے موجبہ ہوں۔

۱۔ [illegible] سادھیہ روپ سادھن (وہ دلیل جسمیں مدلول کا معلول لازمی ہو)

مثال
دعویٰ۔ تمام اجسام انسانی تغیر پذیر ہیں ۔۔۔۔ قضیہ موجبہ کلیہ — مجہول
دلیل
۱۔ کیونکہ وے سب حادث ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ مقدمہ صغریٰ موجبہ کلیہ — معلوم
۲۔ جو حادث ہیں وے سب تغیر پذیر ہوتے ہیں ۔۔ مقدمہ کبریٰ موجبہ کلیہ

۲۔ سادھیہ کا کاریہ (مدلول کا نتیجہ لازمیہ)

مثال
دعویٰ یہہ شخص انگریزی زبان جانتا ہے ۔۔۔۔۔ قضیہ موجبہ جزئیہ
دلیل
۱۔ کیونکہ وہ انگریزی میں گفتگو کر رہا ہے ۔۔۔ مقدمہ صغریٰ موجبہ جزئیہ
۲۔ جو انگریزی میں گفتگو کرتے ہیں وے سب انگریزی زبان ضرور جانتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔ مقدمہ کبریٰ موجبہ کلیہ

۳۔ سادھیہ کا کارن (مدلول کا سبب لازمیہ)

بتیو اکنجنکر ہیتوابھاس[1] ہی یعنی اوس فقرہ کا مطلب یہ ہی کہ جگت مین جسقدر گھٹ پٹ

۱- پرتیکش بادھت (خلاف بدیہات) جیسے آگ کو سرد ثابت کرنا یہ دلیل دیکر کہ پانی ایک عنصر ہے جو سرد ہے اور آگ بھی ایک عنصر ہے اسلئے یہ بھی ضرور سرد ہے۔

۲- انومان بادھت۔ (خلاف قیاس) جیسے آواز کو لاتغیر یا لاتبدل ثابت کرنا۔ یہہ دلیل دیکر کہ وہ حادث ہے۔

۳- آگم بادھت (خلاف کلام مقدس یا مذہبی) جیسے اعمال حسنہ کو عاقبت (آیندہ زندگی) مین تکلیف دہ ثابت کرنا۔ یہ دلیل دیکر کہ اعمال سئیہ جنکا فاعل انسان ہے آیندہ زندگی کے لئے باعث تکلیف ہوتے ہین اور اعمال حسنہ کا فاعل بھی انسان ہی ہے اسلئے یہ بھی آیندہ زندگی کے لئے ضرور تکلیف دہ ہین۔

۴- لوک بادھت (خلاف عقاید عوام) جیسے انسانی کھوپڑی کو پاک ثابت کرنا۔ یہ دلیل دیکر کہ سنکھ وسیپ وغیرہ کو جو جانداروں کی استخوان ہین لوک مین پاک مانا جاتا ہے اور انسان بھی ایک جاندار ہے اسلئے اوسکی کھوپڑی بھی ضرور پاک ہے۔

۵- سوبچن بادھت (متناقض کلام) جیسے یہ ثابت کرنا کہ میری ماں عقیم ہے۔ یہ دلیل دیکر کہ اوسکے حمل قرار نہین پاتا۔

[1] اکنجنکر ہیتوابھاس۔ دلیل ناقص کی وہ قسم ہے جو سدھ پکش یا بادھت [illegible] کے اثبات مین مستعمل ہوتی ہے۔

[illegible]

حروف ج اور دغیرہ حروف د عارض ہے یعنی اوسکا پکش[۵۱] سدہ پکشا بھاس[۵۲] اور اوسکا

---

[۵۱] پکش = دعوی۔
پرتگیا یعنی دعوی دو جزون سے مرکب ہوتا ہے۔ ایک دھرمی یا پکش (محکوم علیہ موضوع یا مقدم) دوسرا دھرم یا سادھیہ (محکوم بہ یا محمول یا تالی) دھرمی یا پکش وہ ہے جسکی نسبت کچھ ثابت کرنا ہے یا جسپر کچھ حکم لگایا جاتا ہے اور دھرم یا سادھیہ وہ ہے جو کچھ دھرمی کی نسبت ثابت کرنا ہے یا اوسپر جو حکم لگایا جاتا ہے۔
مگر بعض مواقع پر لفظ پکش دعوے کے ہر دو جزو مجموعی کے لئے بھی لاتے ہین جیسا کہ یہان لایا گیا ہے۔

[۵۲] سدہ پکشا بھاس = امر مسلمہ بہر دو فریق۔ یعنی ایسا پکش جو فریق ثانی کو بھی پہلے سے ہی تسلیم ہو۔
پکش کے لئے حسب ذیل تین صورتون کا ہونا لازمی ہے۔
۱۔ اسدھ۔ یعنی جو فریق ثانی کو تسلیم نہو۔
۲۔ انشٹ ۔۔ یعنی جو اپنے موافق ہو منافق نہو۔
۳۔ ابادھت ۔۔ یعنی جو صریح جھوٹ و خلاف نہو۔
پس جو پکش ان تین صورتون مین سے کسی ایک سے بھی خالی ہو وہ پکشا بھاس کہلاتا ہے
صورت اول سے خالی کو سدھ پکشا بھاس کہتے ہین۔
صورت دوم سے خالی کو انشٹ پکشا بھاس کہتے ہین۔
صورت سوم سے خالی کو بادھت پکشا بھاس کہتے ہین جو پانچ اقسام پر منقسم ہے

نقصان ہے فایدہ ایک رتی بھر نہین - اور نقصان بھی عظیم ہے یعنی خدا کی عدالت صریح سخت بیرحمی کی ہے - اور جو اوس سے عبرت وغیرہ کا فایدہ بیان کیا جاتا ہے وہ محض جھوٹ ہے صاف ظاہر ہے کہ عدالت کرتے ہوئے ایشور کو ہزار ہا برس ہوگئے اور ہر وقت بلکہ ہر لحظہ کرتا رہتا ہے مگر نہ کسیکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کس خطا کی سزا دیجاتی ہے اور کون دیتا ہے تاکہ کوئی عبرت حاصل کرے اور نہ کسیکو ہنوز عبرت حاصل ہوئی بلکہ روز بروز گناہ کا وقوع المضاعف ہے چنانچہ زبان زد عوام ہے کہ زمانہ بُرا آتا جاتا ہے اور کسی بزرگ کا قول بھی ہے

فرد ظلمہ اول درین جہان کم بود ✤ ہر کہ آمد بران مزید کرد + اور پوران شاستر ون کے موافق بھی ست یگ سے کلجگ تک متواتر گناہ ایزاد ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہیگا پس اگر ایشور کی عدالت اس غرض سے ہے تو بالکل غلط اور لاعلمی و ناتجربہ کاری سے ہے اور سراسر رحم کی ضد ہے - البتہ اگر حکامان فوجداری کی طرح علانیہ ایشور حکم سناتا اور فرد قرارداد جرم بھی سنائی جاتی اور سب کے دیکھتے ہوئے فرشتہ یا اور کوئی مجرم کو زجر اور سزا دیجاتے اور رکھتے تو عبرت ہوسکتی تھی اور ہوتی - اور تب ہی ایشور کی سزا دہی اور عدالت گستری وغیرہ سے کچھ نفع اور فایدہ متصور ہوسکتا تھا اور ہوتا بھی - اب تو محض فضول ہے - اور ہمارے گواہ عدالت مین صرف عدالت کی طلبی کی وجہ سے آتے ہیں بڑی نادانی کی بات ہے کہ اس اعتراض سے اون پر طرفداری کا شک تجویز کیا جاتا ہے - یون تو کوئی گواہ بھی طرفداری سے مبرا نہین ہوسکتا کیونکہ سب عدالت مین ضرور آتے ہین -

اب لیجیے قانونی دلیلات کی تردید -

اول قانون **انوماں** کا فقرہ جو بیان کیا گیا ہے اوسپر قانون انومان کی دفعہ ۲

پیسہ کھویا اور روپیہ کمایا۔ چنانچہ اسکا وہی نتیجہ ہے جو مین نے عرض کیا کہ ایشور نے مجرم پر بیرحمی کی اور باقی پر (اگر عبرت ہو) رحم۔ پس مثال خود ہمارے موافق ہی یعنی اوس سے عدالت اور رحمت کا اختلاف ثابت ہی ہے۔ ہان البتہ اوس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ پیسہ کے نقصان سے اگر روپیہ کا فایدہ متصور ہو تو اس عمل مین کیا ہرج اور کیا عیب ہے۔ یعنی اگر دو چار یا سو پچاس کو سزا دینے سے ہزارون پر رحم ہوتا ہو تو ایسا عمل ایشور کے حق مین کیون ناواجب کہا جاے۔ لیکن ہم کہتے ہین کہ عوام کے لیئے پیسہ کا نقصان روپیہ کے فایدے کے لیے کرنا ناجایز نہین اسلیے وہ داخل فایدہ سمجھا جاتا ہے مگر ایشور بیتراگ (کسی سے محبت و نفرت نرکھنے والا) کے حق مین کسی پر عبرت پہونچانے وغیرہ کے لیئے بیرحمی کرنا اوسکی اس بیتراگ صفت پر داغ لاتا ہے مثلاً اگر کوئی ظالم وجابر بادشاہ یا کوئی دیگر صاحب طاقت یا ڈاکو وغیرہ کسی پرہیزگار دھرماتما تارک الدنیا سے کہے کہ "اگر تم فلان شخص (؟) اپنے ہاتھ سے سخت بیرحمی کے ساتھ قتل کروگے تو ہم فلان پچاس یا سو بیگناہون پر کسی قسم کا جبر وظلم نکرینگے ورنہ یاد رکھو تمہاری حکم عدولی سے یہہ سب کے سب ہمارے ہاتھون سخت تکلیف پاینگے" ایسی صورت مین کیا وہ زاہد تارک الدنیا یہہ سمجھکر کہ ایک کو ایذا پہونچانے سے بہت سے لوگ ایذا پانے سے بچتے ہین ایسے بیرحمی کے کام کو خود عمل مین لائیگا ہرگز نہین۔ ایسا ہی بیتراگ ایشور کا کسی ایک یا ہزار کے لیئے بھی اپنے کو بیرحمی کا داغ لگانا سخت جہالت ہے۔

یہان تک مین نے بابو صاحب کی معقولہ باتون کو مانکر ہی بحث کی ہے۔ اب یہہ دکھلاتا ہون کہ یہ بیان بابو صاحب کا سراسر غلط ہی یعنی یہہ کہ اس عمل مین صرف نقصان ہی

۳- جیسے زیور وغیرہ کا سنار وغیرہ .... اداہرن (تمثیل)

۴- چونکہ جگت کا صانع تمام جگت کا فاعل ہے ...... اُپنے (تکرار دلیل)

۵- اسلئے اُسکو بھی محیط کل وہمہ دان وہمہ توانا وغیرہ

باصفات ہونا لازمی ہے .... نگمن (نتیجہ)

پس اس سے ایشور کا بہمہ صفت موصوف ہونا بھی ثابت ہوا یعنی ہر دو دلیلات سے یہہ نتیجہ برآمد ہوا کہ جگت کا صانع کوئی ضرور ہی اور وہ باصفات ہے۔ اور قانون اگم ہو اپورشے (अपौरुषेय) اندسِدّھ دیہ تحریری ثبوت مین داخل کئے گئے ہین وہ ہمارے موافق ہین ہی۔ پس سمع خراشی کی کیا ضرورت ہے۔ کافی سمجھتا ہون انھین دلیلات لاردو کو۔

سب حیران ہوتے اور خوش ہو کر دیان چند کی طرف دیکھتے ہین۔

دیان چند۔ (کھڑا ہو کر اور کچھ مسکراتے ہوئے) جناب عالی بفرض اسکے اگر دیگر اشخاص کو عبرت بھی ہوتی ہو تاہم رحمت اور عدالت مین بہت کچھ تفاوت اور مغایرت ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ عبرت کی وجہ سے دیگر اشخاص پر رحم ہو یا کچھ اور غرض۔ لیکن عدالت مین شخص مجرم پر سخت بیرحمی ہوتی ہے کیونکہ رحم مرحوم کے دکھ مین دکھی ہونے اور حتی الوسع اوسکو رفع کرنیکا نام ہے جو راگ (محبت) کا جزو ہے اور عادل مجرم کو بلا ترحم حتی الاقدور سزا دینے کو کہتے ہین جو دویش (نفرت) سے متعلق ہے پس دونون مین زمین آسمان کا تفاوت ہے۔ خلاصہ یہہ ہوا کہ بعض پر بوجہ عبرت ہونیکے رحم ہوتا ہے اور بعض پر بوجہ گنہگاری کے بیرحمی۔ اور پیسہ کے نقصان سے روپیہ کے پیدا کرنیوالے کو بھی موٹی نظر والے خواہ کچھ کہین لیکن باریک بین اور حقیقت دان جانتے ہین کہ اوسنے

بلکہ عدل اور رحم ایک ہی ہین - یعنی تمام دیگر اشخاص کو عبرت دلانیکے لئے عدالت گستری سے کسی مجرم کو سزا دینا رحم ہی مین داخل ہے - مثلاً خون کے مقدمہ مین عدالت فوجداری سے جبکہ کسیکو پھانسی کا حکم ہوتا ہے تو تمام رعایا خوف کھاتی ہے اور اُس جرم کے وقوع مین کمی آتی ہے پس ایک شخص کے مارنے سے چونکہ ہزارہا اشخاص کا بچاو ہوا لہذا وہ داخل رحمت ہی ہے جیسا کہ ایک پیسے کے نقصان مین اگر روپیہ کی یافت کی امید ہو تو وہ داخل نقصان نہین - اور گواہان مدعی اگر بتیراگی ہوتے تو عدالت مین کیون آتے پس اونکا بیان بھی طرفداری سے خالی نہین ہو سکتا لہذا نامعتبر ہین -

اب مین قانونی دلیلات بھی پیش کرتا ہون - اول قانون انوہان سے ہی ثبوت لیجیے -

۱- جگت کا صانع و منتظم ضرور ہے . . . . پرتگیا (دعوی)

۲- کیونکہ یہہ صنعت ہے اور کوئی صنعت بلا صانع کے نہین ہوتی - ہیتو (دلیل)

۳- جیسے گھڑے کا صانع کمہار اور پارچہ کا جولاہہ . . . . اداہرن (تمثیل)

۴- چونکہ جگت بھی صنعت ہے . . . . اُپنے (تکرار دلیل)

۵- پس اسکا بھی صانع ضرور ہے . . . . نگمن (نتیجہ)

یہہ قانونی حجت تو کافی ہے صانع کے اثبات مین - اب چونکہ با صفات صانع پر بھی اعتراض کیا گیا ہے لہذا اوسکو بھی ہم ثابت کرتے ہین -

۱- اُس جگت کے صانع کو محیط کل و ہمہ دان و ہمہ توانا وغیرہ صفات سے موصوف ہونا لازمی ہے . . . . پرتگیا (دعوی)

۲- کیونکہ ہر فاعل اپنے فعل مین محیط اور اُس فعل کا عالم و توانا وغیرہ بھی ضرور ہوتا ہے . . . . ہیتو (دلیل)

جب ضرورت ہوئی تو بیتیر اگ ہیجانند سوپ کہان سے تھا اور گواہ دوم اگرچہ کہتا ہے
کہ میرا بیان ٹھیک ہے الّا اسکا یہہ کہنا بھی جہالت کی حالت کا ہے لہذا ہرگز قابل
اعتبار نہین۔ جیسا کہ کسی شرابی کا خمار کی حالت مین یہہ کہنا کہ میرا بیان درست ہے
کبھی پذیرائی کے قابل نہین ہوتا۔ اب اگر ایسے گواہان کے بیان پر ہی استدلال
کیا جاتا ہے تو فبہا! کیا ضرورت ہے عدالت کا زیادہ وقت ضایع کرنے کی۔ ورنہ
اپنے قانونی عذر جو رکھتے ہون پیش کرین۔ اور ہم اپنے گواہان کے بیان پر اس لیے
استدلال کرتے ہین کہ باوصف حقیقی تایا ہونے کے طریقہ شہادت اور قرینہ سے
و نیز دلیلات لا رد سے اونکے بیان کی صداقت ظاہر ہے اور عدالت کے نزدیک بھی
وہ باوقار اور معتبر و متدین ہین کیونکہ وہ بیتیراگی ہین یعنی کسی سے غرض و حسد نہین رکھتے
جو دروغ کی بنیاد ہے۔ پس اگر ایسے گواہان کے بیان پر بھی بھروسہ نہوگا تو کیا جو عدالت
کی راے مین نامعتبر اشخاص ہین اونکے بیان پر اطمینان کرنا چاہیے اور مین عرض بھی کر چکا
ہون کہ عدالت کو بیانات کی معتبری و نامعتبری مین امتیاز کرنا ضرور ہے۔ خلاف اسکے
گواہان مدعا علیہ ہرگز ایسے نہین بلکہ سراگی ہین۔ قطع نظر اسکے اگر فرض کرین کہ ہمارے
گواہان کے بیان نامعتبر ہین تو بھی اوس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہماری شہادت سے
مدعا علیہم کے بیان کی تردید نہین ہوئی لگر وہ تردید خود اونکے گواہان کے بیانات سے
ہی کہ جنپر بار ثبوت تھا ہوتی ہے۔

پیرمانا بھاس (کچھ شرمندہ ہوکر) حضور اگرچہ اس بیان کے تردید کرنے کی ہم
اب کچھ ضرورت نہین سمجھتے۔ کیونکہ قانونی مباحثہ مین سب امورات طے ہو جاوینگے
لیکن صرف اسقدر کہتا ہون کہ رحمت اور عدالت مین ایک اور طرح سے بھی موافقت ہے

کی رشتہ داری کی وجہ سے نامعتبر بتلاتے ہین۔

پرمان چند۔ حضور گواہان مدعا علیہ کا بیان اگرچہ حلفیہ ہے لیکن یہہ لازمی بات نہین کہ حلفی بیانات مین شک نکیا جاوے ورنہ جرح اور مباحثہ وغیرہ کرنے کی کچھ ضرورت نہ ہے اور خصوصاً ایسا بیان جو مختلف اور ناممکنات سے ہو کیونکر راست اور درست سمجھا جا سکتا ہے۔ خود مختاری اور مجبوری کے مسئلہ کی بحث کو مین بھی قانونی دلیلات کے وقت پر ہی چھوڑتا ہون۔ نست کارن اور آپادان کارن بتلانے مین اختلاف گواہان کا بابو صاحب کو تسلیم ہی ہے اگرچہ وہ کہتے ہین کہ اصلی واقعہ مین اختلاف نہین مگر جرح کا مطلب ہی یہہ ہوتا ہے کہ جو اصلی واقعہ مین اختلاف نکرین اونکا بیان اسطرح جھوٹا ثابت کیا جاتا ہے۔ اور صفات کے بارے مین مین نے یہہ ثابت کر ہی دیا ہے کہ بتیر آگ وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کا صانع ہونا غیر ممکن ہے جسکی کوئی تردید تو نہین کیگئی بلکہ اسکے جواب مین یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا صفات کے بھی صانع کُل ہونا غیر ممکن ہے اسپر ہمکو کوئی اعتراض نہین بس نتیجہ یہہ ہوا کہ بتیر آگ وغیرہ صفات سے موصوف صانع کل ہو سکتا ہے اور نہ بلا صفات یہی ہمارا اصلی مطلب ہے۔ اور رحیمی و عدالت کا اختلاف کبھی رفع نہین ہو سکتا اور نہ کیا گیا ہے بلکہ اس بیان سے کہ کسیوقت مین رحیم اور کسیوقت مین عادل ہے اوس ذات پاک پر ایک سخت تلون مزاجی کا اور عارض کیا گیا۔ اور یہہ بھی کہ نہ وہ رحیم کامل ہے نہ عادل۔ ایسا ہی بتیر آگ سچانند سروپ اور صنعت وغیرہ کی خواہش مین بھی اختلاف لا رد ہے کیونکہ اول تو اوسکی یہہ توانائی ثابت نہین چنانچہ آیندہ ظاہر ہوگا پھر بالفرض اسکے کہ وہ توانا بھی ہے اور اوسکی توانائی سے فوراً بحسب خواہش فعل وقوع ہو جاتے ہین مگر خواہش تب ہی ہوتی ہے کہ جب کوئی ضرورت درپیش ہو اور

دلائی بالکل درست اور اسکے اس بیان ماقبل کے حرف بحرف موافق ہے کہ ہر جاندار کسی فعل کا
نتیجہ اوٹھانے مین مجبور اور اس نتیجہ کا دینے والا وہی عالم کل پرمیشور ہے۔ چنانچہ اسکی بحث
مفصل قانونی دلیلات مین عرض کیجاویگی۔ پھر یہہ اختلاف جو بیان کیا گیا ہے کہ ایک گواہ
پرمیشور کو نمت کارن بتلاتا ہے اور دوسرا اپادان۔ اگرچہ یہہ اختلاف واقعی درست ہی
مگر اصلی واقعہ یعنی جگت کی صنعت ہونے مین اختلاف ہرگز نہین یعنی ہر دو گواہ متفق بالکل
ہین کہ جگت صنعت اور ناقدیم ہے۔ صفات کی بابت اگر بابو صاحب کا مطلب یہہ ہے
کہ باصفات صانع نہین۔ وسکتا یہہ اونکی غلطی ہے کیونکہ بلاصفات کے صانع ہونا غیرممکن
ہے۔ باقی جو رحمت وعدالت وغیرہ مین اختلاف بتلایا وہ بھی غلط ہے کیونکہ جسوقت وہ
اپنی عدالت گستری سے ہر ایک ذی روح کو اسکے اعمال کا ثمرہ بلا کم وکاست دیتا ہے
اسوقت وہ عادل کامل ہے۔ اور جب من سے کئے ہوے پاپون کو پشچاتاپ کرنے پر
معاف کر دیتا ہے تب رحیم۔ پس ہر دو صفات کا اثبات اوسمین ہے۔ ایسا ہی سچانند
سروپ اور صنعت کرنیکی خواہش مین بھی کچھ اختلاف نہین کیونکہ وہ ہمہ توانا ہے جسوقت
اسکو خواہش ہوئی فوراً انواع خلقت ہوگئی پس سچانند سروپ مین کچھ ہرج واقع نہین ہوتا
اور گواہ دویم اگرچہ کہتا ہے کہ مجھکو اودیا حایل ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ ظاہر کرتا ہے کہ
یہہ بیان میرا حقیقت مین درست ہے پس ایسے گواہان کی شہادت پر کیون استدلال
نکیا جاوے۔ علاوہ اسکے ہم کچھ گواہان کے بیان پر ہی حصر نہین رکھتے بلکہ ہمارے پاس
دلیلات قانونی بہت کچھ ہین لیکن وہ گواہان کے بیان کے مباحثہ کے بعد ظاہر کیجاوینگی
پھر بابو صاحب کی زبردستی دیکھئے کہ اپنے گواہ حالانکہ مدعی کے حقیقی بابا ہین۔ اونکے
بیان پر تو آپ استدلال کرتے اور قانوناً جایز بتلاتے ہین مگر ہمارے گواہان کو میرہ

نہین ہوسکتا مثلاً حضور کہ منصب منصب جی ہین اگر آپکے سامنے یہہ عذر پیش کیا جاوے کہ
کہ مدعا علیہ غریب اور بیچارہ ہے لہذا ادائگی قرضہ سے بری کیا جاوے اور حضور کو اوسپر
رحم آجاوے تو یہہ آئین انصاف سے بعید ہے - پھر ایسا ہی اصل ایک سرو بے غیر تغیری
اور وقتاً فوقتاً انواع صنعت کی صانعی وغیرہ مین ضد ہے اور نیز بیتیراگ آنند سروپ
اور جگت پیہ اکرنیکی خواہش وغیرہ مین - پس بہر نوع ثابت ہے کہ جسمین صفات مذکورہ ہوتی
ہین وہ جگت کا صانع ہرگز نہین ہوسکتا اور یا جو جگت کا صانع ہوگا اوسمین صفات مذکرہ
نہونگی پس بہر دو صورت بیان گواہان مذکور کا محض نامعتبر ہے - قطع نظر اسکے گواہ دوم
خود قبول کرتا ہے کہ مجھکو بھی اودیا یعنی جہالت (جو اصلیت کے خلاف دکھلانیوالی ہی)
حایل ہے پس تعجب ہے کہ ایسے جاہل کے بیان پر کیونکر استدلال کیا جاتا ہے قانونی
عذر ہنوز کوئی پیش نہین کیا گیا کہ جسکی تردید کیجاوے لالہ کتھنچت چند کے بیان پر
جو اعتراض ہے وہ محض نافہمی سے ہے اونکا بیان تو فی الحقیقت اصلیت کی روح اور
حقیقت کی جان حرف حرف سے موافق ہے چنانچہ بوقت تجویز مقدمہ عدالت پر روشن
ہو جاویگا اور ہمارے دونون گواہان کی نسبت جو یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مدعی کے تایا
ہین لہذا قابل اعتبار نہین یہہ غلط ہے کیونکہ بیٹے کے مقدمہ مین باپ کی گواہی بھی قانوناً
جایز ہے لیکن اوسمین عدالت کو امتیاز کرنا چاہیے کہ آیا وہ بیان اور وہ طریقہ شہادت
طرفداری سے خالی ہے یا پُر از بدنیتی و بے ایمانی -

میر مانا بھاس - حضور ہمارے گواہ اگرچہ بیرتت چند مدعا علیہ کے نبیرہ ہین لیکن اونکا
بیان حلفیہ ہے پس اوسمین شک کرنا بیجا ہے - علاوہ اسکے ہمارے گواہ آریہ جیند
کا یہہ تسلیم کرنا کہ جس شخص کا مال چوری گیا اوسکو کسی فعل سابقہ کی سزا منتظم حقیقی پرتیشور نے

بیان کی تردید۔ اول معزز گواہان کی غیر موجودگی پر لحاظ فرمایئے کہ دونون کو بیرت چند علم کا نبیرہ ہونا تسلیم ہے جسکی طرف سے وہ شہادت مین پیش کئے گئے ہین۔ علاوہ اسکے گواہان کی لغزش بیانی دیکھیئے اول وہ کہتا ہے کہ جیو ہر نیک و بد فعل کے کرنے مین خود مختار ہے اور پھر چوری کی تمثیل مین اقرار کرتا ہے کہ جس شخص کا مال چوری گیا اوسکو کسی فعل سابقہ کی سزا دلانے کے لئے پرمیشور ہی نے چور کے ہاتھ سے یہ فعل بد کرایا جسکے صریح یہہ معنی ہین کہ چور اپنے چوری کے فعل بد کرنے مین مجبور ہے۔ دوم چوری کا فعل بد پرمیشور کیطرف سے کرانا بیان کرنے مین پرمیشور کی مقدس وغیرہ صفات حمیدہ مسلمہ پر بھی سخت الزام آتا ہے۔ اسکو بھی چھوڑ کر غور کیجئے کہ اگرچہ ہر دو گواہ کہتے ہین کہ جگت کا صانع ایشور ہے مگر طریقہ صنعت مین باہم اختلاف ہے یعنی گواہ اول پرمیشور کو جگت کا نمت کارن بتلاتا ہے اور گواہ ثانی کہتا ہے کہ تمام اشیا برہم سروپ ہی ہین یعنی برہم اپادان کارن ہے پس دونون مختلف بیان خود ایک دوسرے کو رد کرتے ہین صفات کی بابت جو جرح کیگئی تھی اسکا متعلق ہونا تو بابو صاحب کو خود ہی معلوم ہو گیا ہوگا لیکن اون سے میرا یہہ مطلب ہرگز نتھا کہ مین ایشور مین اونکی نفی ثابت کرون بلکہ ہماری غرض یہہ ہے کہ جگت کے صانع کا صفات ربانی سے موصوف ہونا ہرگز ممکن نہین اور نہ بتیر آگ وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشو کیسطرح جگت کا صانع ہوسکتا ہے اور نیز جو صفات معزز گواہ صاحب نے بیان فرمائی ہین اون مین باہم اختلاف بھی ہے یعنی دو ایسی مختلف صفتین ایک وقت مین ایک موصوف مین ہرگز نہین رہ سکتین چنانچہ مختصراً اونکی قلعی کھولی جاتی ہے :—

اول رحمت اور عدالت مین ہی سخت اختلاف ہے یعنی جو عادل ہوتا ہے وہ رحیم ہرگز

پرمانا بھاس۔ بہت اچھا حضور۔ اگر یہی ارشاد ہے تو اول مین ہی شروع کرتا ہون

مباحثہ

پرمانا بھاس۔ ہمارا اول نمبر یعنی جگت کا صانع ایشور ہے اور جگت صنعت ہے ہمارے معزز گواہان بابو آریہ چند و ویدانت سنگھ کی معتبر اور غیر مجروح شہادت سے بخوبی ثابت ہے جن پر بابو پرمان چند صاحب وکیل مدعی نے صرف یہہ جرح کی تھی کہ اوس صانع باکمال ایزد ذوالجلال مین صفات ربانی موجود ہین یا نہین جس سے اغلبًا اونکا مطلب یہہ ہوگا کہ اگر اوسمین صفات مذکورہ نہین تو اوسکا صانع ہونا ہرگز ممکن نہین۔ یہہ بات بہت ٹھیک اور درست ہے۔ اِلّا وہ جگت کا صانع ہمہ دانی وہمہ توانائی وغیرہ جملہ صفات سے موصوف ہے چنانچہ گواہان مذکور نے ہر صنعت کا اقرار و اظہار بخوبی نہایت توضیح اور تشریح کے ساتھ کیا باقی اور جرح جسقدر کیگئی وہ سب غیر متعلق ہے۔ پس مین اول شہادت لسانی پر ہی استدلال کرتا اور کافی سمجھتا ہون قانونی دلیل بعد مین ظاہر کرونگا۔ اور شہادت تردیدی کی حقیقت عدالت پر خود ہی ظاہر ہے کہ لالہ تحقیقت چند صاحب کے بیان سے تو کچھ نتیجہ ہی حاصل نہین ہوسکتا بلکہ وہ کسیقدر ہمارے موافق ہی ہین ایک جمست چند کا بیان ہے لیکن وہ اکیلا قانونًا ناکافی ہے علاوہ برین ہر دو گواہان کو تسلیم ہے کہ وہ مدعی کے تابع ہین پس اغلب ہے کہ اونکو مدعی کی خاطرداری منظور و قبول ہو ایسے گواہان پہ ہرگز بھروسہ نہین ہوسکتا۔ دستاویزی ثبوت کی قلمی کھولنے کے لئے تو حضور یہہ ایک فہرست پیش کرتا ہون ملاحظہ فرمائی جاوے۔

پرمان چند (کھڑا ہو کر اور پنسل کے کئے ہوے نوٹ ملاحظہ کر کے) اب لیجئے حضور اس

منصرم - چپراسی جاؤ۔
بلواو (فریقین کے پاس جاکر) چلیے صاحب بلاتے ہیں سرکار
سب حاضر ہوتے ہیں۔
عدالت ۔ (وکلا فریقین سے) اچھا اب مباحثہ شروع کیجیے مگر مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ ہر تنقیح کی بابت علیحدہ علیحدہ بحث ہو۔
سب وکلا ۔ بہت مناسب ہے حضور۔
عدالت ۔ اچھا شروع کیجیے۔ اول کسکی جانب سے ہوگا۔
پرمانا بھاس (وکیل مدعا علیہم) حضور مدعی کی جانب سے ہوگا۔
پرمان چند (وکیل مدعی) حضور ہم جبتک کہ کوئی ہمارے خلاف ثابت نکرے کیونکر اور
اسکی تردید کریں اور کیا ضرورت ہے۔ پس جو کچھ کہنا ہے اول بابو صاحب کہیں۔
پرمانا بھاس ۔ جناباً۔ دعویٰ آپکا ہے۔ جبتک آپ اوسکو ثابت نکریں تو ہم کیونکر تردید
کریں۔ یہہ اعتراض آپکے اوپر آتا ہے نہ کہ ہمارے۔
پرمان چند ۔ بابو صاحب یہہ اجلاس ہے۔ ذرا سوچکر گفتگو کیجیے۔ بھلا ہمارا دعویٰ بہت ہی
ہی کب ہے یعنی حرف بحرف آپکو تسلیم ہے۔ جو ابہی آپکی نئے ڈھنگ سے ہے اسکو
ثابت کرنا آپکا فرض ہے نہ کہ ہمارا۔
عدالت ۔ بیشک۔
پرمانا بھاس ۔ حضور اول شہادت ہماری جانب سے ہولی مباحثہ اسطرف سے ہو یہ بہتر ہے
عدالت ۔ اسکی کیا ضرورت ہے یہہ کیا کوئی حصہ کشی ہے شہادت بھی ایک ہی ہے اور
مباحثہ بھی پس یہہ بھی اول آپکی طرف سے شروع ہوگا۔

تنبیہات ناشنک ناٹک

حصہ سوم

سین ہفتم

احاطہ عدالت دیوانی

تاریخ ۰ دسمبر ۱۸۸۸ء

کثرت شائقین و ناظرین و شاگردان فریقین سے تمام احاطہ عدالت بھرا ہوا ہے -
یکایک مسٹر ٹگیان صاحب بہادر جج و مسٹر بریا صاحب بہادر کلکٹر ضلع و اسسٹنٹ
کلکٹر و صاحب مہتمم بندوبست وغیرہ معیت سی خواندہ و سنجیدہ لیڈیون کے مقدمہ
موصوفہ کے مباحثہ کے استماع کے لئے تشریف لاتے اور لوگون کے اشتیاق کو بڑھاتے
ہین - جج ماتحت جملہ صاحبان حکام کے لئے کرسیان بچھواتے اور بہت اعزاز و اکرام
سے مشکوری ظاہر فرماتے ہین -

عدالت (منصرم سے) اچھا بلائیے صاحب وکلا فریقین کو -

انچہ بر خود نپسندی بر دیگران مپسند

اوم

منتخبات ناشک ناٹک

جسمین ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ مین ہر ایک مت کی آزادانہ بحث کرکے
سچ اور جھوٹ کے کھرے کھوٹے کا امتحان کیا گیا ہے

حصہ سوم

مصنفہ پنڈت رکھب داس صاحب متوطن قصبہ چلکانہ ضلع سہارنپور

جسکو

حسب فرمایش جناب بابو سورجبھان صاحب وکیل عدالت منصفی دیوبند
ناظم [illegible] بہاری لال ڈی اے [illegible] مصنف [illegible]
[illegible] وغیرہ [illegible]
جسمین [illegible] وغیرہ [illegible]

بعد نظر ثانی

مطبع جین پرکاش بلند شہر مین باہتمام منشی ہر پرشاد چھپوایا

ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

۱۰۰۰ جلد — جملہ حقوق محفوظ ہین — قیمت فی جلد ۱۰

آریہ چند۔ پھر جبکہ آپ کہتے ہیں کہ ہر خط میں شے کی بدل جاتی ہی تو شناخت کیونکر کیجا سکتی ہی۔

بودھ چند۔ البتہ یہ خرابی تو بیشک ہوئی مگر باقی میں سب ٹھیک ہو جائیگا۔

پیریت چند۔ بھیا سچ پوچھو تو کمبخت پرانچند کی جرح ہی ایسی تھی ایک ناستک چند کا بیان تو کیون ہی کچھ کچھ عدالت کے دل پر بھی موثر ہوا تھا ورنہ ہمارے تو تمام بیانات متزلزل ہو گئے۔

سانکھ چند۔ بھلا ہمارے اظہار میں کیا خرابی رہی۔

پیریت چند۔ آپ سب سے زیادہ بگڑے دعوی آپکا یہ تھا کہ تمام اشیا نت ہیں اسکے خلاف آپ نے اول قبول کیا کہ دودھ کا ناش ہو کر دہی ہو جاتی ہی دوئم کاغذ کی خاک وغیرہ وغیرہ۔

سوتیا مبر سنگھ۔ تو بس جی اسطرح آپ ہماری بیان کو بھی ناقص بتلاوینگے۔

پیریت چند۔ جی نہیں آپ سے تو چنداں جرح بھی نہیں ہوئی معلوم آریا نچند نے کیا لحاظ کیا۔

سوتیا مبر سنگھ۔ جناب اگر جرح ہی ہوتی تو کیا تھا۔

پیریت چند۔ خیر اُسوقت دیکھا جاتا۔

ویدانت سنگھ۔ کیون بابو آریہ چند صاحب ہمارا بیان کیسا رہا۔

آریہ چند۔ پھلنے تو لگے تھے آپ بھی لیکن خیر پھر سنبھل گئے۔

ویدانت سنگھ۔ کس بات میں۔

آریہ چند۔ یاد کرو کہ تمنے کہا تھا کہ میں اور پیریت چند دو ہیں اور پھر سنبھلکر کہا کہ ایک ہی ہین مگر حضرت یہ تمہارا ہی کام تھا کہ عدالت کی آنکھوں میں انگلی دیکے وہان پھر بھی ڈٹیا اور جرم کی علیحدگی پر تو خوب کھایا ہی۔

اب اس مقدمہ کی دھوم تمام ضلع بھر میں اور تمام اطراف پنجاب میں دور دور تک پھیلگئی ہر شخص اسکے تماشہ کا شایق اور تاریخ مباحثہ کا منتظر تھا۔

آریہ چند۔ کیون کیا ہوا۔

اسلام علیخان۔ ہوا کیا آخر مجروح ہوگئے نہ۔

آریہ چند۔ کس بات مین۔

اسلام علیخان۔ جی ہان اب کیون یاد رہا تھا۔ کیا تمنے پہلے یہہ کہکر کہ ہر شخص کسی فعل نیک یا بد کے کرنے مین خود مختار ہے تجھے یہہ نہین کہا کہ چور کے ہاتھ سے پرمیشور ہی نے مال کسان کو سرقہ دلائی جسکے صریح یہہ معنی ہین کہ چور چوری کا فعل کرنیکے لئے خداوند کریم کی طرف سے مجبور تھا۔

آریہ چند۔ بیشک یہہ تو کہا تھا مگر یون نہ کہتا تو بھی تو کوئی سنس پیدا ہوتی تھی۔ اچھا آپ ہی کہیے ہم آپنے کیا تھوڑا ہے

اسلام علیخان۔ کیون۔

آریہ چند۔ تمنے خود موس کیواسطے جھوٹ بولنا بھی تسلیم کرلیا اور ہان تمنے اور مسٹر ریجینیرم دونون نے خود مادہ درست کے خود بخود ہونے اور چھانٹے مایہ کے خود ہونیسے کیون انکار کیا۔

اسلام علیخان۔ بیشک یہہ تو ٹھیک ہے لیکن پھر اور کیا ہے۔

آریہ چند۔ تو بس خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت ہی جانتے ہو۔

بودھ چند۔ بس جی کاجل کی کوٹھری مین سے صاف نکل آئے تو ہم ہی۔

آریہ چند۔ کیا کہنے گرا اپنی دانست مین۔

بودھ چند۔ کیون۔

آریہ چند۔ کیا تمنے عدالت مین مدعی مدعا علیہ وغیرہ کو شناخت نہین کیا۔

بودھ چند۔ بیشک کیا۔

پرمان چند۔ شہادت تو سب اچھی ہو گئی اور جیسی آپکو معلوم ہی ہے کہ مین نے کسقدر جانفشانی کی ہی۔ مگر مجھکو اسپر کچھ اشتباہ ہوتا ہے کہ عدالت نے لالہ تشخیت چند صاحب سے جیب کے بیچ بھونک ہونیکی بابت دوبارہ کیون دریافت کیا۔ اسوقت کا انکا طرز انداز اور زبان کا لہجہ وغیرہ مجکو اچھا معلوم نہین ہوتا تھا۔ خیر دیکھا جاویگا۔

تواتھ چند (آہ سرد بھر کر) بابو جی آپکے ہی اختیار ہی۔

پرمان چند۔ بھائی تم تو عجب دل کے کچے دیکھنے مین آئے۔ ارے بھائی ابھی سے کہا آیا یہہ تو صرف خیالی باتین ہین دیکھنا تو کیا پھل پھول لگتے ہین۔

ببیک چند۔ جی ہان بس یہی چاہیے۔ (تواتھ چند سے) بھائی گھبراتے کیون ہو ابھی تو صاحب ہمین گل کھلینگے۔ لو آؤ چلیں (کھڑے ہو کر) اچھا بابو جی جے جنیندر۔

پرمان چند۔ جے جنیندر۔ دیکھو گھبرانا نہین بالکل۔

ببیک چند۔ نہین جی گھبراتے کیون۔

تواتھ چند اور ببیک چند وغیرہ جاتے ہین اور پرمان چند ہی تھوڑے فاصلہ پر پرمانا بھاس ہند کے بستر سے پر بیریت چند وغیرہ بیٹھے ہین۔

بیریت چند۔ (پرمانا بھاس سے) کیون بابو جی کہیے گواہان کے بیان کیسے ہوئے۔

پرمانا بھاس۔ بیان سب کے بہت اچھے ہو گئے گھبراو مت تسکین رکھو۔

بیریت چند وغیرہ سب۔ اچھا تسلیم جناب۔

اور سب جاتے ہین۔

اسلام علیخان (آریہ چند سے راہ مین) کیون صاحب منشی جی کہون پنڈت جی اپنے سماج مین ہی بیٹھکر گڑگڑ باتین بنانی آتی ہین آج بابو پرمان چند کے سوالات پر کیون جواب نہ ہوا

پرمان چند (اپنے بستری پر بیٹھکر محرر سے) منشی جی لاؤ تو دو چار تختہ کاغذ ایک نقشہ طیار کرنا ہی بہت جلدی

محرر کاغذ دیتا ہی اور پرمان چند چند نقشے بہ تکذیب و تردید کتب خانہ مدعا علیہم بہت جلد تیار

کر کے ایک درخواست لکھتا ہی۔

تتوارتھ چند مدعی بنام بیرت چند وغیرہ مدعا علیہم

دعوی نمبری زیر تجویز

جناب عالی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں نقشہ جات منسلکہ درخواست ہذا بہ تکذیب و تردید ثبوت تحریری

جداگانہ بہر مدعا علیہم داخل کرتا ہوں جنکا مسل میں شامل رہنا امر اہم اور نہایت ضروری

ہے لہذا امیدوار ہوں کہ حسب ضابطہ شامل مسل رہیں فقط

عرضی

فدوی تتوارتھ چند مدعی معرفت بابو پرمان چند وکیل

مورخہ ۰ ماہ دسمبر ۱۸۸۰ء

तत्वार्थ चंद्र बक़ ०खु० بابو پرمان چند وکیل

تتوارتھ چند (دستخط کر کے اور نقشجات تیار کردہ بابو پرمان چند کو دیکھکر نہایت خوش ہوکر) واہ

بابو جی واہ! یہ نقشے تو خوب مرتب کیے۔

بیک چند۔ بھائی آخر تو وکیل ہیں۔ اور وکیل بھی کیسے بڑے لایق۔

پرمان چند (نقشجات کو درخواست کے ساتھ منسلک کر کے محرر سے) لو منشی جی جلدی سے داخل کر آؤ

محرر لیکر جاتا ہی اور عدالت میں پہونچکر سررشتہ دار کو دیتا ہے۔ **عدالت کیا ہے**۔

سررشتہ دار۔ مدعی کی جانب سے ایک درخواست ور یہ نقشے ہیں مدعا علیہم کے کتابی ثبوت کی تردید میں۔

عدالت (ملاحظہ کر کے سررشتہ دار سے) اچھا لکھدو شامل مسل رہیں۔

سررشتہ دار لکھکر شامل مسل کرتا ہے اور محرر واپس آتا ہے۔

تتوارتھ چند (پرمان چند سے) خیر بابو جی اس کام سے تو فارغ ہوے اب کچھ شہادت کی تو باتیں سنایئے

کتھنچت سر بگیہ بھگوان کی ہدایت یعنی جین سدھانت کے بھروسہ پر کہ وہی تمام ایکانت کے مرض سے دھندلی آنکھوں کا انجن ہے۔

عدالت (پرمان چند سے) آپ نے وہ سدھانت داخل کیے۔

پرمان چند۔ حضور نہیں وہ داخل نہیں کیے گئے اور نہ ہم داخل کرنا چاہتے ہیں۔ صرف بوجہ اسکے کہ عدالت میں انکی تعظیم کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اسلیے وہ شایع بھی نہیں کیے جاتے حالانکہ عوام ہمارے اوپر پوشیدہ رکھنے کا الزام لگاتے ہیں اور ہم سب گوارا کرتے ہیں لیکن البتہ جسوقت کوئی دیکھنا چاہے تو دکھا سکتے ہیں۔

پرمانا بھاس۔ حضور داخل ضرور ہونے چاہئیں۔

عدالت۔ صاحب جب وہ نہیں داخل کرتے تو انکو اختیار ہے۔

منصرم۔ لو صاحب دستخط کیجیے۔

کتھنچت چند (قلم لیکر) नाथ चिन चन्द्र बक़लम ख़ुद

عدالت۔ بس اور تو کوئی گواہ نہیں

پرمان چند۔ بس حضور

عدالت۔ تو اچھا مباحثہ کل پر رکھیے اب وقت بھی تنگ ہو گیا ہے اور ہمیں آپ صاحبوں کو بھی سہولیت رہیگی۔

پرمان چند۔ بہت مناسب ہے حضور۔

سب ملکر۔ آداب۔

فریقین کمرہ عدالت سے باہر آتے ہیں اور فریق مدعی بابو پرمان چند کے بستر ے کی طرف کو اور فریق مدعا علیہم بابو پرمانا بھاس چند کے بستر ے کیطرف کو خوش خوش جاتے اور جا کر بیٹھتے ہیں

ڈرنے سنگھ - بھلا صاحب کیونکر ہوا اور کیونکر نہین -

کتھنچت چندر - بلحاظ تعلق جسمانی یہی میرا برادرزادہ ہے اور مین اسکا تایا ہون مگر بلحاظ تعلق روحانی نہ کوئی جیو کسیکا باپ ہے نہ بیٹا سب جھوٹی باتین اور ہیچ ہین - اس جیو کا اپنے ہی جسم سے جب در اصل کوئی رشتہ نہین تو دوسرے کے جسم سے کیسے ہو سکتا ہے -

عدالت - اور پوچھنا ہے کچھ -

پرمانا بھاس - بس حضور ان سے اور کیا پوچھین خاک -

عدالت - اچھا صاحب ایک سوال پوچھتے ہین - بھلا کیا آپکا یہہ تمام بیان سچ اور قابل تسلیم ہے اور مدعا علیہم کا عذر جھوٹھا -

جملہ فریق مدعا علیہم (اس سوال کو سنکر) اہا ہا واہ کیا اچھا سوال کیا ہی!

کتھنچت چندر - بیشک -

پرمانا بھاس - حضور لکھ لیجیے - شکر ہے کہ ہمین تو انیکانت چھوٹا -

کتھنچت چندر - جناب آپکو یہہ بھی خبر ہے کہ وہ ایکانت بھی ایکانت نہین - کتھنچت انیکانت ہی ہے - اور یا یون لیجیے کہ کتھنچت میرا بیان بھی جھوٹ ہو سکتا ہے جبکہ اُسکے کسی جز یعنی ایک نے کا ایکانت پکڑا جاے - اور کتھنچت مدعا علیہم کا عذر بھی ٹھیک ہو سکتا ہے جبکہ وہ کتھنچت لفظ کے ہمراہ ہی کہا جاے -

پرمانا بھاس (بیکل ہوکر) لو صاحب نکل آیا آپ ہین بھی انیکانت -

عدالت (متعجب ہوکر) اچھا اب یہہ فرمائیے کہ یہہ بیان آپکا کس اعتبار پر ہے -

کتھنچت چندر - کتھنچت معقولیت پر مبنی ہے کہ تمامی عقل سلیم اسپر متفق ہین اور

دُرنے چند (کھڑا ہوکر) اچھا اب یہہ فرمائیے کہ مٹی پانی وغیرہ پنچ بھوت سے علیحدہ جیو کیونکر ہے اور کیونکر نہیں -

کتھنیحت چندر- بیوہار نِرِ کے لحاظ سے پنچ بھوت روپ اجسام ہی جیو کہلاتے ہین چنانچہ کہا جاتا ہے کہ مین نے فلان جیو کو قتل کیا یا فلان کو زخمی کیا وغیرہ اور وہ خود بھی سمجھتا ہے کہ مین بالک یا جوان یا بڈھا ہون یا مین مارا گیا - کاٹا گیا - زخمی ہوا وغیرہ لیکن حقیقت مین جیو کچھ اَور چیز ہے اور پنچ بھوت کچھ اَور - چنانچہ وقتاً فوقتاً جیو کو خیال ہوتا ہے کہ مین سُکھی ہون یا دُکھی ہون مجھکو اچھا جسم ملا ہے یا مین اس جسم کو چھوڑنیوالا ہون وغیرہ -

عدالت (جسکے دل مین اول ہی بیان ناستک چند کا موثر پڑا تھا) صاحب اسکو ذرا اور شرح فرمائیے کہ جسم سے علیحدہ جیو اور کیا چیز ہے -

کتھنیحت چندر- حضور جیو کوئی مجسم چیز تو ہی نہین جو آنکھون سے دکھلایا جائے - انومان سے ہی سِدھ ہوتا ہے یعنی شریر اِندِریون سے بُدھ گیان چیتنتا والا کوئی ہے اسیکو جیو کہتے ہین

عدالت لکھکر اور غور کرتی ہے -

دُرنے چند بس اور کیا -

پرمانا بھاس - انکا مدعی سے جو تعلق ہو وہ تو ظاہر کردو -

دُرنے سنگھ - ہان کیون صاحب آپ مدعی کے حقیقی تایا ہین -

کتھنیحت چندر - کتھنیحت ہون اور اتھنیحت نہین بھی -

پرمانا بھاس - اوہ غضب آمین بھی چال ہی چلی -

جسم مین جا سکتا ہے - مگر حقیقت چونکہ کوئی جیو بغیر آئو کرم پورا ہوے موجودہ جسم کو نہین چھوڑ سکتا اسلیئے اسی جسم مین اوسکا کوئی پرویس دوسرے جسم مین نہین جاتا -

کلکال چند - تو خلاصہ یہہ ہوا کہ دراصل جیو کا کوئی پرویس کسی حالت مین ایک ہی جسم مین دوسرے جسم مین نہین جاتا -

کتھنجت چند - صاحب مین کہہ چکا ہون کہ میرا ہر ایک بیان انیکانت ہے - یعنی سمدگھات کے وقت ایک جیو کے پرویس دوسرے جسم مین کیا بلکہ تمام لوک مین بھر جاتے ہین -

سب تعجب کرتے ہین -

کلکال چند (آگرہ چند سے) لو صاحب آئیے آپ بھی -

آگرہ چند (کھڑا ہوکر) ہان صاحب بھلا یہہ کہیے کہ جگت کی تمام چیزین نت کیونکر ہین اور انت کیونکر -

کتھنجت چند - نت تو یون ہین کہ تین لوک مین جسقدر درب ہین کبھی کسیوقت اُن مین سے نہ ایک ذرہ کم ہوسکتا ہے اور نہ زیادہ اور نہ اونکے خواص و صفات وغیرہ کبھی زایل ہوسکتے ہین - اور انت اسطرحپر کہ اونکی پریائے یعنی حالتین ہمیشہ لحظہ لحظہ بدلتی رہتی ہین -

آگرہ چند - ذرا اور شرح کہو یا کوئی تمثیل بیان کرو -

کتھنجت چند - مثلاً مٹی قدیم اور نت ہے مگر اُسکی حالتین اینٹ و گھڑا وغیرہ ہر گھڑی تبدیل ہوتی رہتی ہین -

آگرہ چند - بس اور کیا -

کو ہر حالت مین صرف دل کی صفائی سے کیونکر نجات مل سکتی ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنیت چندر۔ چونکہ ہر ایک شخص خواہ وہ کسی فرقہ و ملت مین ہو صرف دل کی صفائی سے سرگ پا کر اور پھر کسی آتم چھیتر اور آتم کال مین جنم لیکر کرم ناس کر سکتا اور نجات پا سکتا ہی اسلئے بلحاظ نیگم نے کے کہا جا سکتا ہے کہ ہر قوم و ہر فرقہ کے مرد و عورت سب ہی کو ہر حالت مین صرف دل کی صفائی سے موکش مل سکتی ہی جسطرح کہ کسی شخص نے سفر کا ارادہ کیا تو اُسکو کہہ سکتے ہین کہ سفر کو جاتا ہی خواہ وہ ابھی اپنے مکان ہی مین بیٹھا ہو۔ مگر نشچے مین چونکہ جب تک اُتم درب۔ اُتم چھیتر۔ اُتم کال۔ اور اُتم بھاو وغیرہ جملہ سامان ظاہری و باطنی عمدہ سے عمدہ نہین ملتے کسیکو بھی موجودہ جنم سے نجات نہین مل سکتی اسلئے بلحاظ ریوشوتر نے کے کہا جا سکتا ہے کہ ہر قوم و ہر ملت کے ہر شخص کو اور ہر حالت مین نجات نہین مل سکتی۔ جسطرح کہ وہی شخص جسنے سفر کا ارادہ کیا ہے جبتک کہ وہ سفر پر روانہ ہو جاوے اور گام فرسائی نکرے اُسکو اصل مین "مسافر" یا یہہ کہ "وہ سفر کو جاتا ہی" نہین کہہ سکتے۔ "سفر کو جائیگا" یا "سفر کو جانیوالا ہے" ایسا کہنا چاہیئے۔

کلکال چند۔ اچھا خیر اب یہہ فرمایئے کہ کسطرح پر اسی جنم مین جیو دوسرے جسم مین جا سکتا ہے اور کسطرح نہین۔

کتھنیت چندر۔ چونکہ عالم ڈاکٹرون۔ حکیمون۔ فلاسفرون اور علم مسمریزم کے جاننے والون کا اور نیز اَودھ گیانی و مَن پریہ گیانی و کیول گیانیون کا علم دیگر اجسام کے اندر تک جاتا ہے جس سے وے اونکے جملہ اندرونی حالات معلوم کر لیتے ہین اور علم عام یعنی جیو کی صفت ہے جو اپنے موصوف سے کبھی جدا نہین ہو سکتی اسلئے اُنکے علم کا دیگر اجسام مین جانا گویا جیو ہی کا جانا ہے پس اس لحاظ سے تو جیو اسی جنم مین بھی دوسرے

دے لے سکتا اور استعمال کر سکتے ہیں اس عرصہ مین اوسیکو اوسکا مالک سمجھا جاتا ہے۔ الّا دوسری
طرف غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کا اپنے مقدر کے موافق کوئی مالک ہوا جبتک
وہ اپنی رضامندی سے بلا معاوضہ یا با معاوضہ اوسکا انتقال نکرے دوسرا ہرگز اوسکا مالک
نہین ہو سکتا بلکہ قابض اوسکا اگر ملکیت کا دعویٰ کرے تو بددیانت۔ خاین یا چور کہلاتا ہے
اور ایک رمز خاص بتلاتا ہون کہ نشچے نے سے کوئی ایک دربیہ کسی دوسرے دربیہ کا مالک
کسی حالت مین اور کسیوقت نہین ہو سکتا۔ پس قبضہ وجہ ملکیت نہین لیکن اپنے اپنے
گن پریایے یعنی اوصاف اور نام و شباہت وغیرہ ہر ایک کے قبضہ مین ہین اور اسیوجہ سے
وہ انکے مالک ہین لہذا قبضہ سے ملکیت ہوتی بھی ہے۔

زبانداز خان۔ کیا جس گھر مین کوئی پیدا ہوتا ہے اوسکی چیزون کا وہ مالک نہین ہوتا
کتھنیچت چند۔ کسی ایک پرکار ہوتا ہے کیونکہ اپنے طالع کے موافق جس باپ سے
کوئی پیدا ہوا اوسکا ترکہ اتفاقاً اوسکو پہونچتا ہے۔ اور کسی ایک پرکار نہین بھی۔ کیونکہ
ہزارون محروم بھی رہجاتے ہین اور ترکہ جسکے مقدر مین ہوتا ہے اوسکو پہونچ جاتا ہے خواہ اوسکا
باپ اپنی حیات مین اوسے منتقل کر دے یا کسی اور طرح سے۔ یا یون سمجھئے کہ نشچے نے سے
چونکہ کوئی دربیہ کسی دربیہ کا دراصل مالک نہین۔ سب اپنے اپنے گن پریایے ہی کے مالک
ہین اسلئے وہ لڑکا بھی اوس مکان کی کسی شے کا مالک نہین۔ مگر دوسری صورت مین
جو چیز کسیکے مقدر کے موافق کسیکو پہونچگئی وہی اوسکا مالک ہی اور وہ خود اپنے کو اوسکا
مالک سمجھتا اور میری میری کرتا ہے۔

زبانداز خان۔ بس۔
کلکال چند (کھڑا ہو کر) ہان صاحب یہ بھی فرمائیے کہ ہر قوم و ہر فرقہ کے مرد و عورت

جانتے ہین اسلئے اگر اُن سے روپیہ کا تقاضا کیا جاے تو ضرور ہے کہ وے لوگ قرضخواہون کی بیباقی کیلئے بامید حصول دولت اور بھی زیادہ ایسے یگیہ کر کر کے ہزارہا ہزار چرندی زبانون کا خون بہائینگے جس سے متقاضی قرضخواہون کی گردن پر بھی اس گناہ کا بار پڑیگا تو ایسے لوگون سے روپیہ کا تقاضا کرنا محض نا روا ہے بلکہ اگر ہو سکے تو ایسے ظالمون کی شکل تک نہ دیکھے بقول سعدی شیرازی

زجاہل گریزندہ چون تیر باش
نیامیختہ چون شکر شیر باش

پیرمانا بھاس چند (اور زیادہ حیران ہو کر اور منشی زباندراز خان کیطرف مخاطب ہو کر) لو صاحب اب آپ دریافت کرین۔

زباندراز خان (کھڑا ہو کر) ہان صاحب ذرا اسکی بھی تشریح کیجئے کہ خالق کیونکر ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنچت چند۔ چونکہ دنیا کی تمام چیزین دربیا ارتھک نَے سے یعنی بلحاظ اپنے جوہر کے قدیم اور غیر فانی ہین۔ نہ نیست سے ہست ہوتی ہین اور نہ ہست سے نیست۔ پس مخلوق نہونے سے اونکا کوئی خالق نہین۔ مگر چونکہ پریایارتھک نَے سے یعنی بلحاظ اپنے عرض کے سب ہی چیزین صریح نئی نئی پیدا ہوتی اور معدوم ہوتی رہتی ہین۔ پس جو انکو ہست مین لانیوالا اونکا سبب ہے وہی اونکا خالق ہوا۔

زباندراز خان۔ اچھا یہ بتاؤ کہ قبضہ حاصل کرنے سے کوئی کسی چیز کا مالک کیون نہین ہوتا اور کیون ہوتا ہے۔

کتھنچت چند۔ اسطرف اگر دیکھئے کہ جو چیز جسکے قبضہ مین آگئی وہ ہی اوسکو اپنا اختیار

کیونکر ہے اور کیونکر نہیں۔

کتھنیت چندر۔ چونکہ تمام جگت جیو یا برہم سے بھرپور ہے۔ کوئی ذرہ برابر بھی ایسی جگہہ نہین جہان وہ ہردم موجود نہو۔ پس سب مین اوسکی موجودگی کی وجہ سے سارے جگت کو معہ پدگل وغیرہ کے بلحاظ سنجوگ تنے کے برہم نام سے پکار سکتے ہین جسطرح اگنی کو کوئلہ وغیرہ کے ذرہ ذرہ مین موجود ہونے سے معہ اوس کوئلہ وغیرہ کے جو پرتھوی کا جزو ہے اگنی ہی نام سے بولتے ہین۔ یا کسی کتاب کو جسکی صرف عبارت اور ترتیب الفاظ کسی مصنف کی تصنیف ہین معہ کاغذ کے جسمین وہ تصنیف بھرپور ہے تصنیف ہی نام سے پکارتے ہین۔ مگر چونکہ دراصل برہم اور چیز ہے اور پدگل یعنی پرکرتی یا مایا وغیرہ اور چیز۔ اُنکے اوصاف وافعال صاف الگ الگ دکھائی دیتے ہین یعنی جیو یا برہم ایک دیکھنے جاننے والی طاقت چیتن سروپ کا نام ہے اور پدگل اچیتن ہے جسمین دیکھنے جاننے وغیرہ کی طاقت نہین۔ اس لحاظ سے تمام جگت ایک برہم روپ نہین بھی ہے۔

پرمانا بھاس چندر۔ اچھا یگیہ مین خرچ ہوا روپیہ کیونکر قابل وصول ہوتا ہے اور کیون نہین۔

کتھنیت چندر۔ یگیہ جسمین معصوم حیوانات کی جانین ناحق جھونک جھونک کر دھرم سمجھا جاتا ہے صریح جاہلانہ اور بڑی بیرحمانہ حرکت ہے۔ ایسے ظالمانہ کامون مین خرچ ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی اُن ظالمون سے وصول کیا جاوے توبھی وہ سبکدوش نہین ہوسکتے بلکہ اس سخت ظلم کے معاوضہ مین انکو جہنم کی آگ مین جلنے کی تکلیفین اٹھانا اور باقی رہجاتا ہے۔ لیکن اگر یہہ خیال کیا جاوے کہ چونکہ یگیہ کرنیوالے لوگ اپنے عقیدہ کے موافق اس عمل کو حصول جنت کے علاوہ افزونی دولت اور حصول اولاد کا ذریعہ بھی

سنگیا ۔ سنکھیا ۔ لکشن وغیرہ کے تفاوت سے الگ الگ ہین جیسے گھٹ کا اصل نہ کھا
اور پٹ کا جولاہہ وغیرہ وغیرہ ۔ اس لحاظ سے انیک بھی صانع ہین یا دوسرے طور پر یون سمجھئے
کہ جب دنیا کی ساری چیزین اپنے اپنے سبھاؤ اور خواص سے بنتی بگڑتی ہین تو سب کے
بننے بگڑنے کا سبب انکا ایک سبھاؤ ہی ٹھیرا جسے حضرت اسلام علی اپنی اصطلاح مین
قدرت اور سٹر کرسچینیزم نیچر وغیرہ نامون سے موسوم کرتے ہین ۔ پس اس لحاظ سے
تو سب اشیاء کا صانع ایک انکا سبھاؤ یا نیچر ہی ہے مگر بلحاظ اُپادان ونمت و سادھارن
کارنون کے انیک بھی ہین ۔ جسطرح ایک گھڑے کے بننے مین مٹی اُپادان کارن کمہار
نمت کارن اور چاک وڈورا وغیرہ سادھارن کارن ہین ۔

سب متعجب ہوتے ہین ۔

پرمانا بھاس چند ۔ اچھا صاحب یہہ تو کہئے کہ جیو یا برہم ایک ہی یا بہت ہین ۔

کتھنیچت چندر ۔ ایک بھی ہے اور بہت بھی ۔

پرمانا بھاس چند ۔ یہہ کیونکر ۔

کتھنیچت چندر ۔ سنگرہ[1] نے سے جیو یا برہم لفظ کر سب جیو ایک ہین ۔ مگر بھید[2] نے کے
لحاظ سے سب جیو اپنے اپنے وجود مین الگ الگ ہین ۔ یا یون لیجئے کہ بلحاظ اوصاف ذاتی کسی
جیو مین کسی قسم کا تفاوت نہین اسلئے ایک ہی ہین ۔ مگر بلحاظ صفات عارضی سب مین فرق
اور علیحدگی صاف نظر آتی ہے ۔ اسلئے انیک بھی ہین ۔

پرمانا بھاس چند (تنگ ہوکر) خیر ۔ اچھا یہہ فرمائیے کہ تمام جگت ایک برہم روپ

---

[1] اجتماعی [2] انقسامی

نہین۔ جگت کی ساری چیزین اپنے اپنے سبھاو سے بنتی اور بگڑتی ہین کوئی کسیکا صانع و منتظم نہین۔

پرماناّ بھاس چند۔ تو کیا گھٹ پٹ وغیرہ اشیا کے صانع تو کمھار و جولاہہ وغیرہ ہین مگر بعض اجسام کے نہین بھی ہین۔

کتھنچت چندر۔ یہہ کتھنچت ٹھیک ہے اور کتھنچت نہین۔

پرماناّ بھاس چندر۔ کیونکر۔

کتھنچت چندر۔ چونکہ جگت مین سدی چیزین خاک باد آب آتش وغیرہ ہی روپ ہین اور ان ہی کی تغیر و تبدل سے بنتی بگڑتی ہین۔ اور ان سب ہی مین جیو یا برھم ہر دم موجود ہے جسطرح کمھار وغیرہ کے قالب مین ہے پس اس لحاظ سے تو سب ہی چیزون کا صانع جیو کو کہہ سکتے ہین مگر چونکہ سب اشیا کی صنعت بالکل اسطرح نہین ہوتی جسطرح گھٹ پٹ وغیرہ کی ہم دیکھتے ہین اور اسی سے کوئی انکا صانع مثل کمھار و جولاہہ وغیرہ کے ہمکو نظر نہین آتا۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ بعض چیزون کا صانع ہے اور بعض کا نہین بھی۔

پرماناّ بھاس چند۔ کیون صاحب بھلا یہہ تو بتائیے کہ سب چیزون کا صانع ایک ہے یا انیک۔

کتھنچت چندر۔ کتھنچت ایک ہے اور کتھنچت انیک بھی۔

پرماناّ بھاس چند۔ کیسے۔

کتھنچت چندر۔ بلحاظ اسکے کہ ایک جیو ہی کمھار و جولاہہ وغیرہ کے قالب مین آکر سارے جگت مین کام کر رہا ہے جگت کا صانع ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ سب کے صانع

کی تھی تو انھون نے خود ہی جیو کو نتیہ ایک سروپ بیان کیا ہے۔

دُرنے سنگھ۔ اور یون نہین کہا کہ خاکی و بادی وغیرہ ہی جیو کا عزاج ہی۔

آگرہ چند۔ ہان کہا ہے۔

پرمانا بھاس۔ بھائی یہہ تو سچ لیکن ذرا سمجھو تو وہ بیان اونکا سل مین تو کہین نہین

آگرہ چند۔ اجی سل مین گو نہو عدالت پر ظاہر ہے۔

دُرنے سنگھ۔ نہین جناب پوچھینگے ضرور آخر خدا نکرے اپیل مین تو گنجایش ہیگی۔

پرمان چند (وکلا مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) لو صاحب جرح کر لیجیے۔

پرمانا بھاس چند۔ حضور اگرچہ جرح کی کچھ ضرورت نہین لیکن صرف تفصیل پوچھے لیتا ہون

عدالت۔ اچھا۔

پرمانا بھاس۔ کیون صاحب جگت کا صانع کیونکر ہے اور کیونکر نہین۔

تتھ نیرت چندر۔ جناب اسطرف اگر دیکھیے کہ گھٹ پٹ روپ جگت صنعت اور کمھار و جولاہہ وغیرہ اونکے صانع ہین تو صانع ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر کسی بالشو غیر مجسم یا صفات کے ذمہ یہہ الزام لگایا جاوے تو ہرگز ثابت نہین یا دوسری طرح یون سمجھیے کہ جیو ہی جیسے ویدانت سنگ اپنی اصطلاح مین برہم سانکھ چند پرکرتی۔ اسلام علی روح اور سٹر کریچینزم سول وغیرہ وغیرہ نامون سے بولتے ہین بہ اوصاف عارضی تو جگت کا صانع و منتظم وغیرہ سب کچھ ہے کیونکہ وہی کمھار و جولاہہ وغیرہ کے روپ مین پدگل کے تعلق سے جیسے ویدانت سنگ مایا بولتے ہین سانکھ چند اپنی اصطلاح مین پرکرتی کہتے ہین اسلام علی مادہ اور سٹر کریچینزم مٹیر وغیرہ کہتے ہین سارے جگت مین کام کر رہا ہے مگر بہ صفات ذاتی وہ سدا نربکار نرآکار اور آنند سروپ ہی اُسے ان جھگڑون سے کچھ سروکار

پرمان چند- جگت نیک عمل ہی یا نہین اور اسمین نرجا ہوا زرقرضہ قابل طلب ہوتا ہے یا نہین-

کتھنچت چند- دونون باتین ٹھیک ہین-

پرمان چند- کسی چیز کا کوئی مالک قبضہ کے لحاظ سے ہوتا ہے یا مقدمے سے-

کتھنچت چند- ایک طرح یہہ بھی ٹھیک ہی اور ایک طرح وہ بھی-

پرمان چند- کیا ہر ایک قوم اور دنیا کا آدمی ہر حالت مین نجات حاصل کر سکتا ہی-

کتھنچت چند- کر بھی سکتا ہے اور نہین بھی-

پرمان چند- کیا اسی جنم مین بھی یا دوسرے جسم مین چلا جاتا ہے-

کتھنچت چند- چلا بھی جاتا ہے اور نہین بھی-

پرمان چند- اچھا یہہ کہیے کیا تمام جگت کی چیزین نت ایک سروپ اور غیر متغیر ہین-

کتھنچت چند- یہہ حالتین متغیر بھی ہین غیر متغیر

پرمان چند- کیا یہ جھوٹ روپ ہی جیو ہے-

کتھنچت چند- کتھنچت ہے اور کتھنچت نہین-

وکیل مخالف سب خوش ہوتے ہین اور آہستہ آپس مین کہتے ہین-

کلکال چند- بس جی اب ان سے جرح کی کیا ضرورت ہی اور کیا جرح کرینگے صرف انکے بیان کی تفصیل پوچھے لیتے ہین-

زباندراز خان- اوہ تفصیل بھی کیون پوچھتے ہو کیونکہ معلوم کیا کہہ جاے-

پرمانا بھاس- نہین تفصیل مین بڑا مزا آویگا-

آگرہ چند- مجھے تو کچھ ضرورت نہین کیونکہ جب جج ماتحت صاحب نے مزاج پرسی

عدالت - یہہ کہئے یہہ کیا -

کتھنچت چندر - آپکو معلوم نہین جناب اگر دربیار تھک نے سے دیکھئے تو جیونت ایک سروپ غیر متغیر ازلی وابدی ہمہدان ہمہ توانا اور بلا خواہش وغیرہ یہہ صفت موصوف ہے اور وہی اسکا مزاج ہے پس ہمیشہ آنند روپ ہے - مگر بلحاظ پرپا تھک نے کے یہی جیو انسان و حیوان اور بہشتی و جہنمی انیک روپ ہے - محبت و نفرت - خواہش و کوشش - پیدائش و موت - ضعیفی و بیماری اور سکھہ دکھہ وغیرہ مین مبتلا ہے اور خاکی - بادی - آبی و آتشی وغیرہ ہی اسکا مزاج ہے پس اس حالت مین کسطرح آرام اور عیش حاصل ہو سکتا ہے اور خصوصاً جبکہ تو اندرونی دشمنون کے ہجوم کا حملہ ہے -

عدالت (مسکرا کر) اچھا مگر ہم یہ نہین سمجھے کہ نے کیا ہوتی ہے -

کتھنچت چندر - جناب اسکے سمجھانے کو بہت وقت چاہئے ذرا مہربانی سے آپ میرا اظہار قلمبند کرین -

پرمان چند حضور یہہ تو سب کچھ مجھے سمجھانا پڑیگا

عدالت (نام و ولدیت وغیرہ لکھکر پرمان چند سے) ہان پوچھئے صاحب

پرمان چند - کیون صاحب کیا کوئی جگت کا صانع یا خالق ہے ؟

کتھنچت چندر - کتھنچت ہے اور کتھنچت نہین بھی -

(وکیل مدعا علیہ سب ہنستے ہین اور باہم کہتے ہین " انکی گفتگو تو ہمیشہ ایسی ہی ہوا کرتی ہے ")

پرمان چند - کیا تمام جگت مین صرف ایک ہی چیز ہے -

کتھنچت چندر - کتھنچت ایک ہے اور کتھنچت انیک -

جنمت چندر۔ جیو آنکھوں سے نظر آنیکے لائق ہی نہیں۔

دُرنے سنگہ۔ پھر آپ کیونکر کہتے ہیں کہ جیو کوئی علیحدہ چیز ہے۔

جنمت چندر۔ یوں کہ مٹی وغیرہ پانچوں چیزسے اسکی تولید غیر ممکن ہے۔

دُرنے سنگہ۔ اچھا بس۔

پربان چند۔ ایک سوال مجھے کرنا ہے حضور۔

عدالت۔ اچھا۔

پربان چند۔ کیوں جی کوئی اشیا اور بھی ایسی ہیں جو آنکھوں سے نظر آنیکے ناقابل ہیں۔

جنمت چندر۔ بہت ہیں۔

پربان چند۔ مثلاً

جنمت چندر۔ آکاش کال و پرمانو وغیرہ۔

پربان چند۔ بس دستخط کر دیجے۔

جنمت چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے

العبد
जिनमत चन्द्र बकलम खुद

پربان چند۔ اچھا صاحب لالہ کنھیت چند کو بھی بلا لیجئے۔

پواد (باہر جاکر) حضور تشریف لے چلیے۔

کنھیت چندر۔ اچھا چلتے ہیں (اندر جاکر) جے جنیندر صاحب۔

پریکشک چندر (تعظیم سے کھڑا ہوکر) جے جنیندر جناب آئیے آئیے۔ مزاج شریف اچھے ہیں؟

کنھیت چندر۔ ہاں کنھیت اچھے بھی ہیں۔

پرمانا بھاس (زباندرازخان سے) اچھا اب آپ پوچھیے صاحب۔
زباندرازخان۔ بس میرا مطلب تو آپکے سوالات سے ہی حل ہوچکا (کلکال چند کیطرف مخاطب ہوکر) بابو صاحب آپ کچھ پوچھیے۔
کلکال چند۔ کیون جی مہابیر سوامی کو آنند نے برہمنی کے گربھ سے کشترانی کے گربھ مین بدلا تھا؟
جنمت چندر۔ نہین۔
کلکال چند۔ بس تو اور ہم کیا پوچھین۔
آگرہ چند۔ کیون جی جگت مین کتنے درب ہین۔
جنمت چندر۔ چھ ہین۔
آگرہ چند۔ کیا اون مین سے کچھ کم ہوسکتے ہین۔
جنمت چندر۔ ہرگز نہین۔
آگرہ چند۔ بس اور کیا۔
دُرنے چند۔ اچھا جی ہر اشیا جو موجود ہین مثلاً مین یا بابو پرآن چند صاحب انمین لکے بچپنے سے اب کچھ تفاوت اور تغیر ہوا یا نہین۔
جنمت چندر۔ بیشک ہوا۔
دُرنے چند۔ پھر کیا یہہ تغیر دفعتاً ایک مرتبہ ہی ہوگیا یا لمحہ لمحہ مین ہوتا رہا۔
جنمت چندر۔ لمحہ لمحہ مین۔
دُرنے چند۔ اچھا اب یہہ کہیے کہ مٹی و پانی وغیرہ سے علیحدہ کوئی جیو درب آپنے دیکھا ہے۔

سب بھڑ بھڑا کر کھڑے ہوتے ہیں اور اول بابو پرانا بھاس جنمت چندر جی کہتے ہیں۔

بابو پرانا بھاس۔کیوں صاحب فوتی پیدایش لین دین نفع نقصان وغیرہ انواع اقسام کے انتظام کیونکر ہونے اور ہوتے ہیں۔

جنمت چندر۔انہیں سے بعض تو مہاتما کے کئے ہوئے ہیں جیسے کمہار کا بنایا ہوا گھڑا اور جولاہے کا بنایا ہوا کپڑا وغیرہ۔اور بہت سے حسن اتفاق سے اپنے سبب کے ملتے ہی بحسب قانون قدرت خود بخود وقوع میں آتے ہیں۔

پرانا بھاس۔کوئی نظیر اونکی بھی بیان کر سکتے ہو۔

جنمت چندر۔بہت مثلاً بادل و بجلی اور اولے اور انواع اجسام وغیرہ وغیرہ۔

پرانا بھاس اچھا پنا نقصان اور دکھ یا مرض وغیرہ جیو خود کیونکر قبول کر لیتا ہے۔ اور کیوں با وصف خواہش زندگی کے جسم کو چھوڑ جاتا ہے۔

جنمت چندر۔کرم کے اُدے کی مجبوری سے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

پرانا بھاس۔یہ کرم کیا چیتن ہیں۔

جنمت چندر۔نہیں اچیتن ہیں۔

پرانا بھاس۔اچھا اب یہ فرمایئے کہ تپسیہ کرنے سے کچھ آب و ہوا کی اصلاح ہوتی ہے یا نہیں۔

جنمت چندر۔نہیں۔کیونکہ اصلاح اسکا نام ہے جو نفع پہونچاوے مگر تپسیہ اسکے خلاف زیادہ تر مضرت پہونچتی ہے۔

پرانا بھاس۔مٹی سے آپکا کیا رشتہ ہے۔

جنمت چندر۔میں مٹی کا ناتا یا ہوتا ہوں۔

جنمت چندر۔ نہین بلکہ جب تک کہ سامان وذرایع ظاہری وباطنی حسب مناسب عمدہ بحدہ نہین میسر آتے کسیکو بھی موکش نہین ملتی اور یہ سب عالی نسل وصادق الاعتقاد کو ہی مل سکتے ہین۔

پرمان چند۔ اسی جنم مین بھی ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو بدل جاتا ہے۔

جنمت چندر۔ ہرگز نہین جو شریر کسیکو اوسکے کرم کے موافق ملگیا پھر وہ عمر بھر تک نہین چھوٹتا۔

پرمان چند۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تمام جگت کی اشیا ونت ایک سروپ ہین۔

جنمت چندر۔ افسوس ظاہری باتون مین بھی نہ معلوم کسطرح شبہ ہوتا ہے آنکھون سے صاف نظر آتا ہے کہ کسی چیز کو بلحاظ اپنے نام اور شکل وشباہت وغیرہ کے قیام و بقا نہین

پرمان چند۔ پھر کیا ہر شے بے قیام اور ہر دم تغیر پذیر ہے۔

جنمت چندر۔ کوئی شے بلحاظ اپنے جوہر کے بے بقا نہین ہے یعنی ہر چیز کا جوہر تو دوام قایم وباقی ہے مگر عرض ہر دم متغیر وفانی ہے۔

پرمان چند۔ اچھا جیو کیا مٹی۔ پانی۔ ہوا۔ آگ اور آکاش سے ملکر بنجاتا ہے۔

جنمت چندر۔ نہین بلکہ جیو علیحدہ ہی درب ہے۔

پرمان چند۔ آپکے پاس کیا ثبوت ہے ان باتون کا۔

جنمت چندر۔ ہزارون جین سدھانت جو سری سروگیہ بھگوان کے فرمان کے موافق لکھے گئے۔

پرمان چند۔ بس تو صاحب پوچھے جو کسی صاحب کو پوچھنا ہو۔

پرمانا بھاس چندر۔ نہین ہرگز نہین۔ دیکھئے آپ کا مہا موہ سنگ سے کس درجہ قدیم الایام سے ربط ضبط تھا حتی کہ اس معاملہ مین ارہنت سنگ سے بھی مخالفت ہی مگر نہین چھوڑا اُن سے اپنا تعلق۔ لیکن اب عدالت مین بیٹھکر دیکھئے اُن سے بھی کسطرح پیش آتے ہین۔

پرمان چند۔ کیون صاحب کیا کوئی تمام جگت کا ایک صانع یا خالق ہے۔

جنمت چندر۔ نہین۔

پرمان چند۔ کیا صرف ایک برہم ہی تمام جگت روپ ہے۔

جنمت چندر۔ ہرگز نہین بلکہ دنیا مین علیحدہ علیحدہ انواع مختلف اشیا موجود ہین۔

پرمان چند۔ یگیہ نیک عمل ہے یا بد۔ اور اسمین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب رہتا ہے یا نہین۔

جنمت چندر۔ یگیہ جسمین بیچارے بے زبانون کی جانین جھونک جھونک کر دھرم مانا جاتا ہے بڑے جور و ظلم کا کام ہے اسکے لئے خرچا ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی دیا جائے تو بھی سبکدوشی نہین ہوتی۔

پرمان چند۔ کوئی کسی چیز کا مالک کسطرح ہوتا ہے۔

جنمت چندر۔ جو چیز کسی کے مقدور کے موافق کسیکے قبض و دخل مین آگئی جبتک وہ اپنی رضامندی سے بلا اکراہ و اجبار صحت نفس و حواس مین کسیکو منتقل اور معاف نکرے تب تک وہی اسکا مالک ہے۔

پرمان چند۔ کیا ہر ایک قوم اور خیال کا آدمی ہر حالت مین نجات حاصل کر سکتا ہے

عدالت - صاحب ہمارا کیا ہے - ہمتو ہر روز ایسے ہی جنجال مین پڑے رہتے ہین -

جنمت چند - اور حضور بڑے بھائی صاحب بھی تو طلب ہین -

عدالت - او ہو کیا لالہ گنگت چند صاحب بھی تشریف لائے ہین -

جنمت چند - ہان -

عدالت - خیر اچھا تو آپ اظہار لکھوا دیجئے -

جنمت چند - بہت اچھا (اور کھڑے ہوتے ہین)

عدالت (نام و ولدیت و سکونت وغیرہ لکھکر بیان چند سے) اچھا صاحب پوچھئے آپسے کیا پوچھنا ہے -

بابو پرمانا بھاس چند (آہستہ دُرنے سنگ وغیرہ سے) او ہو بھائی انکی تو بڑی تعظیم و تکریم ہوئی اسکی کیا وجہ ہے -

دُرنے سنگ - آپکو معلوم نہین - جناب صدر اعلی صاحب جب یتیم تھے تو جنمت چند کے والد ابہت سنگہ نے ہی تو انکو بطور بیٹا ناتا نروا کے پرورش کیا پڑھایا لکھایا آخر اس درجہ کو پہونچایا ورنہ پہلے تو بیچارے پر کبھو پر کبھو نام سے پکارے جاتے تھے اب منشی پرکیک چند صاحب بہادر ہو گئے -

آگرہ چند - او ہو جناب اگر یہ حال ہے تو خاندانی رعایت کا احتمال ہے -

پرمانا بھاس چند - نہین جناب یہ بات نہین - ویسے غایت درجہ کے معتبر اور متدین ہین اگر آگ مین باغ لگ جائے تو بھی صدر اعلی صاحب کی جانب سے ایسا احتمال کرنا بیجا ہے -

کلکال چند - پھر بھی جناب کچھ تو خیال آ ہی جاتا ہے -

پرمان چند- بلا وجی لالہ جنمت چندر کو۔
بواد (باہر جاکر) حضور تشریف لے چلیے۔
جنمت چندر (کھڑا ہوکر) سے ہی چنا ہیمہ (کتھنچت چندر سے) لو صاحب چلتے ہین
کتھنچت چندر- اور کیا جائیے۔
جنمت چندر اندر جاتے ہین۔
عدالت (جنمت چند کو آتا دیکھکر) آئیے جناب (کرسی بچھوا کر) کہیے آپکا مزاج اچھا ہے۔
جنمت چندر- بہر حال اچھا ہون
عدالت- کیون ایسے کیون بولتے ہو۔
جنمت چندر- ہم نزرگ تھ بتیر اگ ہمارا کیا اچھا کیا بُرا- علاوہ اسکے دنیا مین ایسا کون ہے کہ جو بالکل اچھا ہو خصوصاً اپنے اوپر تو اندنون دشمنون کا حملہ ہے۔
عدالت- کیا آپکے بھی لوگ دشمن ہین۔
جنمت چندر- میرے نزدیک تو نہین کیونکہ مین تو جیو ماتر کا خیرخواہ اور ہمدرد ہون لیکن کچھ زمانہ کا اثر ہی ایسا ہے کہ باوصف اسکے بھی لوگ خودبخود اور خواہ مخواہ کینہ اور بغض سے بھرے ہین۔ سعدی نے کیا اچھا کہا ہے۔ فرد
توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے ✤ حسود را چہ کنم کو ز خود برنج دراست
عدالت (تتوارتھ چند سے) بھائی آپکو کیون تکلیف دی۔
تتوارتھ چند- حضور کیا کیجیے دنیاداری مین سب کچھ کرنا پڑتا ہے چنانچہ آپ بھی تو میری وجہ سے کشمکش کے جال مین پڑے ہوئے ہین۔

ناشتنک چند بیشک ہے۔

پرمان چند۔ بس اور کیا۔

منصرم۔ لو صاحب دستخط کرو۔

ڈرنے سنگہ۔ ذرا ٹھیریئے صاحب (عدالت سے) حضور دو ایک سوال مجکو پوچھنے ہین

عدالت۔ اچھا آپ بھی پوچھے۔

ڈرنے سنگہ کیون جی ہر مرتبہ کی جنتی مین حمل کیون نہین رہتا۔

ناستک چند۔ یہی پانچون اشیا مقدار مناسب پر جمع نہین ہوتین۔

ڈرنے سنگہ۔ ہیہ۔ اچھا او مردہ اجسام مین روح کیون نہین ہوتی۔

ناستک چند۔ یہی وجہ ہے کہ جو مین نے عرض کی بلکہ یہی سبب کمی و زیادتی عقل ہر انسان و حیوان وغیرہ کا ہے۔

ڈرنے سنگہ۔ اچھا اب یہہ کہیئے کہ اس مقدمہ مین آپ نے یا لالا کیانت سنگہ نے جھوٹ بولا یا نہین۔

ناستک چند۔ ہرگز نہین۔

ڈرنے سنگہ۔ اچھا بس دستخط کردو۔

ناستک چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے ناستک چند بقلم خود اور جاتا ہے۔

عدالت (پرمان چند سے) بھلا صاحب اب آپ کہیے آپ بھی کوئی گواہ دینگے۔

پرمان چند۔ حضور ضرورت تو کچھ نہین کیونکہ ثبوت ہی بالکل ناکافی ہے۔ الا احتیاطاً دو گواہ کا اظہار قلمبند کر لیجے۔

عدالت۔ اچھا بلاؤ۔

ناستک چند۔ انھین پانچون کی بے اعتدالی سے۔

پرمان چند۔ جیو صفت ہے یا موصوف۔

ناستک چند۔ صفت ہے ان ہی پانچون چیزون مٹی پانی وغیرہ کے اجتماع کی۔

پرمان چند۔ تلوار وغیرہ کے صدمہ سے ایک لخت روح مفرور ہو جاتی ہے یا نہین۔

ناستک چند۔ ہو جاتی ہے۔

پرمان چند۔ اجسام کے ہر حصے مین علیحدہ علیحدہ روح ہوتی ہے یا سب جگہ وہی ایک۔

ناستک چند۔ وہی ایک۔

پرمان چند۔ بھوت پریت وغیرہ بھی رہتے ہین یا نہین۔

ناستک چند۔ مشہور عام تو البتہ ہین لیکن کسی نے دیکھے نہین۔

پرمان چند۔ بودھ چند گواہ آپکے بھائی ہین۔

ناستک چند۔ ہان ہین۔

پرمان چند۔ مدت سے تمھین کچھ پرچاش ہے۔

ناستک چند۔ ہمیشہ سے ہے۔

پرمان چند۔ اچھا یہ بھی کہیئے کہ جبکہ دوزخ وبہشت اور کرم یا کرم کا پھل کچھ نہین تو جھوٹ بولنا وغیرہ مین کیا حرج ہے۔

ناستک چند۔ کچھ نہین ضرورت کے وقت سب کچھ روا ہے مثل ہے کہ سانچے کو کوئی مانے نہین جھوٹے جگ پتیاے۔

پرمان چند۔ اچھا یہ بھی کہو کہ اس مقدمہ مین ایکانت سنگ کو فتحیابی کی اشد ضرورت ہے یا نہین۔

ناستک چند۔ ہر دفعہ نہیں رہتا۔

پرمان چند۔ اب بتاؤجی کہ یہ پانچون اشیا جو تمنے بیان کین وہ مجسم ہین یا غیر مجسم

ناستک چند۔ آکاش غیر مجسم ہے اور باقی چار مجسم

پرمان چند۔ اور روح جو پیدا ہوتی ہے وہ مجسم ہے ؟

ناستک چند۔ نہین۔

پرمان چند۔ یہہ اشیا اچیتن بھی ہین ؟

ناستک چند۔ ہان۔

پرمان چند۔ اور روح۔

ناستک چند۔ چیتن۔

پرمان چند۔ پھر انکے ملنے سے چیتن کیونکر ہوجاتا ہے۔

ناستک چند۔ جیسے گُل مہوا اور جو وگوڑ وغیرہ کے اجتماع سے نشہ کی طاقت پیدا ہوکر شراب بنجاتی ہے ایسے ہی مٹی و پانی وغیرہ کے چند قسم کے ذرات ملنے سے آنکھ کان وغیرہ بنکر دیکھنے سننے وغیرہ کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔

پرمان چند۔ اچھا مردہ اجسام جنکی روح اسیوقت نکلی ہو اونمین یہہ پانچون اشیا موجود ہوتی ہین یا نہین۔

ناستک چند۔ بیشک ہوتی ہین۔

پرمان چند۔ مگر اون مین روح نہین ہوتی۔

ناستک چند۔ نہین۔

پرمان چند۔ بیماری کیون ہوتی ہے۔

درنے سنگھ - کیون صاحب جیو کیا چیز ہے -
ناستک چند - زمین - پانی - آگ - ہوا اور آکاش ان پانچون کے اجتماع سے ایک طاقت علم و عقل کی پیدا ہو جاتی ہے اوسکو روح کہتے ہین یا جیو -
درنے سنگھ - اچھا کسی چیز کا کوئی مالک کسطرح ہوتا ہے -
ناستک چند - جس گھر مین بسبب طریق مذکورہ کوئی روح پیدا ہوتی ہے اوس گھر کی تمام چیزین جبتک اوسکے قبضہ مین رہتی ہین تب تک وہی انکا مالک ہے معجملہ اشیاء الداخلیہ و الخارجیہ کے -
درنے سنگھ - تقدیر اور کرم الٰہی بھی کوئی چیز ہے -
ناستک چند - یہہ سب انواع مذہب کے معتقدون کے ڈھکوسلے ہین از قسم خیال ہین
درنے سنگھ (پرمان چند سے) بس لو صاحب پوچھئے ان سے بھی -
پرمان چند - بھلا جی یہہ زمین و پانی وغیرہ کیون اور کسطرح مل جاتے ہین -
ناستک چند - اپنے ذاتی خاصہ اور حسن اتفاق سے -
پرمان چند - اچھا جب یہہ علیحدہ ہین تب بھی ان مین کچھ طاقت علم و عقل کی ہوتی ہے
ناستک چند - نہین -
پرمان چند - کیا آپ انکو جمع نہین کر سکتے -
ناستک چند - کر سکتا ہون -
پرمان چند - پھر تمین روح بھی پیدا ہو جاویگی -
ناستک چند - نہین -
پرمان چند - اچھا یہہ کہئے کہ عورت مرد کی جفتی مین ہر مرتبہ حمل رہتا ہے یا بعض مرتبہ -

پرمان چند- اچھا بس جائیے-

منصرم- لو دستخط کرو-

بودھ چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے- العبد بودھ چند بقلم خود- اور جاتا ہے-

دُرگے سنگھ- اچھا بلاؤجی لالہ ناستک چند کو بھی-

بواد (باہر جاکر) ارے کوئی ناستک چند گواہ حاضر ہے-

ناستک چند- حاضر ہے- آتا ہون (اندر آکر اور جھک کر سر پر ہاتھ رکھکر، سلام)

منصرم- آپ کا نام-

ناستک چند- ناستک چند-

منصرم- باپ کا نام- **ناستک چند**- جو بہشت میں اونکا باپ اور عمر لیا

منصرم- بھائی آخر کوئی تو ہوگا-

ناستک چند- اچھا جیسے تہنی مہاتما پرہیستی جی لکھدیجیے

منصرم- رہنے والے- **ناستک چند**- متھیات نگر کے-

منصرم- اچھا حلف دیا جاے-

بواد- کہو جی پرمیشور کو حاضر و ناظر جانکر سچ بیان کرونگا-

ناستک چند- صاحب اگر سچ لیا اور پرمیشور تو کوئی بھی نہین حاضر کسکو سمجھون

پرمان چند- اچھا یون کہیے کہ اگر جھوٹ بولون تو دوزخ مین جاؤن-

ناستک چند- جن نے دوزخ دوزخ بھی کوئی نہین دیکھی نہ کہین ہی لیکن ویسے سچ کہونگا-

پرمان چند- خیر یون ہی سہی-

بودھ چند۔ اُسی لحظہ مین۔

پرمان چند۔ کسی چیز کا ناش کیون ہوتا ہے۔

بودھ چند۔ ناش خودبخود ہی ہوتا ہے ایسا ہی سبھاؤ ہے۔

پرمان چند۔ اچھا آپ مدعی مدعا علیہ یا بابو دُرنے سنگھ کو بھی جانتے ہین۔

بودھ چند۔ خوب جانتا ہون۔

پرمان چند۔ اچھا اِدھر دیکھو اور اِس مجمع مین سے اُنکو شناخت کرکے بتلاؤ۔

بودھ چند (اُنگلی کے اشارہ سے) یہہ تو اُتھ چند اور یہہ ایکانت سنگھ ہین اور یہہ بابو دُرنے سنگھ صاحب آپکے پاس کھڑے ہین اور جسکو پوچھیے بتادون۔

درنے سنگھ۔ حضور یہہ جملہ سوالات غیر متعلق ہین۔

عدالت۔ اسے بیان جانے دو خیر دیکھا جاویگا اب چلنے دو کام۔

پرمان چند۔ اب بتائیے صاحب کہ ایکانت سنگھ نے تمکو طلب کرایا تھا یا تم ویسے ہی اُنکے ہمراہ آئے ہو۔

بودھ چند۔ نہین طلب کرایا تھا سمن پر میری اطلاعیابی اور دستخط ثبت ہین۔

پرمان چند۔ کب تمکو اطلاع ہوئی۔

بودھ چند۔ شاید آٹھ یا نو نومبر کو۔

پرمان چند۔ یہہ جو کچھ آپنے بیان کیا سب آپکو یاد ہے۔

بودھ چند۔ بیشک یاد ہے۔

پرمان چند۔ دیکھو حلف سے کہو کہ مدعی سے کچھ تمھاری عداوت ہے۔

بودھ چند۔ ہان البتہ اُس سے ہماری ہمیشہ سے مخالفت ہے۔

بودھ چند۔ بہت اچھا (اندر جاکر) آداب۔

بواد۔ کہو پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

بودھ چند۔ پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

بودھ چند۔ بودھ چند۔

منصرم۔ باپ کا نام۔

بودھ چند۔ بُدھ کیرت اور پرمنی مہاتما گوتم بُدھ۔

منصرم۔ عمر۔

بودھ چند۔ جب سے جگت ہے تب سے ہی میں ہوں۔

منصرم۔ رہنے والے۔

بودھ چند۔ تتھیات گر۔

ڈرنے سنگھ۔ کیوں جی جگت کی سب چیزیں نت ہیں یا انت۔

بودھ چند۔ نت کون کہہ سکتا ہے۔ لحظہ لحظہ نابود ہوتی ہوئی اپنی جگہ دوسری
ہمشکل کو پیدا کر جاتی ہیں۔

ڈرنے سنگھ۔ بس (پرمان چند سے) بابو صاحب جرح کر لیجئے۔

پرمان چند۔ کیوں صاحب کوئی تمثیل اس بیان کے موافق آپ کو معلوم ہے۔

بودھ چند۔ بہت۔ دیکھئے دیپک کی لو کو۔

پرمان چند۔ اچھا یہ بتلائیے صاحب کہ جو چیز ناش ہوتی ہے وہ اپنی ہمشکل دوسری
چیز کو اسی لحظہ پیدا کرتی ہے یا دوسرے میں۔

سانکھ چند۔ نہیں۔

پرمان چند (ایک کاغذ کا ٹکڑہ ہاتھ مین اوٹھاکر) اچھا اگر ہم اس کاغذ کو پھوک دین تو کیا ہوتا ہے۔

سانکھ چند۔ خاک ہو جاویگی۔

پرمان چند۔ اچھا آپ نے جو کل آب و طعام کھایا تھا وہ اب کہان ہے۔

سانکھ چند۔ اُسکا تو پاخانہ و پیشاب وغیرہ بنگیا۔

پرمان چند۔ اچھا آدمی جو پیدا ہوتا ہے تو وہ مرتا بھی ہے۔

سانکھ چند۔ صاحب یہ تو ظاہر باتین ہین انسے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ ضرور مرتا ہے دار فانی تو دنیا کا نام ہی ہے۔

پرمان چند۔ آپسے اور ونے چند سے کیا رشتہ ہے۔

سانکھ چند۔ مین اونکا داماد ہون۔

پرمان چند۔ اچھا بس۔

منصرم۔ اب دستخط کرو۔

سانکھ چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے सांख्य चन्द बकलमखुद

دُرنے سنگھ (کھڑا ہو کر) اچھا لائیے صاحب ہمارے گواہ لالہ بودھ چند کو۔

عدالت۔ اور کتنے گواہ ہین۔

دُرنے سنگھ۔ بس حضور صرف دو گواہ ہمارے ہی باقی ہین۔

عدالت۔ اچھا

بواد (باہر جاکر) لالہ بودھ چند صاحب چلئے۔

ہے پرکرتی سے مہت تتو[2] نامک بدھی ہوتی ہے اور اُس سے اہنکار[3] اور اہنکار سے رُوپ رس گندھ سپرش اور شبد یہ پانچ تن ماترا اور آنکھ ناک وغیرہ پانچ گیان اندری اور ہاتھ پانوں وغیرہ پانچ کرم اندری اور ایک من یہ سولہ گن پیدا ہوتے ہین - اور پانچ تن ماتراؤن مین سے رُوپ سے اگنی - رس سے جل گندھ سے پرتھوی سپرش سے بایو اور شبد سے آکاش کی پیدائش ہے - ان تئیس[23] کا نام وکرتی ہے - ان پرکرتی اور وکرتی سے الگ ایک پچیسوان پرش ہے - ان پچیس تتوؤن سے برہمانڈ کی پیدائش انتظام وغیرہ سب کچھ ہے -

پرمان چند - پرلے بھی ہوتی ہے ؟

سانکھ چند - ہان - اور جب پرلے ہوتی ہے تو جس سے جو پیدا ہوتا ہے اسی مین لَے ہو جاتا ہے

پرمان چند بھلا صاحب جب دودھ مین کھٹاس آتی ہے تو وہ کہان سے آتا ہے

آگرہ چند - مجھے صاحب بھلا اس سوال کا مقدمہ سے کیا تعلق -

عدالت - بیشک بابو صاحب یہ سوال غیر متعلق معلوم ہوتا ہے -

پرمان چند - حضور یہ کوئی سوال غیر متعلق نہین ہے - مین عرض کر چکا ہون کہ بحث کے وقت معلوم ہوگا کہ ایسے سوالات کا کس درجہ تعلق ہے - گویا جان ہین تمام مقدمہ کی

عدالت - اچھا خیر - پوچھیے -

پرمان چند (گواہ سے) ہان صاحب کہیے -

سانکھ چند - دہی ہو جاتی ہے -

پرمان چند - دودھ تو نہین رہتا -

سانکھ چند اندر آکر اور جھک کر سلام کرتا ہے۔

بواد۔ کہو پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

سانکھ چند۔ پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

سانکھ چند۔ سانکھ چند۔

منصرم۔ باپ کا نام۔

سانکھ چند۔ مین توانادی اور قدیم ہون۔

منصرم۔ بھائی آخر کوئی تو ہوگا۔

سانکھ چند۔ اچھا خیر ہے تبنی مہاتما کپل نبی لکھ لیجئے۔

منصرم۔ عمر

سانکھ چند۔ بیحساب۔

منصرم لکھتا ہے۔

آگرہ چند۔ کیون جی دنیا کی تمام چیزین نت ایک سروپ ہین یا انت۔

سانکھ چند۔ نت ایک سروپ ہین۔

آگرہ چند۔ اور یہہ جو لین دین وغیرہ انواع ردّ و بدل نظر آتا ہے؟

سانکھ چند۔ انکا وجود در اصل بھرم اور وہم سے ہے جیسے معاملات خواب۔

آگرہ چند۔ اور کیا بس

پرمان چند۔ اچھا جی یہہ بتاؤ کہ دنیا کی پیدایش کسطرح ہے۔

سانکھ چند۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن ان تین گنون کی سم اوستھا کا نام پرکرتی

کلا کرتے ہوئے نجات ہو گئی۔

پرمان چند۔ کیا عورتین بھی موکش چلی جاتی ہین۔

سوتیامبر سنگھ۔ بیشک۔ چنانچہ ملی سوامی عورت ہی تھی؟

پرمان چند۔ اچھا ایسی ہی کوئی نظیر اسکی بھی بیان کرسکتے ہو کہ ہی جنم مین بھی جیو ایک جسم سے دوسرے جسم مین بدل جاتا ہے۔

سوتیامبر سنگھ۔ اسکی تو کوئی نظیر اسوقت یاد نہین۔ لیکن جبکہ سری مہاویر سوامی کو اندر نے برہمنی کے حمل سے نکالکر ترسلا رانی کے گربھ مین رکھدیا تو بیان ظاہرہ مین کیا شک اور تعجب باقی ہے۔

پرمان چند (عدالت سے) دیکھئے حضور سوال سے زیادہ بیان گواہ کے رعایتی ہونیکا ثبوت ہے یعنی صرف سوال یہہ تھا کہ کوئی نظیر آپکو معلوم ہے یا نہین جسکا جواب نہین تھا۔ اُسکے علاوہ یہہ اسقدر مضمون رعایتی ہے۔

عدالت (مسکراکر) ہون۔ خیر۔

پرمان چند۔ اچھا صاحب یہہ بتلائیے کہ آپ سنتے سنگھ مدعا علیہ کے رشتہ دار ہین؟

سوتیامبر سنگھ۔ بیشک مین اونکا نواسہ ہون۔

پرمان چند۔ اچھا بس۔ جاؤ دستخط کردو۔

سوتیامبر سنگھ قلم لیکر دستخط کرتا ہے श्वेताम्बर सिंह बकलम खुद

آگرہ چند (کھڑا ہوکر) اچھا جی آواز دو ہمارے گواہ سانگھ چند کو۔

چپراسی (باہر جاکر) سانگھ چند گواہ چلو۔

سوتیا مبر سنگھ۔ بیشک بدل جاتا ہے لیکن جب کوئی دیوتا بدل دیوے یا ایسا ہی کوئی اور کارن ہو۔

کلکال چند۔ اچھا اوہر قوم اور ہر پیشہ کے اشخاص کی ہر حالت مین نجات ہوسکتی ہے یا نہین

سوتیا مبر سنگھ۔ نجات کسی ایک کی ملکیت تو ہے ہی نہین اسی لئے اوسکے لئے کسی قوم و مذہب وغیرہ کی خصوصیت نہین ہر ایک آدمی کی ہر حالت مین صرف دل کی پاکیزگی اور صفائی سے نجات ہوسکتی ہے اور کرم بندھ چھوٹ جاتے ہین۔

کلکال چند۔ یہہ تم کس اعتبار سے کہتے ہو۔

سوتیا مبر سنگھ (بغل سے کتابین نکالکر) یہہ جو ہمارے گوتم پرکیشا وغیرہ گرنتھ ہین ان مین لکھا ہے۔

کلکال چند۔ انکا لکھا کیون سچ ہے۔

سوتیا مبر سنگھ۔ یہہ سب جگ کے قانون کے مطابق لکھے گئے ہین۔

کلکال چند۔ اچھا بس (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) لو صاحب آپکو اختیار ہے جو چاہے سو پوچھئے

عدالت۔ ٹھیرو۔ اچھا لائیے صاحب یہہ گرنتھ مسل مین رہینگے۔

سوتیا مبر سنگھ دیتا ہے۔

پرمان چند۔ دیکھو جی آپکو کوئی تمثیل یاد ہے کہ جس سے معلوم ہوکہ ہر ایک کی ہر حالت مین موکش ہوجاتی ہے۔

سوتیا مبر سنگھ۔ ہان کئی ایک معلوم ہین دیکھو ایک سر اوکا کو جھاڑو دیتے ہوے اوپاسرے مین کیول گیان ہوگیا تھا۔ ایسا ہی ایک نٹ کو بانس چڑھے

عدالت۔ صاحب عدالت مین آنے سے تو کوئی نہین روکتا الّا آپکے مخل ہونے سے
مقدمہ کی تحقیقات مین ہرج واقع ہوتا ہے۔ آپ ذرا خاموش ہی رہیے۔
پرمانا بھاس۔ بابا صاحب کیا فایدہ کیون گھبراتے ہو ذرا آپ علیحدہ ہی رہیےگا۔
بواد۔ (باہر جاکر) سوتیا مبر سنگہ گواہ حاضر ہے۔
سوتیا مبر سنگہ۔ حاضر ہے۔
اور اندر جاکر سلام کرتا ہے۔
بواد۔ کہو پرمیشور کو حاضر و ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔
سوتیا مبر سنگہ۔ پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ بیان کرونگا۔
منصرم۔ آپ کا نام۔
سوتیا مبر سنگہ۔ سوتیا مبر سنگہ۔
منصرم۔ باپ کا نام
سوتیا مبر سنگہ۔ ارہنت سنگہ۔
پرمان چند۔ یہ لو۔ اچھا خیر لکھوائیے اس سے ہمین کیا غرض۔
منصرم۔ عمر
سوتیا مبر سنگہ۔ تخمیناً سوا اٹھارہ سو سال۔
منصرم۔ ساکن
سوتیا مبر سنگہ۔ متھیات نگر۔
کلکال چند۔ کیون جی ایک جسم سے دوسرے جسم مین اسی جنم مین بھی جیو بدل
جاتا ہے۔

منصرم - دستخط کرتے جائیے ۔

گواہ قلم لیکر Christianism

کلکال چند (بھڑبھڑا کر کھڑا ہوتا ہے) اچھا لائیے صاحب ہمارے گواہ ہوتا ہے سنگھ

کو (پرمان چند سے) دیکھو صاحب آپ گواہون کے بہت کچھ لتے لیتے ہین معاف کیجئے

ہمارے گواہ ایک ہی بیچارہ رہ گیا ہے آپکو تنگ کرنا آپکی عادت ہے خراب ۔

عدالت - (خفا ہوکر) کیا مطلب کہ اُن سے جرح نکیجائے ۔

کلکال چند - حضور یہ کون کہتا ہے ۔ مگر یہ تو بیشمار طول دیتے ہین ذرا مختصر ہو جائے

پریکشنک چند - پھر یہ تو خود ہی ہماری تاکید ہے ۔

مہاموہ سنگھ - جناب وہ تو مدعی کے بھائی بھی ہین اونکو بھلا زیادہ گھبرانا کیا

مناسب ہے ؟ ۔

پرمان چند - واہ صاحب خوب عدالت کو بھی دھوکھا دیتے ہین آپ ۔ تمھارے

اونکے کہنے سے کیا بھائی ہوگئے ۔ اور اچھا فرض کیا کہ بھائی ہی سہی لیکن جب وہ خلاف

گواہی کرینگے تو کیا اُن سے جرح نکرین ۔

عدالت (مہاموہ سنگھ سے) دیکھئے صاحب ہم آپ سے کہہ چکے ہین کہ آپ خاموش

رہئے ورنہ اچھا نہوگا ۔

پرمان چند - حضور جبتک انکو تنبیہ نکیجاویگی مقدمہ ہرگز پایہ تحقیقات کو نہ پہونچیگا ۔

عدالت - دیکھئے آپکے سامنے دو مرتبہ تو منع کر چکا ہون مگر آپکو ادب عدالت کا کچھ خیال نہین ہوتا

مجھکو ذرا اسکا لحاظ آتا ہے کہ ہمیشہ سے میرے مصاحب ہین ۔

مہاموہ سنگھ (خفا ہوکر) تو کیا ہم عدالت مین نہ آوین ۔

گواہ - ضرور تھے -

پرمان چند - توریت اور انجیل مین کچھ اختلاف ہے -

گواہ - ہرگز نہین - یہی تو اونکی صداقت کی بڑی سند ہے -

پرمان چند - ذرا ہوش سنبھالکے ٹھیک کہیے کہ کچھ تھوڑا بہت اختلاف ہے یا نہین -

گواہ - کچھ ایسا اختلاف نہین صرف اتنا تفاوت ہے کہ جسقدر طفلی اور شباب مین لڑکا جوان ہونے سے کچھ بدل نہین جاتا -

پرمان چند - اچھا اب یہہ کہیے کہ آپ اور اسلام علی گواہ اکیلان خان مدعا علیہ کے شاگرد ہو ؟

گواہ - بیشک -

پرمان چند - کیا ابراہیم اور اُسکے بیٹے اسحاق نے اپنی عورتون کی بابت جھوٹ بولا تھا کہ یہہ ہماری ہمشیرہ ہین -

گواہ - البتہ کہا تھا لیکن اس خوف سے کہ مبادا لوگ اونکو اُنکی عورتون کے لئے مارڈالین کیونکہ وہ بہت حسین تھین -

پرمان چند - خدانے ابراہیم و اسحاق سے کچھ وعدے کئے تھے اور وہ کیا تھے -

گواہ - پیدائش باب ۱۵ آیت ۵ و باب ۲۲ آیت ۱۵ و ۱۸ اور خروج باب ۲ آیت ۲۴ وغیرہ مین لکھا ہے کہ خدانے اُن سے پختہ وعدہ کئے اور قسمین کھائی تھین کہ مین تمھین اور تمھاری اولاد کو ہر طرح کی ترقی دونگا اور ہر حال مین تمھارا مددگار رہونگا وغیرہ وغیرہ -

عدالت - بابوجی بس کرو -

پرمان چند - اچھا جاؤ -

یا نہین-

گواہ نہین-

پرمان چند- موسی نے کیا کیا معجزے دکھاے اور کیون دکھاے-

گواہ- مختصر اً یہہ ہے کہ موسی نے شہر مصر کی تمام ندیون کو خون کر ڈالا اور تمام شہر کی زمین کو مینڈکون سے بھر ڈالا اور اوس ملک کے تمام گرد نواح مین تمام جوئین کر ڈالین اور مچھرون کے جھنڈ کے جھنڈ پیدا کئے اور وہان کے چوپایون مین ایسی وبا ڈالی کہ وہ مر گئے اور پھر ایسے اولے و پتھر برسائے کہ وہان کے سب درخت اور گھاس نیست و نابود ہوگئے اور پھر ایسی ٹڈی آئی کہ جو کچھ اولہ وغیرہ سے بچ رہا تھا وہ سب چاٹ گئی اور تین روز تک شہر مصر مین ایسی تاریکی رہی کہ ایک دوسرے کو نہین دیکھ سکتا تھا بعد اسکے موسی نے مصر کے بادشاہ سے کہا آجکی رات تیرے اور تیری رعیت کے پہلوٹے مر جاوینگے اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے موسی کے ذریعہ سے اپنا غضب شہر مصر پر اسواسطے ظاہر کیا کہ وہان کا بادشاہ فرعون ابراہیم کی اولاد اسرائیلیون کو ناحق غلام بنا کر وہان سے نہین جانے دیتا تھا- اور بعض جگہہ کی تحریر سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ یہہ معجزے اس غرض سے دکھلائے گئے کہ دین موسی دین حق خیال کیا جاوے- چنانچہ ان سارے معجزون کی مفصل کیفیت خروج باب ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین موجود ہے-

پرمان چند- لوط بھی کوئی مقبول خدا تھا-

گواہ- کیون نہین- جب خدا نے سدوم نگر کو جلایا تو صرف اوسی کو تو معہ اوسکے خاندان کے زندہ نکالا تھا اور جبتک وہ نہ نکلا تب تک خدا سدوم نگر کو نہ جلا سکا-

پرمان چند- ابراہیم اور اسحاق بھی مقرب خدا تھے-

تھے۔ ہزارون معجزے اونھون نے دکھلائے پیشین گوئیان کین۔ مردہ زندہ کیے مریضون کو شفا بخشی۔ غرضیکہ خدا ہر طرح اور ہر حالت مین اونکا مددگار اور دستگیر تھا۔

پرمان چند۔ مسیح بھی پیغمبر اور رسول تھا۔

گواہ۔ کیون نہین وہ تو خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔

پرمان چند۔ وہ اور خدا ایک ہین یا دو۔

گواہ (چکراکر) اگرچہ باپ بیٹا اور روح القدس یہ تین کہلاتے ہین لیکن لکھا ہے کہ یہ تینون ایک ہین اور اسکو اسیطرح مان لینا چاہیے کچھ بحث مباحثہ کرنا چاہیے۔

پرمان چند۔ کہان لکھا ہے۔

گواہ۔ متی باب ۲۸ آیت ۱۹ اور یوحنا باب ۵ آیت ۷ اور یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰ وغیرہ مین۔

پرمان چند۔ جب تین ہین تو ایک کیونکر ہو سکتے ہین۔

گواہ۔ اس بات کا سمجھنا انسان کی عقل سے بیرون ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اگر ایک بات خدا واحد کی کہنے سے بلا دلایل عقلی قبول کر لین تو کیا تعجب ہے۔

پرمان چند۔ اچھا مسیح بھی بھوکھا پیاسا اور اسکو بھی بول و براز وغیرہ عارض تھے یا نہین۔

گواہ۔ ضرور تھے اور بھوکھ پیاس بھی لگتی تھی۔

پرمان چند۔ خداوند مسیح کیون پیدا کیا گیا تھا۔

گواہ۔ جب آدمیون نے خدا کی شریعت کے برخلاف کیا اور سزا کے لایق ہوے تو خدا نے مسیح مین ہو کر دنیا کو آپ سے ملا یا اونکی تقصیرون کا حساب نہ لیا الیاس تم کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا کہ اوسنے آکر شریعت کو پورا کیا اور گناہونکی سزا اپنے اوپر اوٹھائی۔

پرمان چند۔ اب تم مین بھی مردہ زندہ کرنے اور مریضون کو شفا بخشنے وغیرہ کی طاقت ہے

پرمان چند - کیون جی دھوپ مین آپ جب اپنے سر پر چھاتا کھولتے ہین تو اوسکے سایہ کو آپ یا کوئی اور بناتا ہے یا کہ خود ہو جاتا ہے -

گواہ - وہ تو خود ہی ہو جاتا ہے اُسکو کون کرتا -

پرمان چند - اور بھلا مقناطیس کی طرف جو لوہے کی سوئی جاتی ہے تو اُسکو بھی کوئی جبراً کھینچتا ہے -

گواہ - اُسکو بھی کوئی نہین کھینچتا وہ خود ہی بسبب کشش مقناطیسی کے لوہے کی طرف کو کھینچ جاتی ہے -

پرمان چند - انسان کو فعل مختار بنایا گیا یا نہین -

گواہ - ضرور فعل مختار بنایا گیا ہے -

پرمان چند - آدم بہشت سے کیون اور کسطرح نکالا گیا -

گواہ - طول قصہ ہے یہہ کتابین جو داخل ہین اِن مین سب موجود ہے -

عدالت - بابو جی مہربانی سے وہی سوال اس سے بھی کر لیجیے بس کافی ہوگا -

پرمان چند - بہت اچھا حضور (گواہ سے) اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ آپکا جو کچھ بیان ہے وہ بائیبل کے مطابق ہے -

گواہ - ضرور -

پرمان چند - اِن کتابون مین جو کچھ لکھا وہ سب سچ ہے -

گواہ - بھلا کلام خدا کیونکر جھوٹ ہو سکتا ہے -

پرمان چند - آپ کو کسطرح معلوم ہے کہ یہہ کلام خدا ہین -

گواہ - اسکے لیے یہی سند کافی ہین کہ جن پیغمبرون کو یہہ کتابین عطا ہوئین وہ کراماتی

اولاد ہوئی جیسے اب ہوتی ہے۔

پرمان چند۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ سب موذی بھی خدا کے پیدا کیے ہوے ہونگے۔

گواہ۔ بلاشک چنانچہ لکھا ہے کہ سانپ سب جانورون سے جو خدا نے بنائے تھے بدتر تھا جسنے آدم کو عدن سے نکلوایا۔

پرمان چند۔ انکو خدا نے کس لیے پیدا کیے تھے۔

گواہ اوسکے رموز حکمت کو وہی جانے۔

پرمان چند۔ خدا مین کیا صفتین ہین۔

گواہ۔ ہمہ توانا۔ ہمہ دان۔ صادق۔ مقدس۔ رحیم۔ عادل۔ واحد۔ غیر متغیر مزاج۔ مجسم قدیم۔ لازوال وغیرہ ہمہ صفت موصوف ہے۔

پرمان چند۔ خدا خلقت کو پیدا کرکے بہت خوش ہوا یا ناراض۔

گواہ۔ خوش کیون نہوتا۔ مگر کتاب پیدائش کے باب ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر نوح کے وقت مین جب خلقت بگڑ گئی اور تمام اندھیر ہوگیا تھا تو خدا بہت ناراض ہوا اور پچھتایا اور افسوس کیا اور نوح سے فرمایا کہ کل اجسام کا اخیر میرے سامنے آن پہونچا کیونکہ ان سے زمین پر اندھیر ہوگیا ہے اور دیکھ کہ اونکو معہ طبقۂ زمین نیست کرونگا۔

پرمان چند۔ خدا نے کیون اس بکھیڑے کو پسند کیا۔

گواہ۔ خدا نے صرف اسواسطے خلقت کو پیدا کی کہ اپنے کو اور اپنی اوصاف حمیدہ کو ظاہر کرے اور ہر ایک مخلوق اپنی اپنی قدر کے موافق خالق کی مانند خوبند پر ہوکے خوشی مناوے چنانچہ ۱۹ زبور کی پہلی آیت اور ۴۰ زبور اور رومیون کے مکتوب باب اول آیت ۱۹ و ۲۰ مین یہی لکھا ہے۔

تمام ساگ پات نباتات اور حیوانات چرند پرند وغیرہ کو تحسین دیا اور وہ تمہارے کھانیکے لئے ہون گے۔

پرمان چند۔ خدا نے یہہ تمامی مخلوقات کیونکر پیدا کی۔

گواہ۔ جیسا خالق مطلق اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرماتا گیا ویسا ہی ہوتا گیا اور ساتوین روز تمام کار ختم کیا۔

پرمان چند۔ آدم کو کس چیز سے بنایا۔

گواہ۔ زمین کی خاک سے۔

پرمان چند۔ کوئی عورت بھی بنائی تھی۔

گواہ۔ کیون نہین ورنہ کام کسطرح چلتا عورت کا نام حوّا تھا۔

پرمان چند۔ حوا کو کس چیز سے بنایا۔

گواہ۔ خدا نے جب دیکھا کہ تمام حیوانات مین سے انسان کے لایق کوئی مددگار نہ ملا تب آدم کو بڑی گہری نیند مین ڈالا اور جب وہ سوگیا تو اوسکی ایک پسلی نکالی اور اسکی جگہہ گوشت بھردیا اور اوسی پسلی سے ایک عورت بنائی حوّا اوسکا نام رکھا۔

پرمان چند۔ کیا خدا کے پیدا کئے ہوئے آدم مین بھی ہڈی خون بول و براز وغیرہ تھے۔

گواہ۔ ضرور تھے۔ اور خدا کے کئے تو سبھی ہین۔

پرمان چند۔ وہ بھوکھا اور پیاسا بھی تھا۔

گواہ۔ بیشک۔ چنانچہ عدن مین رہتا اور وہان کے پھل کھایا کرتا تھا۔

پرمان چند۔ پھر خلقت کو ترقی کس طرح ہوئی۔

گواہ۔ آدم نے حوا سے اور ہر قسم کے حیوانات نے اپنی اپنی نوع سے صحبت کی اور ان سے

گواہ - آمین کیا شک ہے۔

زباندراز خان (پرمانچند سے) لو صاحب آئیے۔

پرمان چند (کھڑا ہوکر) کیون جی شروع مین خالق نے کیا پیدا کیا۔

گواہ - شروع مین آسمان اور زمین کو بنایا - زمین سوتی تھی اور بیڈول اور گہرا وپر اندھیارا تھا اور خدا کی روح پانی پر تیرتی تھی۔

پرمان چند - مخلوقات کے بنانے مین کسقدر عرصہ صرف ہوا۔

گواہ - چھ روز اور ساتوان دن اوسنے اپنی پرستش کیلیے مقرر کیا۔

پرمان چند - کس ردیف سے خلقت پیدا کیگئی۔

گواہ - اول روز تو دن اور رات کو بنایا دوسرے روز آسمان پیدا کیا اور اوسکا نام بہشت رکھا اور آسمان و زمین کے پانی کے علیحدہ علیحدہ دو حصے کیے تیسرے روز آسمان کے نیچے کے پانی کو خشک کرکے زمین بنائی اور پانی کو ایک جگہہ اکھٹا کرکے سمندر نام رکھا اور زمین کی تمام گھاس پات وغیرہ نباتات کو بنایا - پھر بروز چہارم ہر قسم کے سیارے اور چاند و سورج وغیرہ بنائے کہ جنسے گھڑی گھنٹہ اور دن مہینے فصل برس وغیرہ کی تمیز ہوتی ہے - اور پانچوین روز مچھلی وغیرہ جانوران آبی سے پانی کو اور طایران و پرندگان وغیرہ سے آسمان کو بھر دیا - اور روز ششم تمام اقسام کے ذی جان حیوانات وغیرہ اور حضرت انسان کو بنایا۔

پرمان چند - انسان کو کیسا بنایا۔

گواہ - آدم کو اپنی شکل و شباہت پر اور اپنی مانند بنایا اور اشرف المخلوقات اور تمام حیوانات کا مالک قرار دیا چنانچہ صاف لکھا ہے کہ خدا نے آدم سے کہا کہ مین نے

کرسچینیزم - خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم - آپکا نام۔

کرسچینیزم - مسٹر کرسچینیزم۔

منصرم - باپکا نام۔

گواہ - حضرت مسیح۔

منصرم عمر

گواہ - تخمیناً اونیس سو سال۔

زباندراز خان - کیون جی دُنیا کا ظہور کس طرح ہوا۔

گواہ - خدا تمام دوجہان کا مالک ہے اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے اوسکو پیدا کیا ہے۔

زباندراز خان - کسی چیز کا کوئی مالک کیونکر ہوتا ہے۔

گواہ - جب تمام اشیاء پیدا ہوچکین تو خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے انسان کو اونکا مالک قرار دیا چنانچہ جو شخص جس گھر مین تولد ہوتا ہے اور جب جب جس جس چیز پر قبضہ پاتا ہے وہی اوس اوس چیز کا مالک ہوتا جاتا ہے۔

زباندراز خان - جملہ حرکات وسکنات خدا کی مرضی سے ہوتی ہین یا کیا۔

گواہ - تمامی جزئیات وکلیات حرکات وسکنات کا مالک وخالق ایک وہی ہے۔

زباندراز خان - ہر ایک کے اعمال کے موافق سزا جزا دینے والا بھی وہی ہے۔

گواہ - ہان۔

زباندراز خان - بائبل کلام خدا ہے یا نہین۔

اسلام علی - اول درجہ کے ایماندار مقبول خدا ہیں -

تتوارتھ چند (پرمان چند سے) بابوجی یہہ اونکے شاگرد بھی ہیں -

پرمان چند - اچھا - کیون جی یہہ بتاؤ کہ آپ اونکے شاگرد ہیں ؟

اسلام علی (ہلکی زبان سے) ہان ہوں تو -

پرمان چند - اچھا جائیے -

زبانداز خان - شکریہ (عدالت سے) حضور ایک سوال کی مجھکو بھی ضرورت پیدا ہوئی اگر اجازت ہو -

عدالت - اچھا -

زبانداز خان - کیون جی آپ نے جو یہہ بیان کیا کہ ایماندار کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے اور گیان خان ایماندار ہیں) تو کیا آپ نے اوسکی خاطر کچھ جھوٹی شہادت دی ہے -

اسلام علی - نہین جناب حرف بحرف سچ ہے حلفیہ ہے -

زبانداز خان - اچھا بس جاؤ دستخط کرکے -

اسلام علی قلم لیکر دستخط کرتا ہے - مولوی اسلام علیخان لعنۃ اللہ علیہ بقلم خود

پرمان چند - اچھا بلائیے صاحب اور گواہ -

زبانداز خان (درخواست دیکھکر) مسٹر کرسچینیزم صاحب -

پیادہ (باہر جاکر آواز بلند) مسٹر کرسچینیزم صاحب چلیئے -

کرسچینیزم (اندر آکر) گوڈ مارننگ سر -

پیادہ - کہئیے خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا -

اسلام علی - میرا بیان کلام اللہ اور احادیث کے موافق ہے۔
عدالت - بس ٹھیریئے ہم بتاوین صاحب اس گواہ کا جو کچھ بیان ہے اوسکا کوئی لفظ کتب مذکورہ سے باہر نہین پس زیادہ اوس سے پوچھنا فضول ہے صرف ان کتابون کی بابت جو کچھ آپکو پوچھنا ہے اور پوچھ لیجیئے۔
پرمان چند - حضور مین نے اسی لئے یہہ سوال کیا ہے - (قرآن اوٹھا کر گواہ سے) اچھا صاحب آپکو کیونکر معلوم ہے کہ یہہ کلام اللہ ہے۔
اسلام علی - اسکی فصاحت و بلاغت خود گواہ ہے کیونکہ اسکی برابر فصیح لکھنا یا کوئی سورہ یا آیت بنانا ممکن نہین۔
پرمان چند - اچھا اب یہہ بتاؤ کہ جھوٹ بولنا بھی کہین جایز ہے۔
اسلام علی - ہرگز نہین - مگر ہان حدیث مین لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا بھی بعض وقت روا ہے چنانچہ اگر ہم کسی بیمار کو دیکھنے جاوین اور دیکھین کہ وہ مریگا تو یہی کہنا چاہیئے کہ وہ نہ مریگا اور ہر صورت سے اوسکی تسلی کے لئے جھوٹ بولنا چاہیئے - پھر عین الحیات کی صفحہ ۲۴۳ مین لکھا ہے کہ سچ بولنا درست نہین اگر اوس سے کسی ایمان والے کو نقصان یا اسکی جان کا خطرہ ہو - اور جھوٹ بولنا فرض اور واجب ہے بشرطیکہ اوسکے سبب ایمان والا قتل یا قید یا نقصان سے بچ جائے - اگر کسی دیندار نے اپنا اسباب ہمین سونپا ہو اور کوئی ظالم اوسکو ہم سے مانگے تو ہم پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے پاس اوسکے ہونے سے انکار کر جاوین بلکہ اگر چاہین تو اوسپر قسم بھی کھاوین کہ اوس شخص کی کوئی چیز ہمارے پاس نہین۔
پرمان چند - خیر اب یہہ بھی کہئے کہ اگیان خان مدعا علیہ ایماندار ہے یا بے ایمان۔

اسلام علی - اگر اوسکا دل چاہے عورت کو لیدادا ے زرمہر جو بوقت نکاح مقرر ہوتا ہے طلاق دیدیوے اور نکاح ثانی بلکہ چار تک کرنا جائز ہے -

عدالت - بابو صاحب بھلا آپ تو جرح کرتے ہوے تھکتے ہی نہین مگر ذرا ہمارا تو خیال کیا کرو -

مہاموہ سنگھ (مدعا علیہم کا باپ) آپ کیون اتنی اجازت دیتے ہین -

عدالت - سنئے صاحب مین اسوقت بمنصب سب جج ہون اور آپ سے اور مجھ سے اگرچہ ملاقات ہی لیکن وہ بمنصب دیگر ہے اوسکا اسوقت ہرگز پاس نہوگا - آپکے دخیل ہونیسے کارروائی تحقیقات مقدمہ مین ہرج واقع ہوتا ہے لہذا بہتر ہے کہ آپ علیحدہ ہی ہوکر بیٹھ رہین -

مہاموہ سنگھ (کھسیانا ہوکر دلمین) اوہ بڑا جو دبڑا بیمروت ہے -

زباندراز خان - آپ ٹھیرئیے صاحب آپکو کیا ضرورت ہے دخل کی (عدالت سے) حضور یہہ جسقدر سوال ہین سب غیر متعلق بھی تو ہین بھلا ان سے کیا مطلب -

عدالت - البتہ اسوقت تو سوالات اکثر غیر متعلق معلوم ہوتے ہین لیکن صاحب اسکی تو اسواسطے اجازت دیگئی ہی کہ یہہ مقدمہ بیچدار نہ معلوم کون فقرہ کسوقت کام آجائے (پرمانند سے) لیکن بابو صاحب آپکو بھی ذرا اختصار پر نظر رکھنا چاہئے -

پرمانند - حضور مین تو حتے الوسع بہت کچھ درگذر کرتا ہون ورنہ تو ایک گواہ سے کم از کم دو روز جرح کرون تب بھی ختم نہو اور اگر حضور ایسے ہی اکتاتے ہین تو لیجئے صرف ایکدو سوال اور پوچھتا ہون (گواہ سے) ہان صاحب بھلا آپکا بیان کس اعتبار پر صحیح مانا جاوے -

یون ہی حکم کیا ہے اور یہہ آیت اُتری یَا یُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ج تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ۔

جسکا ترجمہ یہہ ہے۔

"اے نبی تو کیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھپر چاہتا ہی رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ ٹھیرا دیا ہے اللہ نے تمکو کھولڈالنا اپنی قسمون کا اور اللہ صاحب ہے تمھارا اور وہی ہی سب جانتا حکمت والا۔"

پس دیکھئے کسقدر سخت حکم ہے۔

پرمان چند۔ بھلا دین پھیلانے کے لئے کیا ہدایت ہی۔

اسلام علی۔ اسکی بابت بھی چند آیتین عرض کرتا ہون۔ ایک جگہہ تو یہہ لکھا ہی کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی زور نہین دین کی بابت مین وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ یعنی اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ تہ پہونچا دینا۔ اور سورہ توبہ ۷۴ آیت مین آیا ہے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ ط وَمَاْوٰہُمْ جَہَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ یعنی اے نبی لڑائی کر کافرون سے اور منافقون سے اور تندخوئی کر اون پر اور انکا ٹھکانا دوزخ ہی اور وہ بری جگہہ پہونچے اور سورہ انفعال آیت ۶۶ مین آیا ہے یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ط یعنی اے نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اور سورہ محمد آیت ۴ مین فرمایا ہے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط یعنی سو جب تم بھڑو منکرون سے تو گردنین مارنی ہے

پرمان چند۔ کیا گوشت خوری بھی روا ہے۔

اسلام علی۔ ہان انسان کیلئے سب مباح ہی صرف مردار اور سور کا کھانا حرام ہے۔

پرمان چند۔ جب شوہر اپنی عورت سے ناراض ہووے تو کیا کرے۔

پرمان چند - حضور ذرا اسکی تشریح بہتر ہوگی۔

زباندراز خان - کیا ہرج ہی آپ شوق سے پوچھلین۔

پرمان چند - ہان صاحب ذرا کسی حوالہ سے فرمائیے۔

اسلام علی - سورۂ حج آیت مین لکھا ہی ولکل امۃ جعلنا منسکا ہم ناسکوہ یعنی ہر فرقہ کو
ہمنے ٹھیرادی ہی ایک راہ بندگی کی کہ وہ اسطرح کرتے ہین۔

پرمان چند - کیون جی خدا نے کیون اس خلجان کو پسند کیا۔

اسلام علی - اسکی ذات بیچون وچرا ہے اور اوسکی قدرت کا بھید کسکو معلوم ہی لیکن
ہزارون مرگئے اس جستجو مین - نپایا بھید اوسکا پر کسو نے۔

پرمان چند - بھلا صاحب آپ جانتے ہین کہ خودرو درخت جو کہلاتے ہین اونکو بھی کوئی
پیدا کرتا ہے یا نہین۔

اسلام علی - یہ تو ظاہر ہے اونکو کون پیدا کرتا خودرو تو اونکا نام ہی ہی۔

پرمان چند - بھلا صاحب یہ تو فرمائیے کہ کبھی محمد صاحب نے جھوٹ بھی بولا یا قسم
کھاکر پھر توڑ ڈالی تھی۔

اسلام علی - کبھی نہین - شاید آپ زمخشری اور بیضاوی اور جلال الدین کے بیان
کے مطابق خیال فرماتے ہین گر وہ بھی دراصل خدا کے حکم کی تعمیل تھی۔

پرمان چند - کیونکر ذرا تشریحًا فرمائیے۔

اسلام علی - ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ نامی اپنی ایک کنیز کو سرفراز
فرمائی تھی تب اونکی بیویون مین سے ایک نے اُس بات کیلئے اونکو اولہانا دیا اسپر
حضرت نے قسم کھائی کہ مین پھر اُس سے صحبت نکرونگا - لیکن نہ رہ سکے اور کہا کہ خدا نے

اور پھر لکھا ہے جیسے تمکو رکھا نایب زمین مین اور سورہ احزاب کی آیت ۷۲ وغیرہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔

پرمان چند۔ انسان کیسا بنایا گیا تھا۔

اسلام علی۔ خُلِقَ الانسانُ ضعیفاً یعنی انسان بنا ہے کمزور۔ اِنَّ الانسانَ خُلِقَ ظَلُوماً یعنی انسان بنا ہے جی کا کچا۔ خُلِقَ الانسانُ مِنْ عَجَلٍ یعنی انسان بنا ہے جلد باز۔ اور الانسانُ مُرکّبٌ مِنَ الخطاءِ والنسیانِ یعنی انسان مرکب ہے بھول اور چوک سے

پرمان چند۔ سب سے پہلے خدا نے کیا پیدا کیا تھا۔

اسلام علی۔ زید بن صامت کہتا ہے کہ پہلی چیز جسکو خدا نے پیدا کیا قلم تھا تب خدا نے قلم سے کہا لکھ اوسنے پوچھا کہ مین کیا لکھون خدا نے کہا ہر ایک مخلوق کا احوال جو ہونیوالا ہے تب اوسنے لکھدیا۔

پرمان چند۔ آپ کس اعتبار سے کہتے ہین کہ جو کچھ ہوتا ہے سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔

اسلام علی۔ مشہور بات ہے۔ چنانچہ ہمارے بزرگ مولانا شیخ سعدی صاحب کا بھی قول ہے کہ۔ بے رضائے توکے برگ نہ جنبد درخت۔ اور قرآن مجید و حدیث مین بھی بارہا یہی آیا ہے اور الغزالی بھی محمدیون کے ایمان کے بیان مین فرماتے ہین کہ جو کچھ دنیا مین واقع ہوتا ہے اسکو وہ چاہتا ہے اور وہی سب ماجراون کا بندوبست کرتا ایسا کہ اوسکی سلطنت مین جو کچھ واقع ہوتا ہے کیا چھوٹی بات کیا بڑی کیا بھلا کیا برا کیا معرفت و کیا جہالت کیا فرمانبرداری و کیا نافرمانبرداری سب اوسکی عین صلاح اور حکم معین و مشیت سے ہے۔

پرمان چند۔ کیا بت پرستی وغیرہ بھی سب اوسکی طرف سے ہین۔

عدالت۔ صاحب تو دیکھ چکا کہ سب برائی بھلائی کا بانی مبانی وہی ہے پھر کیا ضرورت ہے۔

ادن سے اپنی غرض۔

زید سنتے ہی راضی تھا لیکن تمام لوگ اس بات سے متعجب پوچھ پاچھ کرنے لگے پس اونکا منھ بند ہونیکے لیے یہہ آیت اتری۔ "مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ یعنی نبی پر اس بات مین جو اللہ نے ٹھیرادی اوسکے واسطے کچھ مضایقہ نہین" پس کہیے کہ یہہ ندا ہوا کہ تعمیل حکم ربانی۔

پرمان چند۔ بھلا صاحب یہہ لوح محفوظ کیا ہے۔

اسلام علی۔ لوح محفوظ وہ ہے کہ جس سے حضرت آدم نے موسیٰ کو مباحثہ مین خدا کے حضور مین لاجواب کیا۔ اسکی کیفیت یون ہے کہ ایک وقت موسیٰ نے آدم پر طعن کیا کہ تو وہی آدم ہے کہ خدا نے تجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح سے تجھکو حصہ دیا۔ فرشتون سے سجدہ کرایا۔ باغ عدن مین رکھا۔ مگر تو نے حکم عدولی کی اور نوع انسان کو زمین پر پھینکا۔ آدم نے جواب دیا تو وہی موسیٰ ہے کہ جسکو خدا نے نبی ہونیکے لئے چُنا اور اوسنے تجھے بارہ تختے دیے جنمین ہر چیز کا مفصل احوال ہے یہہ تختے پیدایش سے کتنے برس پہلے لکھے گئے۔ موسیٰ نے کہا چالیس برس۔ تب آدم نے کہا پھر تو مجھکو اس بات کے بارہ مین کیون طعن زنی کرتا ہے کہ جسے خدا نے میری پیدایش سے چالیس برس پیشتر کتاب مین لکھدیا۔

پرمان چند۔ خدا نے آدم کو کیون پیدا کیا۔

اسلام علی۔ خداوند کریم کو زمین پر اپنا ایک نایب بنانا منظور تھا۔ چنانچہ سورہ بقر کی آیت نمبر ۳۰ مین لکھا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط ترجمہ "اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھکو بنانا ہے زمین مین ایک نایب"

پرمان چند - ہان ہان خیر لیکن ذرا اس بیان کو شرح کہہ دیجیے -

اسلام علی - ایک روز محمد صاحب کسی کام کے واسطے اپنے متبنی بیٹے زید کے گھر گئے وہان زید کی جورو زینب کو دیکھا اور اوسکا حسن پسند آیا تو حضرت کا دل آ گیا اور وصال کے خواہان ہوے. مگر جب زینب اور اوسکے بھائی عبد اللہ نے محمد صاحب سے ناراض ہوکر اونکو منع کیا تو خدا کی طرف سے یہہ آیت اوتری وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ط (سورہ احزاب ۳۶ آیت) جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ

کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہین جب اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام ٹھیراوے کہ اونکو اپنے کام کا اختیار ہو اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر

اور اس لیئے کہ زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور بدگمان نہو کہا کہ مین اسبات مین لاچار ہون کہ خدا نے آپ مجھے اس مقدمہ مین حکم کیا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ ج وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ط فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَہَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْہُنَّ وَطَرًا (سورہ احزاب ۳۷ آیت) اس آیت کا ترجمہ یہہ ہے کہ

جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا - رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے تجھکو - پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض ہم نے تیرے نکاح مین دی تا کہ نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورون سے اپنے لے پالکون کی جب وے تمام کرین

اسلام علی - انکے خلاف راستی وغیرہ۔

پرمان چند - خدا زبردست ہے یا شیطان۔

اسلام علی - خدا قادر مطلق ہمہ توانا ہے۔

پرمان چند - کیا معلوم ہے کہ شیطان مقبول خدا ہے یا محمد صاحب۔

اسلام علی - لاحول ولا قوۃ الا باللہ توبہ لعنت بر ابلیس ناپاک جناب وہ تو راندہ ودرماندہ درگاہ ہے وہ نہوتا تو اوسکے بندون کو دوزخ کے عذاب نہوتے۔ البتہ حضرت رسول اللہ کے مقبول ہونے مین کچھ شک نہین۔

پرمان چند - یہہ کیونکر معلوم ہے۔

اسلام علی - خدا ہر حالت مین اونکا حامی تھا۔ وحی اونپر نازل ہوتی تھی۔ معجزہ اور معراج اونکو عطا ہوئی۔

پرمان چند - کیا حضرت ناخواندہ تھے۔

اسلام علی - البتہ۔ لیکن حضرت کے چار محرر تھے جو حکم خدا نازل ہوتا وہ اوسکو لکھتے رہتے تھے۔

پرمان چند - شیطان کیون مقبول نہین اور محمد صاحب کیون ہین۔

اسلام علی - شیطان ملعون و بدکار ہے اور حضرت نیکوکار۔

پرمان چند - کیا حضرت نے اپنے متبنی بیٹے زید کی جورو سے زنا کیا تھا۔

اسلام علی - توبہ استغفر اللہ۔ حضرت نبی کی شان مین کسیکو مردون کی مجال نہین کبھی ایسی گستاخی نہ کیجیے۔ بھلا جبکہ مالک دوجہان نے اونکے لیے جائز رکھا اور پیدائش عالم سے پہلے لوح محفوظ مین لکھدیا تو پھر وہ زنا کس طرح رہا۔

پیدا کرتا ہون پھر ایک چلو کھار اپانی لیکر مٹی سانی اور فرمایا کہ مین تجھ سے ظالمون نہ دیون خطا کارون اور شیطان کے سب ساتھیون کو پیدا کرتا ہون۔

پرمان چند۔ شیطان کون ہے۔

اسلام علی۔ اول انسان جو پیدا ہوا آدم اور اسکی زوجہ حوا تھی اونکو ایک فرشتہ نے گمراہ کیا اسلئے مع اس فرشتہ کے عدن سے نکالے گئے وہ فرشتہ ابتک شیطان کے نام سے مشہور ہے۔

پرمان چند۔ نبی اور رسول کون ہین۔

اسلام علی۔ حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔

پرمان چند۔ محمد صاحب کو خدا نے کسواسطے بھیجا۔

اسلام علی۔ دین محمدی پھیلانے اور راہ نیک دکھلانے کو۔

پرمان چند۔ خدا اور محمد صاحب دو ہین یا ایک۔

اسلام علی۔ دو ہین۔ لیکن خدا کے نور سے ہی حضرت کا خمیر ہے۔

پرمان چند۔ شیطان کیا کرتا ہے۔

اسلام علی۔ لوگون کو گمراہ اور گنہگار۔

پرمان چند۔ خدا اور محمد صاحب کیا چاہتے ہین۔

اسلام علی۔ رہنمائی اور نیکوکاری۔

پرمان چند۔ ذرا مفصل کہو شیطان کیا کیا کام سکھاتا ہے۔

اسلام علی۔ جھوٹ۔ چوری زنا۔ شراب خواری قماربازی کفر وغیرہ گناہ۔

پرمان چند۔ اور خدا۔

پرمان چند۔ ہاتھ ناک منہ زبان پانون کچھ اوسکے ہین؟

اسلام علی۔ نہین۔

پرمان چند۔ مخلوقات کو خدا نے کیونکر پیدا کیا۔

اسلام علی۔ جسوقت اوس خالق مطلق کو مخلوقات کے پیدا کرنیکی خواہش ہوئی تو زبان غیب ترجمان سے کہا "کُن" صرف اس لفظ کے کہنے سے جمیع مخلوقات کا ظہور ہوگیا

پرمان چند۔ اسکے ظہور مین کسقدر عرصہ لگا۔

اسلام علی۔ چھ روز۔

پرمان چند۔ انسان کی پیدائش کیونکر ہوئی۔

اسلام علی۔ حیات القلوب مین حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ جب خدا قادر مطلق نے جبرئیل کو زمین پر بھیجا کہ آدم کے پیدا کرنیکے لئے ایک مٹھی خاک لے آوے تب زمین نے اوس سے کہا کہ مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون اور اسکی دُہائی دیتی ہون کہ مجھ مین سے کچھ نہ لینا تب جبرئیل نے خدا کے حضور مین عرض کی کہ زمین نے مجھ سے تیری پناہ مانگی تب خدا نے اسرافیل کو حکم دیا۔ اوسکے ساتھ بھی زمین نے وہی تدبیر کی تب خدا نے میکائیل کو روانہ کیا اوس سے بھی زمین نے یہی عذر کیا اوسوقت خدا نے ملک الموت کو یہہ کہکر بھیجا کہ خواہ مخواہ ایک مٹھی خاک ضرور لائیو۔ زمین نے اوس سے بھی یہی کہا کہ مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون تب ملک الموت نے کہا کہ مین بھی خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ تجھ زمین سے ایک مٹھی خاک لیجاؤن پس اوسنے زبردستی زمین پر سے ایک مٹھی خاک لی تب خدا نے ایک چلو میٹھا پانی لیکر وہ خاک سانی اور کہا کہ تجھ سے مین نبیون اور رسولون اور اُن سب بندون کو جو بہشت کے لایق اور عاشق ہون

اسلام علی۔ اعمال کے عوض کے لیئے تو ایک روز جزا خداوند دو وندان نے علیحدہ مقرر کیا ہے مگر بنی آدم کو جملہ اشیار کا مالک اور دیگر اشیار کو ملک پیدا کی ہین حتی کہ حیوانات کا گوشت پوست بھی اونکو مباح ہے پس جس مقام اور جس جگہہ مین جسوقت جو چیز جسقدر جس شخص کو بھی خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی وہی اوسکا مالک ہے۔

زباندراز خان۔ عطا فرمانے سے آپکا کیا مطلب ہے۔

اسلام علی۔ یعنی جس چیز پر کسیکو قابض و دخیل کر دیا یا کرا دیا۔

زباندراز خان۔ یہہ۔ اچھا بس (پرمان چند کیطرف مخاطب ہوکر) لو صاحب جرح کر لیجئے۔

پرمان چند۔ دیکھو جی یہہ بتلاؤ کہ خدا مین کیا کیا اوصاف ہین۔

اسلام علی۔ قادر مطلق۔ عادل۔ رحیم و کریم۔ عالم الغیب۔ رب و پروردگار۔ غیر متغیر۔ خداوند ذوالجلال۔ بزرگ برتر۔

پرمان چند۔ پاک ہے یا ناپاک۔

اسلام علی۔ پاک۔ ذات اقدس۔

پرمان چند۔ مجسم ہے؟

اسلام علی۔ غیر مجسم

پرمان چند۔ حاجتمند ہے یا غنی۔

اسلام علی۔ خداوند ارض و سما ہے حاجتمند کیون ہوتا۔

پرمان چند۔ کہان ہے۔

اسلام علی۔ سب جگہہ حاضر و ناظر ہے۔

بواد۔ کہو خداکو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

اسلام علی۔ خداکو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

اسلام علی۔ مولوی اسلام علیخان۔

منصرم۔ باپ کا نام۔

اسلام علی۔ حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ۔

منصرم۔ عمر

اسلام علی۔ تخمیناً تیرہ سو (۱۳۰۰) سال۔

زباندراز خان۔ یہہ بتلاؤ صاحب کہ مخلوقات کا وجود کیونکر ہوا۔

اسلام علی۔ پہلے سوائے ذات پاک خداوند کریم خالق مطلق کے اور کچھ نتھا حتی کہ زمین وآسمان بھی نتھے تمامی موجودات جزو کل ذرہ وکوہ۔ نیک وبد۔ بھلائی وبرائی وغیرہ کا وجود اُسی سے ہوا اور ہوتا ہے۔

زباندراز خان۔ اچھا قرضہ دلوانا وغیرہ کسکے اختیار میں ہے۔

اسلام علی۔ ایک قرضہ کیا جملہ حرکات وسکنات خورد وکلان سب اوسی کے رشتہ میں ہیں اور ہونگے اوسیکو قدرت ہے کہ جسکو چاہے پل بھر مین دولت سے مالامال یا ہفت اقلیم کا بادشاہ بنادے اور جسکو چاہے دم بھر مین محتاج اور نیست ونابود کردے۔ بلا اُسکی رضامندی کسیکو دم مارنے اور اُف کرنیکی مجال نہیں۔

زباندراز خان۔ اچھا کسی چیز کا مالک کوئی کسطرح سے ہوتا ہے آیا اپنے اپنے اعمال کے معاوضہ کے موافق یا کسی اور طرح سے

پرمان چند - حضور سوال سے زیادہ جواب دینے مین گواہ کے رعایتی ہونیکا ثبوت ہے
اور یہہ قاعدہ ہے - البتہ اگر انکو کچھ کہلانا ہے تو پھر اپنے سوال کے جواب مین کہلا لیوین
عدالت - بیشک - اچھا بابو جی تم پھر سوال کر لینا کیا حرج ہے -
پرمانا بھاس - اچھا حضور
عدالت - بس جی تم بھی ختم کرو اور کیا جرح کروگے -
پرمان چند - اچھا حضور ایک سوال اور پوچھتا ہون -
پرمان چند - کیون جی آپ اور لالا برہت چند اور ارے چند وغیرہ ایک خاندان ہو -
یاگیک چند - ہان -
پرمان چند - اچھا بس -
پرمانا بھاس - دیکھو جی یہہ بتلاؤ کہ یگیہ مین جو ہنسا ہوتی ہے وہ گناہ ہے یا نہین
یاگیک چند - وہ ہنسا بوجہ منتر او چارن کے گناہ نہین رہتی -
پرمانا بھاس - منتر کیون پڑھے جاتے ہین -
یاگیک چند - ہر ایک کام کے شروع مین ایشور جینہ منتر پڑھنا چاہیے -
پرمانا بھاس - اچھا بس دستخط کردو -
یاگیک چند (دستخط کیے) याज्ञवाचन्द बकलमखुद
زبانداز خان - اچھا بلاؤ جی ہمارے گواہ اسلام علی کو -
پیادہ (باہر جاکر) کوئی اسلام علی حاضر ہے -
اسلام علی - آتے ہین میان (اور آہستہ آہستہ اندر جاکر بعد سلام کے) یا حضرت علی مشکل کشا
منصرم - ادھر آؤ جی -

پرماتا بھاس - آپکو معلوم ہے کہ بہرت چند نے زر قرضہ کو کیا کیا۔
یاگیک چند - یگیہ کرنے مین خرچ کیا۔
پرماتا بھاس - کیا یگیہ مین خرچا ہوا قرضہ کا روپیہ بھی واجب الادا رہتا ہے۔
یاگیک چند - نہین - بلکہ اوس سے ہزار چند اوسکو اوٹنا چاہئے حتی کہ پرمیشور اوسکو سورگ کی سلطنت دیتا ہے۔
پرماتا بھاس - اچھا بس۔
پرمان چند - اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ یگیہ کیون کیجاتی ہے۔
یاگیک چند - اپنے کو سورگ اور دنیا کو فایدہ پہونچانیکے لئے۔
پرمان چند - دنیا کو فایدہ کسطرح پہونچتا ہے اور کیا فایدہ پہونچتا ہے۔
یاگیک چند - جبکہ گھی دودھ اور بانس وغیرہ آگ مین جلاے جاتے ہین اونکی وجہ سے آب وہوا وغیرہ کی اصلاح ہوجاتی ہے جسکے ذریعہ سے لامحالہ بیماری وغیرہ کی تردید ہوجاتی ہے کیونکہ کارن سے کارج ضرور ہوتا ہے۔
پرمان چند - اچھا یہہ کہو کہ پرمیشور ہنسا سے خوش ہے یا اہنسا سے۔
یاگیک چند - اہنسا اہنسا کو بھی نام لینے کے لایق بھی نہین جیسا کہ مشہور عام ہے अहिंसा परमो धर्मः
پرمان چند - اچھا یگیہ کرنے مین ہنسا ہوتی ہے یا نہین۔
یاگیک چند - ہوتی تو ہے مگر۔
پرمان چند - بس ٹھیرو زیادہ مت کہو۔
پرماتا بھاس - حضور یہہ کیا بات ہے کہ گواہ جو واقعہ بیان کرے اوسکو روک دیا جاتا ہے۔

ویدانت سنگھ ہوتی ہے۔

پرمان چند۔ اچھا بس جاؤ۔

منصرم۔ تو دستخط کرو۔

ویدانت سنگھ (قلم لیکر) वेदान्त सिंह दस्तख़ुद العبد

ویدانت سنگھ باہر جاتا ہے۔

پرمانا بھاس۔ اچھا بلاؤجی یاگیک چند کو۔

پیادہ (باہر جاکر) یاگیک چند گواہ چلو۔

یاگیک چند (اندر آکر) آداب حضور۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

یاگیک چند۔ یاگیک چند

منصرم۔ باپ کا نام۔

یاگیک چند۔ ایشور۔

منصرم۔ عمر۔

یاگیک چند۔ بیحساب۔

پیادہ۔ کہو پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

یاگیک چند۔ پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

پرمانا بھاس۔ کیوں صاحب جگت کسطرح پیدا ہوا۔

یاگیک چند۔ ایک خاص زمانہ کے بعد پرمیشور اسکو بناتا اور بگاڑتا ہے جیسے دوکاندار صبحکو دوکان کھولتا اور شام کو بند کرتا ہے۔

پرمان چند۔ اچھا سمجھایا کسی اور مین بھی خدائی صفتین ہین یا نہین۔
ویدانت سنگھ۔ نہین۔
پرمان چند۔ یہ تو کہو آپکو بھی اودّیا حایل ہے یا نہین۔
ویدانت سنگھ۔ ضرور ہے اگر اودّیا نہوتی تو نجات ہی نہو جاتی۔
پرمان چند۔ بھلا صاحب جو چیز ہوتی ہے اوسکا تو نام کچھ ضرور ہوتا ہے مگر جو چیز نہین ہوتی اوسکا نام بھی کچھ ہوتا ہی؟
ویدانت سنگھ۔ جب وہ ہے ہی نہین تو اوسکا نام کہان سے ہوگا۔
پرمان چند۔ اچھا اودّیا کوئی چیز ہے یا ناچیز۔
ویدانت سنگھ۔ ناچیز ہے۔
پرمان چند۔ آریہ چند گواہ آپ کا کیا لگتا ہے۔
ویدانت سنگھ۔ چھوٹا بھائی ہے۔ خاندان مین ہے۔
پرمان چند۔ اور بیریت چند۔
ویدانت سنگھ۔ رشتہ مین بابا ہوتے ہین۔
پرمان چند۔ اچھا وہ اور آپ دو ہین یا ایک۔
ویدانت سنگھ۔ دو ہین (پھر سوچکر) نہین صاحب ایک ہی ہین۔
عدالت اور سب حاضرین ہنستے ہین۔
پرمان چند۔ اچھا ہنسا نیک عمل ہے یا دیا۔
ویدانت سنگھ۔ دیا۔
پرمان چند۔ گیہ کرنے مین ہنسا ہوتی ہے یا نہین۔

پرمان چند (مسکراتے ہوے) کیون جی یہہ جو دنیا مین پاخانہ پیشاب کف و بلغم اور کوڑہ وغیرہ بہت سی بُری بھلی پوتر اپوتر چیزین ہین وہ سب برھم ہی ہین۔

ویدانت سنگھ نادم اور کھسیانا ہو کر خاموش ہوتا ہے۔

عدالت۔ صاحب ایسے سوالات سے معاف رکھیے۔

پرمان چند۔ حضور بہت اچھا (گواہ سے مخاطب ہو کر) بھلا صاحب یہہ تو کہیے مختلف اشیا کی جدائیگی نظر آنیکی کیا وجہ ہے۔

ویدانت سنگھ۔ اودیا یعنی جہالت۔

پرمان چند۔ اچھا۔ اب یہہ کہیے کہ اودیا کوئی برھم کا ہی جزو ہے یا اوس سے علیحدہ ہے

ویدانت سنگھ۔ علیحدہ ہے۔

پرمان چند۔ اودیا چیتن ہے یا جڑ۔

ویدانت سنگھ۔ جڑ ہے۔

پرمان چند۔ اور برھم

ویدانت سنگھ۔ چیتن ہمہ دان ہے۔

پرمان چند۔ آنند سروپ بھی ہے یا نہین۔

ویدانت سنگھ۔ بیشک سچا نند سروپ ہے۔

پرمان چند۔ متلون مزاج ہے یا غیر متغیر۔

ویدانت سنگھ۔ غیر متغیر اچل۔ ابناشی ایک سروپ ہے۔

پرمان چند۔ اور کیا کیا صفتین ہین اوسمین۔

ویدانت سنگھ۔ سرگیہ سرب بیاپک۔ نراکار۔ نرنجن۔ دیالو نیائی وغیرہ بہت ہین

جواب دیے جاؤ گھبراو مت (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) لو صاحب پوچھیے۔

پرمان چند۔ سنیے صاحب ذرا ادھر خیال کر کے۔ کس اعتبار سے کہتے ہو کہ ایک برھم کے سوا اور کچھ نہیں۔

ویدانت سنگھ۔ وید مین خود برھم فرماتا ہے۔

एको ब्रह्म द्वितियो नास्ति ॥

یعنی ایک برھم ہے دوسرا کچھ بھی نہیں۔ یا

सर्वं विष्णु मयं जगत् ॥

یعنی سب جگت وشنو مئی ہے اور بھی بہت جگہہ اس مضمون کے بچن ہین جیسا کہ

एकोऽहं बहुः स्याम् ॥

یعنی جگت کے آدمین برھم کہتا ہے کہ مین ایک ہون بہت ہو جاؤن۔ اور یجروید کے برہ دارن اُپنشد مین رقم ہے کہ ہرن گربھ نے جب خیال کیا کہ بجز میرے اور کوئی نہین اہم अहं کہا اور چونکہ تنہائی سے مسرت و آرام اور تفریح نہین ہوتی پس دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی اسلیئے بسبب خواہش کے ایک سے دو ہو گئے جیسے ایک چنے سے دو دال۔ پھر اتھرون وید کے منڈک اُپنشد مین لکھا ہے۔

अग्निर्मूर्द्धा चक्षुषी चंद्र सूर्यौ दिशः श्रोत्रे वाग्विवृताश्च वे दाः वायुः प्राणो हृदयं विश्वमस्य पद्भ्यां पृथिवी ह्येषु सर्व भू तान्तरात्मा ॥ †

وغیرہ وغیرہ ہزار ہا رچا ہین۔

ویدانت سنگھ۔ بیشمار۔
منصرم۔ رہنے والے۔
ویدانت سنگھ۔ ضلع تھیات نگر احاطہ دارمکافات۔
منصرم۔ اچھا حلف دیا جاے۔
بواد۔ کہو جی پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ کہونگا۔
ویدانت سنگھ۔ پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔
پرمانا بھاس چند۔ کیون جی تمام جگت مین ایک ہی چیز ہے یا مختلف چند۔
ویدانت سنگھ۔ ایک برھم کے سواے اور کچھ بھی نہین۔
پرمانا بھاس چند۔ اور یہہ جو مختلف اقسام کی جدائیگی نظر آتی ہے۔
ویدانت سنگھ۔ وہ سب جھوٹی اور وہمی ہے۔
پرمانا بھاس چند۔ جگت کی پیدائش کسطرح پر ہے۔
ویدانت سنگھ۔ وہی پرم برھم تمام جگت کی جان ہو جب اوسنے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو پس اشکال مختلف کو قبول کیا۔
پرمانا بھاس۔ پیریت چندنے زر قرضہ کو کیا کیا۔
ویدانت سنگھ۔ یگیہ مین خرچ کیا۔
پرمانا بھاس چند۔ کیا یگیہ مین خرچ ہوا روپیہ قابل واپسی ہوتا ہے۔
ویدانت سنگھ۔ ہرگز نہین اگر ایسا ہوتا تو حیوانات بھی اپنی جان کے عوض کے مستحق ہوتے۔
پرمانا بھاس چند۔ اچھا دیکھو اب جسقدر یہہ آپ سے دریافت کرین اوسکا

آریہ چند۔ جو پاپ ہم سے کئے جاتے ہین پشچاتاپ کرنے سے اونکو معاف بھی کر دیا ہے

پرمان چند۔ اچھا بس۔

تتوارتھ چند۔ بابوجی انکا تعلق تو ظاہر کر دو۔

پرمان چند۔ ہان ٹھہریئے صاحب ذرا۔ یہہ بھی بتلائیے کہ برہت چند آپ کے رشتہ مین کیا لگتے ہین۔

آریہ چند۔ رشتہ مین میرے بابا ہوتے ہین۔

پرمان چند۔ اچھا بس۔

منصرم۔ لوجی دستخط کرو

آریہ چند۔ (قلم لیکر) آریہ چند بقلم خود
العبد

عدالت۔ اچھا بلائیے صاحب دوسرے گواہ کو۔

پرمانا بھاس (درخواست اوٹھاکر) ویدانت سنگہ۔

پیادہ (باہر جاکر بآواز بلند) ویدانت سنگہ گواہ حاضر ہے۔

ویدانت سنگہ (کھڑا ہوکر) آتا ہون صاحب۔

اور اندر جاکر جھک کر آداب بجالاتا ہے۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

ویدانت سنگہ۔ ویدانت سنگہ۔

منصرم۔ کسکے بیٹے ہو۔

ویدانت سنگہ۔ ایشور پرم برہم کے۔

منصرم۔ عمر۔

آریہ چند- پرمیشور ہرگز نہین کراتا بلکہ وہ خود ہی کرتا ہے۔ کیونکہ نیک و بد فعل کرنے مین جیو خود مختار ہی۔

پرمان چند- کسی شخص کو جو سکھ یا دُکھ پہونچتا ہے وہ کون پہونچاتا ہے۔

آریہ چند- کسیکو دُکھ یا سکھ پہونچانا اوسی کے کیے کسی فعل سابقہ کی سزا یا جزا ہی جو پرمیشور پہونچاتا ہے۔ کیونکہ جیو اپنے اپنے اعمال کا پھل بھوگنے مین مجبور ہین خود مختار نہین۔

پرمان چند- اچھا یہ تو بتایے کہ جب کسیکے مکان مین چوری ہوجاتی ہے تو چوری سے جو سکھ یا دُکھ مالک مکان کو پہونچتا ہے وہ اُس مالک مکان کا کوئی فعل ہے یا کسی فعل سابقہ کا ثمرہ۔

آریہ چند- فعل بھلا کیسے ہوسکتا ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ سکھ یا دُکھ اُسکے کیے کسی بُرے فعل سابقہ کی سزا ہے۔

پرمان چند- تو کیا آپکی راے مین چور اوسکے فعل سابقہ کو جانتا تھا جسکی سزا دینے کو اوسکے یہان چوری کرنے گیا۔

آریہ چند- نہین چور کو بھلا کیا معلوم- سزا یا جزا دینا تو کام اُسی منتظم حقیقی پرمیشور کا ہے نہ کہ چور کا۔

پرمان چند- تو پرمیشور ہی نے چور کے ہاتھ سے اُسے سزا دلائی؟

آریہ چند (کسیقدر رُک رُک کر بظاہر ہچکچاتی سے) بیشک اور کون دلا سکتا ہے۔

پرمان چند- خیر- اچھا جی ہر ایک اعمال کا عوض پرمیشور سبکو بلا کم و کاست دیتا ہے یا کسیکو معاف بھی کردیتا ہے۔

آریہ چند۔ بالکل غیر متغیر۔

پرمان چند۔ بیتراگ ہے یا سراگ۔

پرمانا بھاس (گواہ سے) ٹھیرو جی (عدالت سے) حضور یہہ سب سوال جو کئے جاتے ہین بھلا اِن سے سوائے تضیع اوقات کے اور کیا مطلب ہے۔

عدالت۔ بیشک بابو صاحب یہہ صفتون کے سوال تو بالکل غیر متعلق معلوم ہوتے ہین۔

پرمان چند۔ حضور مباحثہ کے وقت معلوم ہوگا کہ کس طرح متعلق اور کسقدر ضروری ہین

عدالت (آریہ چند سے) اچھا جی کہئے۔

آریہ چند۔ بیتراگ سچدانند سروپ ہے۔

پرمان چند۔ جگت کو کر چکا یا کرتا ہے اور کریگا۔

آریہ چند۔ تینون حالتین اوسمین ہین۔

پرمان چند۔ مجسم ہے؟

آریہ چند۔ غیر مجسم۔

پرمان چند۔ کہان ہے۔

آریہ چند۔ سب جگہہ بیاپک ہے۔

پرمان چند۔ جگت کا نمت کارن ہے یا اُپادان۔

آریہ چند۔ نمت کارن ہے جیسا گھٹ کا کمہار۔ پٹ کا جولاہا۔

پرمان چند۔ کوئی شخص جو کسی قسم کا نیک یا بد فعل کرتا ہے وہ پرمیشور کراتا ہے یا وہ خود ہی کرتا ہے۔

آریہ چند - ہان اسقدر معلوم ہے کہ اونکے یہان ہمیشہ یگیہ ہوا کرتا ہے اوسمین وہ سب کچھ کھو بیٹھے ہین غالباً مدعی سے بھی روپیہ اسی خرچ کے لئے قرض لیا ہوگا۔

پرمانا بھاس - اچھا اب یہہ بتاؤ کہ یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب رہتا ہے یا نہین۔

آریہ چند - ہرگز نہین - وہ ایسا نیک عمل ہے کہ اوسکے لئے تو کچھ اور بطور چندہ دینا چاہئے

پرماناس - بس (پرمانچند سے) آپ صاحب جرح کر لیجئے۔

عدالت - اسمین کیا جرح کروگے۔

پرمان چند - حضور بہت کچھ۔

عدالت - اچھا پوچھئے۔

پرمان چند - اچھا جی یہہ بتلائیے کہ اسطرح جگت کی صنعت کس کس علما و حکما نے مانی ہے۔

آریہ چند - ویدمین خود ایشور نے فرمایا ہے اور سوامی دیانند سرستی جی وغیرہ ہزارہا علما کا یہی خیال ہے اور یہی عقل مین بھی آتا ہے۔

پرمان چند - اچھا اب یہہ کہیئے کہ اوس ایشور جگت کے کرتا مین کیا کیا صفتین ہین

آریہ چند - صفتین تو اوسمین بیشمار ہین منجملہ اونکے چند عام صفات کا ذکر کرتا ہون - ہمہ دان - قادر مطلق - رحیم کریم - جگت کا صانع - قدیم - لا یزال - مقدس وغیرہ وغیرہ

پرمان چند - عادل بھی ہے۔

آریہ چند - ہان۔

پرمان چند - متغیر ہے یا غیر متغیر۔

پرمانا بھاس - اچھاجی آپکو معلوم ہے کہ دنیا کی پیدائش کس طرح پر ہوئی ہے

آریہ چند - حضور پرمیشور - جیو اور پرکرتی یعنی مادہ یہ تینوں چیزیں انادی یعنی قدیم ہیں باقی جملہ اشیاء اور اشکال مختلف کا صانع پرمیشور ہے -

پرمانا بھاس - بس ٹھیرو - اچھا اب یہ بھی بتلائیے کہ جملہ اشخاص کے نیک و بد افعال و اعمال کا نتیجہ سزا جزا اور دکھ سکھ وغیرہ کون پہونچاتا ہے -

آریہ چند - وہی جگت کا صانع پرمیشور پہونچاتا ہے ورنہ اور کسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ کسکے کسقدر نیک یا بد اعمال ہیں اور کسقدر اونکی سزا یا جزا واجب ہے - اور علاوہ اسکے اپنا دکھ اور نقصان خود کس سے گوارا کیا جا سکتا ہے -

پرمانا بھاس - اچھا روپیہ جو وصول ہوتا ہے وہ بھی اپنے مقدر کی امداد سے وصول ہوتا ہے یا نہیں -

آریہ چند - حضور یہ تو سب جانتے ہیں کہ روپیہ تو روپیہ ایک تنکا بھی بلا تقدیر کہیں سے حاصل نہیں ہو سکتا اور سوا اسکے جسکا قرضہ وصول ہو جاتا ہے سب خورد و کلان یہی سمجھتے اور اوسکو کہتے ہیں کہ تمہارا مقدر بہت زبردست ہے پہلا لیا دیا آگے آگیا اور جسکا مارا جاتا ہے وہ خود بھی یہی سمجھکر صبر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بھیا ہمارا نصیبہ ہیچ پرمیشور کو ایسا ہی کرنا منظور تھا اب کیا کیجئے -

پرمانا بھاس - پرمیشور کا چاہا کب تک موجود پاتا ہے -

آریہ چند - وہ قادر مطلق ہے اوسکا چاہا فوراً ظہور میں آتا ہے -

پرمانا بھاس - بس - ہاں - بھلا آپکو یہ بھی معلوم ہے کہ لالہ پریت چند نے زر قرضہ مدعی کو کیا کیا -

معا علیہم ہے وہ ثابت کرین۔

عدالت (پرمانا بھاس سے) بیشک بارصاحب اول ثبوت آپکی جانب سے ہوگا

پرمانا بھاس - بہت اچھا حضور۔ اسمین ہمارا کیا ہرج ہے۔ جسکے دل مین اٹک ہے وہی اٹک رہے - اچھا جی (درخواست اوٹھاکر) بلائیے اول گواہ لالہ آریہ چند کو۔

لواد (باہر جاکر) ارے کوئی آریہ چند گواہ حاضر ہے۔

آریہ چند - حاضر ہے صاحب۔

آریہ چند جلدی سے اندر آکر سلام کرتا ہے۔

منصرم - اچھا جی حلف دو۔

لواد - کہو پرمیشر کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

آریہ چند - پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم - آپ کا نام۔

آریہ چند - آریہ چند۔

منصرم باپ کا نام۔

آریہ چند - (سوچکر) مین تو قدیم سے ہون باپ کون ہوتا۔

ستوا ترتھ چند - حضور یہی جھوٹ - برس بیک ہوئے ہونگے کہ سوامی دیانند سرستی جی کے گھر آپکی ولادت ہوئی ہے۔

آریہ چند - نہین اونھون نے تو مجھکو متبنی کیا ہے - بس بہت کرو تو پسر متبنی سوامی دیانند صاحب لکھ لیجیے۔

منصرم عمر۔ **آریہ چند** - قریباً دواربع سال۔ (منصرم لکھتا ہے)

سین ششم

دیگر اشخاص متعلق سین ہذا

۱- بابو پریکشک چند (परीक्षक) جج تحت | بابو نرنے چند (निर्णय) منصرم عدالت

احاطہ عدالت دیوانی مین بتاریخ ۷ دسمبر ۱۸۸۸ء

فریقین معہ گواہان ووکلا حاضر ہین اور حکام اور اہلکاران عدالت اجلاس مین بیٹھے ہوے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین۔

نرنے چند منصرم (چپراسی سے) چپراسی لالہ تتوارتھ چند مدعی و پرپیت چند وغیرہ مدعا علیہم کو آواز دو۔

بابو پریکشک چند- آہا آج وہ مقدمہ ہے۔

منصرم- حضور-

عدالت- اچھا-

چپراسی (باہر جاکر بآواز بلند) تتوارتھ چند مدعی اور پرپیت چند وغیرہ مدعا علیہم حاضر ہو-

فریقین معہ اپنے اپنے وکلا رحاضر اجلاس ہوتے ہین-

عدالت (وکلاء مدعا علیہم سے) اچھا بلایئے اول گواہ کون ہے-

پرمانا بھاس- حضور اول ثبوت مدعی کا ہوگا اوسکو اپنا دعوی ثابت کرانا چاہیے-

پرمان چند- نہین حضور ہمارا دعوے حرف بحرف تسلیم ہے ہمکو ثبوت کی کیا ضرورت جن جن باتون سے تردید کیگئی ہے اون سے ہمکو قطعی انکار ہے اسلیے جملہ بار ثبوت ذمہ

محرر لیکر لکھتا ہے۔

ونے چند (آگرہ چند سے) بابو جی میری جانب سے تو بس لالا سانگھ چند کافی ہین۔

آگرہ چند۔ بھلا ایک دو اور بھی تو چاہئین۔

ونے چند۔ صاحب ویسے تو مین سب سے ملتا جلتا رہتا ہون اور سب کا تابعدار ہون مگر گواہی کے لئے تو کیا کہون مجھے کسی اور پر بھروسہ نہین ہے۔

آگرہ چند۔ دیکھو صاحب گواہ مضبوط لکھانا ایسا نہو کہ وقت پر کام نہ دے۔

ونے چند۔ صاحب مین اسی لئے کسی اور کو طلب نہین کراتا اور رہے لالا سانگھ چند اونکو تو آپ بھی جانتے ہین کہ مجھ سے کسی طرح غدر نہین ہو سکتا۔

آگرہ چند۔ اچھا اونکو معہ سانگھ شاستہ طلب کرا دیتے ہین

ونے چند۔ ہان بس ٹھیک ہے۔

آگرہ چند۔ اچھا لکھا دو منشی کو۔

ونے چند (محرر سے) منشی جی گواہ لکھ لیجئے۔

نرنجن سنگھ محرر۔ اچھا بتلائیے۔

ونے چند۔ لالا سانگھ چند معہ سانگھ شاستر۔

محرر لکھتا ہے۔

جملہ محرران درخواست مذکورہ داخل کراتے اور سب اصحاب تشریف لیجاتے ہین۔ عدالت سے حسب ضابطہ سمن جاری ہوکر اور جملہ گواہان پر معرفت بوا چپراسی کی تعمیل ہونے کے بعد رپورٹ تعمیلی گذر گئی۔

درنے چند - اچھا انہیں یہی کافی ہین - اور تمھارا تو تحریری ثبوت بھی نہایت مضبوط ہی
(درّبودہ سنگ محرر سے) تو منشی جی یہ ثبوت انکا داخل کردو اور گواہ طلب کرادو -
درّبودہ سنگ محرر (لیکر) بہت خوب -
محرر درخواست لکھتا ہے -
سنٹئے سنگ (کلکال چند سے) بابو جی میرا ثبوت بھی لے لیجیے -
کلکا نچند - ہان ہان لاؤ -
سنٹئے سنگ (بستہ سے نکالکر) یہہ تو لیجیے تحریری ثبوت مہابیر ٹوران اور
گوتم پرکاش وغیرہ - اور گواہ تو صرف ایک لالہ نوتیا تہ بھگ سکتے ہین -
کلکا نچند (بعد غور کے کشاے چند سے) دیکھو منشی جی گواہ تو طلب کرادو اور یہہ
تحریری ثبوت اوسیکے ہاتھ سے داخل کرادینگے -
کشاے چند محرر (لیکر) اچھا حضور -
محرر درخواست لکھتا ہے -
زبانددراز خان (اگیان خان سے) کیون صاحب آپ کیا ثبوت دینگے -
اگیان خان - جناب تحریری ثبوت تو یہہ لیجیے بائیبل اور قران شریف اور
چند حدیثین - اور گواہ حضرت اسلام علی اور مسٹر کرسچینزم کو طلب کرایے دیتا ہون
زبانددراز خان - ایک آدہ گواہ اور بھی ہو تو بہتر ہے -
اگیان خان - اور کسکو بتلاؤن -
زبانددراز خان - اچھا خیر جانے دو (بکوادبیگ محرر سے) منشی جی لکھ لو اور طلب
کرادو اور یہہ کتابین بھی داخل کردو -

پیریت چند (بستہ سے دیا اور ستیارتھ پرکاش نکالکر) لیجیے۔

پرمانا بھاس (پیریت چند سے) دیکھو گواہ آپکے عزیز اور بے تعلق ہون۔

پیریت چند۔ جناب بس یہی ناممکن ہی۔ اب کہیئے تمام جہان سے تو ہمارا تعلق ٹھیرا۔ ایسے گواہ کہان سے لاوین۔

پرمانا بھاس۔ بیشک خیر کچھ ہون لیکن ایسے تو ہون کہ جنپر بالکل بھروسہ ہو۔

پیریت چند۔ جناب یہہ تو پرمیشور کے فضل اور حضور کے کرم کا پرتو ملی ہی کہ اگر راستہ چلتے کو بھی طلب کرادوگے تو ممکن نہین کہ تعمیل حکم سے عذر کرے۔

پرمانا بھاس۔ یہہ تو صحیح مگر پھر بھی گواہ ہوشیار اور تجربہ کار ہونے چاہئیں جو جرح مین نہ بگڑین کیونکہ بابو پریان چند گواہون کے بہت لتے لیتے ہین۔

پیریت چند۔ ابھی تم دیکھنا کہ سب جرح ورح کرنی بھول جائیگا۔

پرمانا بھاس۔ ہان بس یہی چاہیے۔

ڈرنے چند (ایکانت سنگہ سے) آپ بھی گواہ اپنے طلب کرا دیجیے صاحب۔

ایکانت سنگہ (بستہ سے چند کتب نکالکر) لیجیے صاحب یہہ تو تحریری ثبوت ہے۔

ڈرنے سنگہ (لیکر) کیا ہے۔

ایکانت سنگہ۔ چارباک سدھانت اور پٹک ترے وغیرہ کئی شاستر ہین۔

ڈرنے چند۔ اچھا۔ اور گواہ۔

ایکانت سنگہ۔ ایک تو ناستک چند دوسرے بدھ چند۔ بس۔

ڈرنے چند۔ اور بھی کوئی ہے۔

ایکانت سنگہ۔ بس صاحب اور کسی پر مجھکو اعتماد نہین۔

اچھے بھلے کی عقل خبط ہوتی ہے۔

ڈرتے چند۔ واقعی جناب صدر اعلیٰ صاحب بھی تو آج چکر کھا گئے۔ اور اسوقت تو بگل دعوے کو ہیچ سمجھ رہے ہیں۔

زباندراز خان۔ کیون نہو جناب بعض بعض نمبر تو نہایت ہی منہ زور اور قوی ہیں۔

کل کال چند۔ خیر صاحب یہہ باتیں تو ہوتی ہی رہینگی اب کچھ ثبوت کا فکر کیجئے۔

بپریت چند۔ ہان صاحب یہہ فرمائیے کس کس ثبوت کی ضرورت ہے۔

پرمانا بھاس۔ سب بار ثبوت اپنے ہی ذمہ ہوگا۔ ہر ایک نمبر کو ثابت کرانا پڑیگا۔

بپریت چند۔ اوہو۔ کیون جی یہہ کیا بات ہے۔

پرمانا بھاس۔ بات کیا ہے عدالت کا ضابطہ ہے یا گھر پر وا ہیچ۔

بپریت چند (سوچکر) اچھا منشی جی میرے گواہ تو آپ لکھ لیجئے۔

استیارتھ سنگھ محرر۔ بولئے۔

بپریت چند۔ ایک تو لالہ آریہ چند۔ دویم لالہ اودیا نند سنگھ۔ سویم پنڈت یا گیک چند بس اور کیا کرینگے۔

استیارتھ سنگھ۔ بہت اچھا لیجئے ابھی طلب کراتا ہون۔

استیارتھ سنگھ درخواست لکھتا ہے۔

بپریت چند۔ اور بابو جی تحریری ثبوت ہمارا وید او ستیارتھ پرکاش ہی اسکو بھی داخل کرادیجئے۔

پرمانا بھاس۔ ہان ضرور۔ منشی جی جلد ابھی لیکر داخل کردو۔

استیارتھ سنگھ۔ اچھا حضور (بپریت چند سے) لاؤ جی کیا ثبوت ہے۔

تتوارتھ چند۔ بہت خوب۔

تتوارتھ چند اور بیک چند جاتے ہین۔

ہانس سنگھ (ایک ہرکارہ مدعا علیہم سے) جناب۔ مبارک۔

بیریت چند۔ ہان سناؤ تو کیا کر مژدہ ہے۔

ہانس سنگھ۔ حضور کے اقبال کی برکت سے اول ہی دن ہی مخالفون کو بُری بنی ہے۔ بیریان چند ناک چڑھا کر فرماتے ہین "بھائی مجھ سے اسمقدمہ مین ہرگز وکالت نہو گی۔ کوئی اور وکیل تلاش کر لو" خود لالہ تتوارتھ چند کہتے تھے "میرے بھی حواس باختہ ہین" اب بُری حالت مین زمین پر پڑے نظر آتے ہین دیا یا نو پلوٹی ہی۔ کچھ گھسکر بن پر لگایا جاتا ہے شاید غش آگیا ہے اور بیک چند عجیب حالت مین ہی۔ از حد تردد دامنگیر ہے۔ غرض ایک تہلکہ پڑ رہا ہے

بیریت چند (دل ہی دل مین خوش ہو کر) ہان۔ تو خیر

شوبک سنگھ (دوسرا اہلکارہ) جناب یہہ بھی واضح رہے کہ یہہ سب کچھ غلام کی ہی کوششون اور جرات کا نتیجہ ہے۔ قدیم کا نمکخوار ہون۔ وقت پر کبھی چوکنے والا نہین۔ ایک مرتبہ پہاڑ کو بھی تو اولٹ کر زمین پر ڈال سکتا ہون۔ بڑے بڑے سنگدل اور اچھے اچھے گیانی گیانی میرے قدم رکھتے ہی زار زار کھاتے اور بیقرار ہو جاتے ہین۔ کھاتے ہین نہ سوتے ہین چیخین مارتے اور زار زار روتے ہین۔ اور ابھی تو اول ہی حملہ ہی میری جانفشانی اور جرات سے تو زمانہ واقف ہے۔

اگیان خان۔ ہان ہان ہم جانتے ہین نتیجابی پر سبکی قدردانی فرمائی جاوگی۔

بابو پرماتما بھاس۔ صاحب اصل تو یہہ ہے جوا ہری ہی ایسی طرح کی ہوئی ہے کہ

ببیک چند۔ جی ہان یہہ تو ٹھیک ہی۔ ضرور چاہیے۔ بھلا اگر ضرورت ہوئی تو بھائی
اسوقت کہان لینے جاوگے۔ دیکھتے رہجاوگے۔

تتوارتھ چند۔ پھر آپ ہی فرماوین کہ کسکو طلب کرانا چاہیے۔

ببیک چند (کچھ دیر سوچکر) میری راے مین تو لالہ گھنیت چند اور لالہ جسمت چند
دونون بھائی آتے ہین وہی یہہ صفت موصوف ہین۔ اور اگرچہ ہین تو وہ دونون ایکہی
گھر صاحب تاہم تعداد مین تو دو ہونے چاہئین۔

پرمانچند۔ ہان ہان وہی جی وہی بس اور کسیکی ضرورت نہین ہی دونون مناسب ہین۔

تتوارتھ چند۔ مگر اون سے اپنا تعلق ظاہر کیا جاویگا تو پھر کس کام کی گواہی ہوگی

پرمانچند۔ اسکی تو کچھ پرواہ نہین۔ جناب وہ عدالت کے نزدیک معتبر اور باوقار ہین
اور کوئی اون سے جھوٹ تو کہلوانا ہی نہین ہی۔ علاوہ اسکے باپ کی شہادت بیٹے کے
مقدمہ مین قانوناً جائز ہے۔

تتوارتھ چند۔ خیر آپکو اختیار ہے۔

پرمان چند (بگیان سنگھ عرف ستیارتھ سنگھ محرر سے) منشی جی ان دونون صاحبونکو
آپکی جانب سے (تتوارتھ چند کی طرف اشارہ کرکے) شہادت مین طلب کرا دیجیے۔

ستیارتھ سنگھ محرر۔ بہت اچھا۔ ابھی درخواست لکھے دیتا ہون۔
لکھکر داخل عدالت کر آیا۔

ببیک چند۔ اچھا بس چلیے۔

تتوارتھ چند۔ ہان۔ اچھا صاحب اجازت ہے۔

پرمان چند۔ ہان بس تشریف لیجائیے۔ الا تاریخ پر مع گواہان جلدی چلے آنا۔

یعنی پانی جو لکڑی کو نہین ڈبوتا اُسکی یہی وجہ ہی کہ وہ اُسی پانی کی پرورش کی ہوئی ہے
پس اُسکو شرم آتی ہی۔ آپکو بھی ہر طرح سے انکی دلداری ہی کرنا چاہیے۔ اور ہمسے تو خواہ
کچھ ہی کہدیا کرو۔ دیکھیے بابو پرمانا بھاس وغیرہ مخالف کس زور شور سے نئے نئے منصوبے
گانٹھ رہے ہین۔ آپکو بھی کمر ہمت چست رکھنا چاہیے۔ ایسے گرے دل سے کام نہ کیا کرو
وہ ہین کیا چیز۔
پرمانند۔ اجی آپکے خیالات کہان ہین۔ مین تو آپکا اور نیز انکا تابعدار ہون۔ بھلا
مجھکو کسیطرح درگذر ہے ہر طرح اور ہر حال مین موجود اور شریک ہون۔ اچھا انھین
سے دریافت کرو کہ آج تنقیح قایم کرانیکے وقت کسقدر کوشش اور جانفشانی ہوئی۔
کوئی دقیقہ باقی چھوڑا گیا ؟ مگر صاحب مین سچ کہتا ہون واقعی اُسوقت تو میری طبیعت
از حد نا امید اور سوگوار تھی۔ ہان اسوقت تو ضرور کچھ جناب کے قدوم کی برکت کا اثر ایسا
غالب ہوا ہے کہ میرا دل بھی از بس چست ہو گیا۔ بلکہ اب تو یہہ کہتا ہون کہ دیکھا جاویگا بھلا
خیر اب اس جھگڑے کو جانے دو کچھ ثبوت وبوت کا ذکر او رمشورہ کرو گواہون کی زیادہ تعداد کی
تو کچھ ضرورت نہین لیکن جو ہون معزز اور معتبر ہون۔
تیرتھ چند۔ ہمارے ذمہ کیا ثبوت ہے تحریر تکمیل دستاویز اور یافتنی مبلغان وغیرہ
سے تو کسیکو انکار ہی نہین۔
پرمانند۔ جناب یہہ تو سچ ہی کہ کل بار ثبوت ذمہ مدعا علیہم ہی ہی اور یہہ بھی یقین ہی کہ آپکی
طرف سے شاید کسی ثبوت کی ضرورت بھی نہو مگر تاہم تردیدی گواہ ایک دو اگر موجود ہون
تو فوراً بوقت ضرورت کام آجاوینگے۔ اسلیے احتیاطاً کہتا ہون کہ ضرور ایکدو گواہ طلب
کرادو بس زیادہ نہین۔

حسر کو دیکھکر چھاتی بھر آئی۔ گلے مین ہاتھہ ڈالکر رونے لگا۔

بیبک چند (پیار سے آنسو پونچھکر) کیون تر کیا ہوا۔ ایسے کیون گھبراتے ہو۔

تتوار تھہ (ہچکیان لیتا ہوا اور سانس ڈالکر) تر کسی نے سچ کہا ہے "حال بد کا شہ یکے دنیا مین * نہ برادر نہ آشنا دیکھا" ہمیشہ کے عنایت فرماے۔ قدیم کے پرمدہ بابو پرمان چند صاحب جنھون نے بلا غرض آجتک بڑھایا بڑھایا لٹرایا۔ اب ایسے وقت مین یہہ بھی جواب دیتے ہین۔ علیحدہ ہونا چاہتے ہین۔ اب کہیئے کہان جاؤن۔ کسکو اپنا بناؤن۔

پرمانند (کھسیانا ہوکر) لو صاحب یہہ لو۔ شاباش ہی مرحبا آپکے خیالات کو۔ مین نے تو جناب یہہ لفظ صرف اس غرض سے کہدیا تھا کہ یہہ مقدمہ اب ہو گیا ہے مقدمہ۔ اسکی پیروی مین کسیطرح زیادہ خیال ہو اور سا واتی نہ سمجھا جاوے۔ نہ کہ میری یہہ غرض تھی کہ جو آپ کے ذہن مین آئی۔ بھلا مجھہ سے کہین ہٹا جاتا ہے۔ اسکی ہار جیت مین مین بھی تو شریک ہون۔

بیبک چند۔ اجی صاحب۔ واہ یون تو ہے ہی۔ بھلا کہین ناخن اور ماس بھی علیحدہ ہوتے ہین۔ یہہ کوئی بات ہے۔ یہہ ہمارے لالہ (تتوار تھہ چند کی طرف اشارہ کر کے) ہمیشہ کے ایسے ہی دل کے کچے ہین۔ خواہی مخواہی گھبرا جاتے ہین۔ مگر ذرا آپکو بھی انکی تسلی و تشفی کی باتین ہی کہنا چاہیئے۔ خصوصاً جبکہ آپکی جانب سے ہتھدر نا امیدی ہو تو انکی زندگی ہی محال ہی۔ اور آپکو یہہ بھی معلوم ہے کہ کسی فارسی کے شاعر نے کہا ہے۔

چوب را آب فرو مے نبرد حکمت چیست
شرم دارد ز فرو بردنِ پروردۂ خویش

تھواتھ چند۔ ہان صاحب واقعی مصیبت ہے میرے بھی بدن مین اسیوقت سے دم نہین رہا کیا کرون۔ کہان جاؤن۔ دیکھیے کیا ہو۔

پیربانچند۔ ہو گیا جناب اب کی مرتبہ تو قطعی کامیابی کی اُمید نہین۔ تمھارے ساتھ کہین اپنی بھی آبرو کھوے۔ صاحب کوئی اور وکیل کر لیجیے۔ اب مجھسے اس مقدمہ مین پیروی نہو گی۔

تھواتھ چند کچھ تو پہلے ہی سے حواس باختہ اور غلطان پیچان تھا اس لفظ کا سننا تھا کہ غش کھا کر دھڑسے زمین پر گر پڑا دم خڑ گیا۔ بازو مین ضرب آئی۔ اسکے گرنے کے دھماکے نے دیا کے لیے چوٹ لگائی۔ چٹ سے اوٹھکر دوڑی آئی۔ منھ پر اوڑنے لگی ہوائی۔ پانون دابے اور ہوا کرنیکی ٹھیرائی۔

دیا (پیربانچند سے) اے پتا دشمن کے حملہ کی آگ سے جنکا دل خوف زدہ اور بیقرار ہے انکو شیرین گفتاری کے پانی سے تسکین دینا اور دھیرج بندھانا ہی پر مدھرم ہے سخت اور خوفناک الفاظ جو خود اپنے آپکو برے لگتے ہین ہاے ہاے وہ دوسرون کو کیسے لوبے لگتے ہین۔ دیکھیے کیسی حیرت ہے اگر بے لالہ تھواتھ چند اور چوٹ میرے پردے مین لگتی ہے۔ اب انکا دکھ کیونکر دور کرون (ایک باندی سے مخاطب ہوکر) بہو ستوتی تو کیسی باندی ہے۔ خدا تیکے سر لالہ بیبک چند کو تو آواز دے۔

ستوتی (دوڑکر) لالہ بیبک چند! کچھ خبر بھی ہے۔ آپکے سر کے دشمنون کا بُرا حال ہے۔

بیبک چند۔ ہائین! کیا ہوا

یہ سنتے ہی لالہ بیبک چند فوراً دوڑکر پاس آئے۔ زانو پر سر رکھکر جب جل پر چھینٹا چھڑکا۔ اور تو ادھر پانے کی ہوا جھولی تب تو تھواتھ چند نے آنکھ کھولی۔ ہوش آئی۔

تشبیہات ناستک ناٹک

حصہ دوم

سین پنجم

اشخاص ناٹک متعلقہ سین ہذا

۱- تتوارتھ چند (तत्वार्थ) منشی
۲- بیبیک چند (विवेक) منشی کا دوست
۳- کتھنچت چند (कथंचित)
۴- جنمت چند (जिनमत)
۵- پرمان چند (प्रमाण) وکیل مدعی
۶- گیان سنگھ عرف ستیارتھ سنگھ (विज्ञान । सत्यार्थ) برہمن کا محرر
۷- بپریت چند (विप्रीत)
۸- سنشے سنگھ (संशय)
۹- ایکانت سنگھ (एकान्त)
۱۰- بنے چند (विनय)
۱۱- اگیان خان (अज्ञान)
۱۲- آریہ چند (आर्य्य)
۱۳- ویدانت سنگھ (वेदान्त)
۱۴- یاگیک چند (याज्ञक)
۱۵- سویتامبر سنگھ (स्वेताम्बर)
۱۶- ناستک چند (नास्तिक)
۱۷- بودھ چند (बौद्ध)

آنچہ بر خود نپسندی بر دیگران مپسند

الٰہی

متھیات ناشنک ناٹک

جسمین ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ مین ہر ایک مت کی آزادانہ بحث کر کے
سچ اور جھوٹ کے کھرے کھوٹے کا امتحان کیا گیا ہے

حصہ دوم

مصنفہ پنڈت رکھب داس صاحب متوطن قصبہ ملکانہ ضلع سہارنپور

جسکو

حسب فرمایش جناب بابو سورجبھان صاحب وکیل عدالت منصفی دیوبند
خادم الملک بہاری لال وی ناے جے جند شہری مصنف حسن بیان تحریر
ناول عقدۂ بیدار سول بوٹی و ہفت جواہر وغیرہ و مترجم بھرتری ہری ویراگ شتک
جین ویراگ شتک و بھرتری ہری نیتی شتک و چانک نیتی درپن وغیرہ نے

بعد نظر ثانی

[illegible] کاشی بلند شہر میں باہتمام منشی [illegible] چھپا

۱۰۰۰ جلد جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

(۸) مینول آف رومن اُردو۔ جو اُردو
خوان اصحاب اپنی اُردو زبان کو انگریزی حروف
مین لکھنا پڑھنا سیکھنا چاہین اونھین بلا مدد
اوستاد دو تین ہفتہ ہی مین اس کتاب سے
بخوبی آسکتا ہے قیمت ۱۲/

(۹) جنتری دوامی۔ قیمت ۲/

(۱۰) تشریح المساحت حصہ اول یہ
کتاب علم مساحت مین بمثال ہی ہر قاعدہ کا
اقلیدسی ثبوت بھی دیا گیا ہے ضخامت ۱۹۶ صفحہ

(۱۱) مشقیات ناٹک ناٹک حصہ اول
حصہ دوم زیر طبع قیمت [illegible]

(۱۲) مہابانی سیتاجی کا بارہ ماسہ اردو
زبان بھاشا۔ یہ بارہ ماسہ ساری راماین کا
انتخاب اور نہایت دلچسپ مضمون اور نتیجہ
خیز ہے۔ قیمت ۱/

(۱۳) شداماں جیتر منظوم۔ قیمت [illegible]

(۱۴) انمول قاعدہ۔ چاہے جس سن
عیسوی کے کسی ماہ کی تاریخین و دن نصف منٹ
سے بھی کم مین چلتے پھرتے زبان پر نکال لینے کا طریقہ
قیمت ایک روپیہ۔ مگر کتب سلسلہ بالا میں سے
کم از کم تین روپیہ کی کتب کے خریدار کو مفت۔
ان کتب مین سے کم از کم دو روپیہ کی قیمت کے
خریدار کو محصول ڈاک وغیرہ وی پی معاف اور
تین روپیہ سے زاید کے خریدار کو اسکے علاوہ
انمول قاعدہ بھی مفت۔ پانچ روپیہ سے زاید
کے خریدار کو اس سب کے علاوہ کچھ کمیشن بھی
حسب مقدار خریداری دیا جاتا ہے۔

(۱۵) جادو اثر سرمہ و انجن
دنیا مین کون ایسا شخص ہے جسے اپنی آنکھین عزیز
نہ ہون کیونکہ آنکھون مین نقص آ جانے سے آدمی نکما ہو جاتا ہے عزیز ہون
اور جو اونھین ہر مرض سے محفوظ رکھنے کے لیے
سرمہ یا انجن کے استعمال کو فضول یا صرف آرائش
سمجھکر تجاہل سے کام لیتا ہو۔ نہین بلکہ ہر شخص کی
نگاہ مین اب اسکے فواید روز بروز سمائے جاتے ہین
لہذا اپنے بھولے بھالے اہل ملک کو کوڑیون
کی لاگت مین طیار ہونے اور اشرفیون کے
مول بکنے والے سرمون سے بچانا بہت سا روپیہ
لٹانے و دیکھکر ہمنے یہ جادو اثر سرمہ جو ضعف بصارت
آشوب چشم۔ ڈھلکہ۔ دھند۔ تاریکی۔ موتیا بند۔
جالا۔ پھولا۔ غبار۔ خارش وغیرہ جملہ امراض چشم
کے دور کرنے مین بڑی سے بڑی قیمتون (سولہ
سولہ روپیہ تولہ) پر فروخت ہونیوالے سرمون سے
کہین بڑھ چڑھکے تیار کرکے بہت ہی کم قیمت
پر فروخت کرنے اور ملک کو ناحق لٹنے سے بچانے
کا بامحض بخیال ہمدردی اپنے سر پر لیا ہے اور
غریبون اور محتاجون کو مفت بھی دیا جاتا ہے
صحیح اور تندرست آنکھون مین سرمہ نمبر ۳ صرف
گاہے گاہے لگاتے رہنے سے بینائی بہت
بڑھتی ہے۔ ضعیفی مین بھی بصارت کم نہین ہوتی
اور عینک کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ ضعف بصارت
کی وجہ سے اگر چشمہ کی عادت ہو گئی ہو تو چھوڑ دیں
یا زیادہ کے متواتر استعمال سے چھوٹ جاتی ہے
اور نیز جملہ امراض سے آنکھین ہمیشہ محفوظ رہتی ہیں
سرمہ نمبر ۱۔ برائے بینائی و جملہ امراض چشم فی تولہ [illegible]
" نمبر ۲۔ برائے بینائی چشم و ضعف فی تولہ [illegible]
" نمبر ۳۔ برائے بینائی چشم فی تولہ ۴/
خرچ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار لیکن کم از کم
دو روپیہ کا منگانے والونکو معاف اور تین روپیہ [illegible]

(۱) ہنومان چیتر ناول

یہ آریہ ورت کے بہت سے قدیم سربستہ رازوں کو کھولنے والا ہر قسم کے امورات خانہ داری کی تعلیم دینے والا - ہر خیال اور ہر عمر کے اصحاب کو اپنی طلاوت بیانی سے نیک راہ پر چلانے کیلئے سچا رہنما - اسرار ناول نویسی کا دفینہ محاورات کا گنجینہ اخلاق کا معلم ایک تواریخی و اخلاقی ناول جس میں شہادت تک بہوست صحیفہ رامائن زبان سنسکرت مصنفہ شری سوامی رومی رشین آچاریہ کے آریہ ورت کے نامی والاور ہنومان کی پیاری ماں انجنا کی حسرت بھری داستان اوسکی درد انگیز مصیبتوں کی مجسم صورتیں غم بھری گندھے والی راتوں کا فوٹو - اور اوسکے پیارے شوہر پون کمار کی بے اعتنائی جس کی ہو بہو تصویر اور اس شجاعت کے دیوتا (ہنومان) کی اصلی پیدایش معہ اپنے (جنم کنڈلی) اور بچپن کی شجاعت جو کا بہت نمایاں نے نک کے کچھ عجیب عجیب الفاظ میں کھینچ کھینچکر دکھلائے گئے ہیں - آس ناول کے پڑھنے والوں پر رامائن والمیکی و تلسی کرت وغیرہ اونکے شاعرانہ مبالغہ کا عقدہ اور انمیں مستورہ اشارون کی اصلیت بخوبی کھل جائیگی - اسمین موقعہ بموقعہ علم طب و علم نباتات و علم نجوم و علم طبعی وغیرہ سے بھی کام لیا گیا ہے اور جا بجا بہت سے فٹ نوٹ وغیرہ اونکی توضیح بھی حسب ضرورت بخوبی کر دیگئی ہے - قیمت علاوہ محصولڈاک حصہ اول صرف ۱۲ر
حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم زیر طبع

(۲) دیباچہ ہنومان چیتر ناول - اسمین ناول مشتہرہ بالا کے واقعات تواریخی معہ شجرہ بازعنس (خاندان سیونی) وغیرہ کا لطف اگر مختصر الفاظ میں اوٹھانا ہو تو اسے ملاحظہ فرمائیے
قیمت اردو ار ناگری ٹایپ ۲ر

(۳) ہفت جواہر - یہ کتاب صدہا کتب معنا میں مختلفہ و علوم نادرہ و تجربات ذاتی کا عطر ہے - اسمین علم طب کے کار آمد چٹکلے و شفاء بخش فقیری نسخے - اسپر یچوئیلزم (عمل حاضرات بطریقہ اہل فرنگ و اہل امریکہ) انتخاب شو سمرتی - ترجمہ سانکھ فلسفہ - ترجمہ پرشنوتری (دلچسپ الجواب) مصنفہ سوامی سنکر اچاریہ - حکماء کے نسخے انگال و تفریح - دلچسپ علمی شعبات و الفاظ حل طلب سوالات و معمے اور دیگر نہایت ضروری و کار آمد جاننے قابل باتیں درج ہیں - قیمت اس انمول گنجینہ جواہر کی بغرض رفاہ عام بہت قلیل رکھی گئی ہے یعنی علاوہ محصولڈاک حصہ اول ۵ر
حصہ دوم ۵ر حصہ سوم زیر طبع

(۴) بھیونگ بیراگ ستک اردو - اسمین دنیا کی بے ثباتی کچھ عجیب موثر الفاظ میں دکھا کر اخلاق کی تعلیم دیگئی ہے - قیمت ار

(۵) بھرتری ہری معہ جلیں و بیراگ ستک اردو
بصفات متذکرہ بالا - قیمت ۲ر

(۶) بھرتری ہری نیتی ستک اردو - یہ کتاب علم اخلاق میں بے بدل ہے - قیمت ار

(۷) چانک نیتی درپن اردو - بصفات متذکرہ بالا قیمت ۲ر

جو اصحاب اپنی عزیز اولاد کو خلیق اور نیک خصلت بنانا چاہتے ہیں اونھیں اپنے بچوں کو ضرور ستیا ستان دونوں مشہورہ بالا کتب کی تعلیم کرانی چاہئے -

کوئی اوبھی مشکل ہے (وکلا مدعا علیہم سب ہنستے ہین)

پرمانچند۔ حضور دونون طرح خیال ہر دو مدعا علیہم کا غلط ہے بروقت مباحثہ معلوم ہو جاویگا

عدالت (متعجب ہوکر) اچھا پھر بھی نمبر آٹھ مین ہی اسکی بحث بھی داخل ہوسکتی ہے علیحدہ تنقیح قایم کرنے کی کچھ ضرورت نہین۔

پرمانچند۔ نہین حضور اسکی بھی علیحدہ تنقیح تو ہونی چاہیے کیونکہ ہم بہت سا نتیجہ نکالنے چاہتے ہین

عدالت۔ اچھا ہم آپکا جی ہی اسکو بھی علیحدہ لکھے لیتے (آگرہ چند سے مخاطب ہوکر) کیون جی

آگرہ چند۔ بہت اچھا حضور علیحدہ مین اور بھی سہولیت رہیگی۔

عدالت۔ اچھا تو اسطرح لکھے دیتے ہین کہ آیا اشیاء ملحوظہ خود ناشر مدعی نے اپنی جگہ دوسرے مجلس کو پیدا کی ہین یا قدیم مستقل ہین۔

پرمانچند۔ نہین تو پھر وہی بات آگئی۔

عدالت تو کس طرح لکھا جاوے

پرمانچند۔ بس حضور قدیم اور مستقل کے لفظ اوڑا دیجیے۔

عدالت۔ ہان۔ اچھا اب نمبر دس تو قانونی ہے کہ آیا دعوی مدعی مین ضابطہ کارروائی لن ہی کہ عدم ہے۔ اور نمبر ۱۱ اسطرح لکھا جا سکتا ہے کہ آیا یہ تھوری آپ کی صحیح یا یوسے علیحدہ بھی لوگ ہو دیتے ہین یا نہین جارثان کے وقتاً فوقتاً مقدار مناسب پر جمع ہوجانے سے اپنی طاقت دانائی وغیرہ علامات روح پیدا ہوجاتی ہین

درنے سنگھ۔ حضور اسکا ایک جزو تو رہ گیا کہ آیا بلا خصوصیت مقدر صرف قبضہ کے اعتبار سے ہی کوئی اسی شے کا مالک ہوتا ہے یا کسی اور طرح سے

عدالت نہین اسکی کیا ضرورت ہے جب آپکا اول جزو ثابت ہوجاویگا تو پھر یہ احتمال ماننا پڑیگا اور علاوہ اسکے یہ تنقیح نمبر دو مین آ بھی گئی ہے۔

درنے سنگھ (دل مین) ٹھیک تو ہے (بظاہر) خیر جیسی حضور کی راے ہو۔

عدالت۔ او ہو تنقیحون کا بھی ڈھیر لگ گیا۔ اچھا تو منشی جی اب یہ جملہ تنقیح فریقین کو پڑھ سنا دو اور مقدمہ مین تاریخ قطعی مقرر کردو۔

کہ مدعی و مدعا علیہم بھی دونون ایک ہی ہین یا دو۔
عدالت (مسکراکر) بیشک یہہ تو بہت ضروری ہی۔ اب لیجئے نمبر چہارم میرے
خیال مین اول مولوی زباندراز خان کا جواب لیجئے۔ اور یون تنقیح قایم کیجاوے
تمامی جز و کل کا خالق کوئی خداوند با صفات ہے یا نہین اور جملہ حرکات و سکنات
اُس ہی کے حکم سے ہوتی ہین یا نہین۔ اور نمبر پانچ یہہ کہ جو چیز جسطرح سے کسیکے
قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہے یا کسی مقدر وغیرہ کی خصوصیت سے کوئی
کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نمبر ۶ یہہ کہ ہر ایک قوم اور مذہب کے متقد آدمی
کے ہر حالت مین کرم ناش ہو جا سکتے ہین یا نہین۔
پرمان چند۔ حضور اسمین اتنا اور بڑھا دیجئے کہ مدعا علیہ کا وہ کرم بھی ناش
ہوگیا یا نہین کہ جسکی وجہ سے اُسکو قرضہ ادا کرنا پڑتا
عدالت۔ بیشک ٹھیک ہے اب نمبر ۷ سُنئیے۔ کہ آیا اس ہی جنم مین بھی جیو
ایک جسم سے دوسرے جسم مین بدل جاتا ہے اور مدعا علیہ بھی کسی دوسرے جسم مین
منتقل ہوگیا یا نہین۔ اور نمبر ۸ مین یہہ بحث معلوم ہوتی ہی کہ آیا تمام اشیا زنتیہ
اجل ایک سروپ ہین یا نہین اور لین دین آمد و رفت وغیرہ جملہ حرکات صرف
خواب و خیال ہین یا کیا اور نمبر ۹ مین ایکانت سنگ کا جو ادعوی ہی اوسکا سیان تو
خلاف تنقیح نمبر ۸ کے آپکو تسلیم ہی ہوگا۔
پرمان چند۔ نہین حضور ہرگز نہین ہم سے دونون خلاف ہین۔
عدالت۔ کیون آخر اب تو قبول کروگے۔ ارے بھائی یہہ تو موٹی بات ہی
اگر نتیہ ثابت ہوگئی تب تو انت نتیہ نہین اور اگر نہ ثابت ہوئی تو لامحالہ انتیہ ہوگا نا

پرمان چند۔ بیشک

عدالت۔ اور کیا خالق مانتے ہو۔

پرمان چند۔ ہرگز نہیں اُس سے بھی انکار ہے۔

عدالت۔ اچھا تو یون لکھدیوین کہ کوئی جگت کا صانع یا خالق ہے یا نہیں۔

زباندراز خان۔ نہین حضور ہمارا خالق کا نمبر علیحدہ ہونا چاہیے ورنہ گڑبڑ ہو جاویگی

پرمان چند۔ بیشک علیحدہ ہی ٹھیک رہیگا۔

عدالت۔ بہت اچھا تو لیجئے یون لکھے دیتا ہون۔ کوئی ایشور باصفات دنیا کا صانع ہے یا نہین اور جملہ انتظام نفع ونقصان۔ اجتماع تفرق۔ فوتی پیدائش ہنرا وجزا۔ قرضہ دلوانا وغیرہ وہی انجام دیتا ہے یا کیا۔ اور نمبر ۲ یہہ تنقیح طلب معلوم ہوتا ہے کہ زرمطلوبہ یگیہ مین خرچ ہوا یا نہین۔ اور ایشور نے حیوانات اور دھن دولت وغیرہ بھی یگیہ کے لئے پیدا کئے ہین یا نہین۔

پرمان چند۔ میری رائے مین پیدائش کی بحث تو تنقیح اول ہی مین طے ہو جاویگی اور یہہ امر کہ زرمطلوبہ یگیہ مین خرچ ہوا یا نہین۔ اُسوقت تنقیح طلب ہوگا جبکہ پہلے یہہ امر طے ہو جاوے کہ آیا یگیہ مین خرچا ہوا قرضہ کا روپیہ قابل وصول ہوتا ہے یا نہین۔

عدالت۔ اُو۔ بیشک یہہ تو اہم بات ہے واقعی ہمنے مغالطہ کھایا۔ اچھا نمبر سویم تو بہت صاف معلوم ہوتا ہے کہ جگت مین مختلف اشیار جو نظر آتی ہین اُن سب کی اصلیت ایک برھم ہے یا کیا۔

پرمان چند۔ لیکن اسمین اگر اِسقدر اور بڑھا دیا جاوے تو زیادہ موزون ہو جاوے

اُلٹی ہر روز نئی چھیڑ نکالتے ہین تو اب لاچار ہوکر بغرض چارہ جوئی حضور کی عدالت مین آیا ہون آخر صداقت کا گھمنڈ تو آہی جاتا ہے۔ اب حضور کو اختیار ہے۔

عدالت۔ بیشک یہہ بھی صحیح اِنسے دریافت کیا کرلین نادہندی تو انکی جوابی سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے کیا اختیار ہے صاحب ہم تو جو امر ثابت ہوگا اُس سے ہرگز درگذر نکرینگے۔ اچھا صاحب اسمین تنقیح قایم کر لیجئے (مثل ہاتھ مین لیکر) نمبر اول تو میری راے مین یہہ ہونا چاہئے کہ زرمتدعویہ کے دلوانے مین ناظم کامل کی خواہش ہے یا نہین۔

پرمانٹ چند۔ نہین حضور اسکا ثبوت تو کسی طرح بھی نہین ہوسکیگا۔

پرماتا بھاس۔ کیون حضور کیون نہین ثابت ہوسکتا۔ پرتیکش سے نہین تو انومان وغیرہ سے تو سِدّھ ہو جاویگا۔

پرمان چند۔ جناب انومان مین بھی دھرمی ہیتُ پرسِدّھ ہوتا ہے اگر دھرمی پرسِدّھ نہو تو یہہ معلوم نہین ہوتا کہ سادّھ کی سِدّھی کس جگہہ کیجاتی ہے۔ یعنی جب تک کوئی ناظم کامل ہی ثابت نہین تو خواہش کسکی ثابت کیجاویگی۔

عدالت۔ تو اچھا یون لکھدیوین کہ ہر ایک شخص کے نیک وبد اعمال کے موافق قرضہ دلوانے کا انتظام جگت کے صانع کے اختیار مین ہے یا نہین۔

پرمان چند۔ واہ حضور آپ نے خیال نہین فرمایا ہمکو تو صانع کے وجود سے ہی انکار ہے بس وہی تنقیح طلب ہے اگر کوئی صانع ثابت ہو جاوے تو یہہ تو خود ہی قبول کرنا پڑیگا کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا جملہ انتظام اُس ہی کے اختیار مین ہے۔

عدالت (تعجب سے) اچھا تو آپ صانع کو بھی نہین مانتے؟

درست نہین ہی۔ انھین چارون چیزون کے مقدار خاص پر جمع ہو جانے سے ایک
طاقت پیدا ہو جاتی ہے جسکو جیو بولتے ہین۔ پس جس گھر انے مین جسوقت جیو بموجب
قاعدہ مذکور پیدا ہو گیا اُس گھر کی تمام چیزین بلحاظ قبضہ کے اُسکی ملکیت سمجھی
جاتی ہین ورنہ کوئی چیز کیکی موروثی نہین اور نہ قدریا ایشور کوئی چیز ہے۔ پس
نتیجہ یہہ ہوا کہ جو چیز جسوقت کسیکے قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہی۔ لہذا ہمارے
ہاتھ آیا ہوا زر مطلوبہ ہمارا ہی ہے۔ دعوی بیجا ہے۔

عدالت (انگڑائی لیکر) اوہ غضب۔ مقدمہ کیا یہہ تو مہابھارت کا بھی باوا
ہو گیا۔ میری تو طبیعت ابھی سے اُکتا گئی۔ عجب کیفیت ہے کہ تحریر و تکمیل دستاویز
اور وصولیابی زر متدعویہ سے تو اقبال گر اُسکی ادائگی سے انکار کا ایسا ڈھنگ نکالا
ہے کہ آجتک سننے مین نہیں آیا (اُدھر آنکھ اُٹھا کر) لالہ تو ارتھ چند آپکی عادت تو
مقدمہ بازی کی نتھی تم کیون ایسے جنجال مین پڑا کرتے ہو۔

تو ارتھ چند حضور واقعی تابعدار کا خاصہ تو یہہ نہین مگر لوگ نادہندی اور بے
ایمانی سے دیسے بھی مجھے خاموش نہین رہنے دیتے اور دو ایک آدمیون نے تو اپنے
آپکو میرے اور بابو برہان چند صاحب کے نام سے مشہور کر رکھا ہے
اب فرمایئے کہ حضور اگر ایسا نہ کیا جاوے تو ہزارہا آدمیون کو دھوکا ہوا ور
کمال مضرت پہونچے اور خصوصاً اس تمسک کے بارے مین تو آج تک
بندہ طلب و تقاضا کرتا رہا لیکن مدعا علیہم سامنے حاضر ہین دریافت کیجئے کہ
جب کہ انھون نے ایک خرمہرہ ادا نہ کیا بلکہ وہ نقل کہ اُلٹا چور کوتوال
کو ڈانٹے۔ اس احتمال سے کہ ہمارا کیا ہو سکتا ہے اور کیا کر سکتا ہے

(۳) جواب سنے سنگر مدعا علیہ

نمبر۱- ہر ایک قوم اور پیشہ کے آدمی کی ہر حالت مین صرف دل صاف ہونیکی وجہ سے کرم ناش ہوکر نجات ہوجاتی ہی پھر ہم تو اوتم کل کے پیدا ہوے اور سچے دھرم کے معتقد ہین۔ ضرور ہے کہ ہمارے دل کی صفائی سے وہ کرم کہ جسکی وجہ سے قرضہ ادا کرنا پڑتا ناش ہوگیا ہو۔

نمبر۲- اس جنم مین بھی ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو بدل جاتا ہے پس کیا معلوم ہے کہ قرضہ لینے والا اور دینے والا جیو بھی کسی دوسرے جسم مین بدل گیا ہو لہذا ایسی حالت تذبذب مین بلا کامل تحقیق کے دعوی کرنا یا ڈگری دینا حق تلفی ہی۔

(۴) جواب اونے چند مدعا علیہ

دنیا کی تمام اشیا درحقیقت اصل ایک سروپ ہین باعتبار اسکے کہ جیو بھی ایک دنیا کی چیز ہے وہ بھی نیت ایک سروپ قرار پایا۔ پس کوئی کسیکو دیتا نہ لیتا ہے یہ جمیع حرکات جو نظر آتی ہین صرف وہم کی باتین ہین در اصل انکا کچھ وجود نہین جیسے معاملات خواب۔ پس دعوی فضول ہے۔

(۵) جواب ایکانت سنگر مدعا علیہ

نمبر۱- جگت کی تمام چیزین لحظہ لحظہ خود ناش ہوتی ہوئی اپنی جگہ دوسرے ہمجنس پیدا کرتی جاتی ہین- چونکہ جیو بھی بلحاظ جگت کی چیز کے ایسا ہی ہی پس دینے والا مدعی اور لینے والا مدعا علیہ دونون بحسب قاعدہ مذکور الصدر اس لحظہ ناش ہوگئے شخص غیر کا شخص غیر پر دعوی کرنا محض بیوقوفی ہی۔

نمبر۲- پرتھوی- اپ- تیج- وایو یعنی خاک و آب و آتش اور باد سے علیحدہ اور کوئی جیو

جو نظر آتی ہے سب وہم وخیال کی باتین ہین بوجہ اودیا یعنی جہالت کے۔ پس جبکہ دینے والا مدعی اور لینے والا مدعا علیہ دونون ایک ہی ہین تو دعوی کرنا اور ڈگری دینا سب فضول ہے۔

عدالت (متعجب ہوکر) عجیب غریب جوابدعوی مرتب ہوا ہے۔ اچھا دوسرا پڑھو

(۲) جواب اگیان خان مدعا علیہ

نمبرا۔ ذرہ سے لیکر آفتاب اور زمین سے لیکر آسمان اور جزو سے لیکر کل مخلوقات کا خالق وہی ایک عالم الغیب قادر مطلق عادل رحیم کامل خداوند کریم ہے۔ بلا اوسکی مرضی کے کوئی شے کسیطرح سے حرکت کرنیکو بھی توانا نہین۔ پس اوس عادل بے مثال کو مدعا علیہ سے ہنوز مدعی کو کچھ دلوانا منظور نہین ورنہ کب ممکن تھا کہ ابتک ادا نہ کیا جاتا۔ دعوی کرنا سراسر بے ایمانی اور خدا کی قدرت پر حملہ کرنا ہے۔

نمبر۲۔ اوسی خالق پروردگار نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ جتنے کہ دیگر اشیا ہین اوسکی ملک ہین اور وہ اونکا مالک ہے۔ پس جو جیز خواہ کسیطرح سے کسیکے قبضہ دخل ہین آگئی اسوقت وہی بلا کسی خصوصیت کے اوسکا مالک ہے کیونکہ نیک وبداعمال کی جزا وسزا کے لئے تو ایک روز خاص مقرر کیا گیا ہے۔ اور نہ اب سے پہلے کہین روح نے کوئی فعل کیا تھا جسکا ثمرہ ہووے۔ پس دعوے ہر صورت سے ڈسمس ہونا چاہئے۔

عدالت۔ انکا اور رابوپرمانا بھاس چند کا تو مضمون قریب قریب ملتا ہوا ہے۔

پرمانا بھاس چند۔ نہین حضور فرق ہے یہ خالق بتلاتے ہین اور ہم صانع۔ اسی طرح سے اور بھی فرق ہے۔

عدالت۔ خیر منشی جی اور بیان تحریری پڑھو۔

عدالت - اچھا کیا دعویٰ ہے۔

پرمان چند۔ تمسک رجسٹری شدہ کی بنا پر دعویٰ ہے مدعا علیہ نے باوصف تقاضا متواتر کچھ ادا نہین کیا۔

عدالت (وکلا مدعا علیہم سے) آپکا کیا جواب ہی کیا کچھ قسط وغیرہ چاہتے ہین۔

وکلا مدعا علیہم اپنا اپنا جواب دعویٰ داخل کرتے ہین اور منصرم جوابدعویٰ ہر ایک کا عدالت کو پڑھکر سناتا ہے۔

(۱) جواب پربت چند مدعا علیہ

نمبر۱- دنیا کے کل انتظامات فوتی پیدائش نفع نقصان- سزا جزا- دُکھ سُکھ اور داد ستد وغیرہ کا منتظم کامل ہی سرگیہ نیارعان دیالو سرب شکتیمان پرمیشور ہے اور وہی ہر ایک کے شبھا شبھ کرم پھل کے موافق قرضہ دلوانے اور نہ دلوانے کا مالک ہے- اوسکی مرضی بدون کسیکو معلوم بھی نہین ہوسکتا کہ کسیکے مقدر کے موافق کسیکو کسیکا کسوقت اور کسقدر دینا ہے یا لینا- پس اُس قادر مطلق کی خواہش نے ہنوز مدعا علیہ کو مدعی کے قرضہ کے ادا کرنیکے لیئے مجبور نہین کیا ورنہ بلا اختیار و انکار ادا کرتا- لہذا دعویٰ ڈسمس ہونا چاہئے۔

نمبر۲- اُسی ایشور جگت کرتا نے حیوانات کا گوشت و پوست بھی یگیہ کے لیئے سرجا ہے- تو انسان کا روپیہ تو یگیہ کیواسطے لازمات سے ہے- چونکہ زر مطلوبہ بھی ہمارے یگیہ مین خرچ ہوا پس ایسے نیک کام مین خرچ ہوا روپیہ ہرگز قابل واپسی نہین نہ مدعی اوسکے طلب کرنیکا مستحق ہے- جیسا کہ حیوانات اپنی جان کے- دعویٰ مدعی فضول ہے۔

نمبر۳- تمام دُنیا مین ایک برہم کے سوائے اور کچھ بھی نہین- یہ مختلف انواع و اقسام کی جدائگی

اپنے جوابدعوی بابو پربانا بھاس کو دکھلاتے ہین۔

بیریت چند (بابو اگرہ چند سی) جناب ذرا ہمارا جوابدعوے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

اگرہ چند۔ اجی جناب بابو صاحب کا جوابدعوی تحریر کیا ہوا ہم کیا دیکھینگے۔

پربانا بھاس چند (بیریت چند سے) بھائیصاحب آپکے جوابدعوی مین ایک نمبر ہمنے بڑھایا ہے۔

بیریت چند۔ کیا۔

پربانا بھاس۔ یہہ کہ زرقرضہ بگیہ مین خرچ ہوا ہے۔ پس مدعی اوسکی واپسی کا مستحق نہین رہا جیسا کہ حیوانات اپنی جان کے۔

بیریت چند (خوش ہوکر) واہ بابوجی وکیل بھی آپ اس عدالت مین ایک ہی ہین۔

پریکشتک چند (بعد کارروائی متفرقہ) لاؤجی مقدمات نمبری

نرسے منصرم (مثل ہاتھ مین لیکر) چپراسی۔ آواز دو تو ارتھ چند مدعی و سنسے سنگے و بیریت چند واد نے چند وایکانت سنگ و اگیان خان مدعا علیہ کو۔

عدالت۔ کیا ہے ہمین آج تنقیح ہے؟

منصرم۔ حضور۔

بواد چپراسی باہر آکر مدعا علیہم کو آواز دیتا ہے اور مدعی و مدعا علیہ معہ اپنے وکلاء کے عدالت مین حاضر ہوتے ہین۔

عدالت (پربان چند سے) مدعی کی جانب سے شاید آپ وکیل ہین۔

پربانچند (سلام کرکے) حضور۔

مجھکو اول لالہ بیریت چند نے کہدیا ہے اسلئے مجبوری ہے۔ کیون آپکے بابو ودر نے چند کیا کہتے ہین۔

ایکانت سنگہ۔ اُنکو تو انکار نہین۔ لیکن آپ ہو جاتے تو بہتر تھا۔

پرمانا بھاس چند۔ تو کیا مجکو آپ علیحدہ سمجھتے ہین۔ مین آپکی بھی ہر طرحسے کوشش کرونگا۔

ایکانت سنگ جاتا ہے۔

اودنے چند بابو آگرہ چند کے پاس جاتا ہے۔

آگرہ چند۔ آئیے۔ آج سب کے سب کیسے تشریف لائے۔

اودنے چند۔ آپکو معلوم نہین کہ ستوارتھ چند نے نالش کی ہے۔ آج اُسکی پیشی ہے جوابدعوی تحریر کر دیجیے۔

آگرہ چند۔ واہ بہت جلد خبر لی۔ اچھا کیا جواب دوگے۔

اودنے چند یہہ کہ تمام اشیا انت ایک سروپ ہین۔ نہ کوئی کسیکو دیتا ہے نہ لیتا ہے۔ یہہ سب خیالی باتین ہین۔

آگرہ چند۔ خوب اچھا نئی طرز کا جواب سوجھا۔

اودنے چند۔ جناب بابو ن مدعا علیہم کا ایسے ہی نئے نئے طرز کا جوابدعوی لکھو۔

آگرہ چند۔ اچھا منشی نرنج سنگہ انکا وکالت نامہ اور جوابدعوی لکھ لو۔

اگیان خان بھی مولوی زباندراز خان کے پاس جاتے ہین اور اونکے محرر بکواد بیگ سے جوابدعوی کی نقل لیکر کلکال چند کو دکھلاتے ہین۔

آگرہ چند وکیل اودنے چند۔ ودر نے سنگ وکیل ایکانت سنگ بھی اپنے

اگیا نخان - جناب ہمکو تو آپکے اوپر بیفکری ہے۔

کلکال چند - صاحب کیا کہون ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ سنتشے سنگہ وکالت نامہ لکھ گئے ہین۔ اسوجہ سے لاچاری ہوگئی۔ اگر دو گھڑی پہلے آپ تشریف لاتے تو مجھے کچھ عذر نہین تھا۔

اگیا نخان - واہ جناب مین تو آپکو اپنا سرپرست سمجھتا ہون آپ نے ہی تو مجھے پرورش کیا۔ اب کہیے کہان جاؤن۔ برائے خدا سنتشے سنگہ کو کہدینا کہ کسی اور کو کر لینگے۔

کلکال چند - بھلا کہین ایسا ہوسکتا ہے۔ ہمارے پیشے کو بٹا لگتا ہے گر تم گھبراتے کیون ہو۔ مولوی زباندراز خان کو وکیل کردو۔ وہ میرا دوست ہے اور مجھ سے زیادہ ہوشیار ہے اور مین بھی ہر طرح سے مددگار ہونگا۔ مجھکو تو تمھارا خود خیال ہے۔ اور جاؤ جوابدعوی اون سے لکھوالاؤ۔ مجھے بھی دکھا دینا۔ اگر ضرورت ہوگی گھٹا بڑھا دیا جاوئگا۔

سین چہارم

اور اشخاص متعلقہ سین ہذا

۱۔ آگرہ چند۔ اونے چند مدعا علیہ کا وکیل	۳۔ بکواد بیگ۔ زباندراز خان وکیل کا محرر
۲۔ نریخ سنگہ۔ آگرہ چند وکیل کا محرر	۴۔ پریکشاپ چند۔ جج ماتحت

احاطہ عدالت دیوانی مین

ایکانت سنگہ (بابو پرماناںبھاس سے) بابوجی آپکو تو میری طرف سے پیروی کرنی ہوگی۔

پرمانابھاس چند - بھائی پیروی تو مین سب کی طرف سے کرنے کو موجود ہون مگر

سنتے سنگہ۔ ہان رجسٹری شدہ ہی۔

کلکال چند۔ تو کیا ادائگی کا عذر کروگے۔

سنتے سنگہ۔ یہی تو زیادہ فکر ہے۔ میرے جی مین تو جوابدہی کرنے کی بھی نہین تھی۔ مگر سب مدعاعلیہم کا یہی مشورہ ٹھیرا۔ خیر ہمنے تو سوچکر جوابدہی کی یہ شکل نکالی ہے کہ جبکہ ہر حالت مین جیو کو موکش ہو سکتی ہی تو ضرور ہے کہ ہمارا وہ کرم کہ جسکے اُدے سے ہمکو قرضہ دینا پڑتا ناش کو پراپت ہوگیا ہو کیونکہ ہم آتم گل اور سیچے دھرم کے امیدنیک ہین۔ پس ہمپر دعوی کرنا بیجا ہے۔ اور نمبر دویم یہ کہ اس جنم مین ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو کسی دیو وغیرہ کی حرکت سی بدل جاتا ہے پس کیا معلوم ہے کہ قرضہ لینے والی روح بھی بدل گئی ہو۔

کلکال چند۔ اسکا ثبوت کیا۔

سنتے سنگہ۔ شید پران یعنی سربگیہ کا بچن۔

کلکال چند (عرضید عوی دیکھکر) ہان تسپر بھی تو عرصہ کا ہوگیا ابتک کیا وہ کرم ناش نہوے ہونگے اور اگر نہوتا تو ضرور دل مین دینے کی بدّہ ہوتی۔ اچھا منشی کشاے چند انکا وکالت نامہ لکھ لو۔

کشاے چند محرر وکالت نامہ لکھتا ہے اور سنتے سنگہ دستخط کرکے گھر کو جاتا ہے۔

سنتے سنگہ کے جانیکے بعد الگیان خان بابو کلکال چند کے مکان پر آتے ہین

کلکال چند۔ کیون صاحب آپکے اوپر نالش دایر ہے اور آپ ایسے بیفکر کہ خبر بھی نہین لی۔

(ظاہرا) لالہ آریہ چند کے یہان گیا تھا۔

بپریت چند۔ کیون ؟

مایا چار سنگھ۔ دو برہمنون کو مین نے اپنی حکمت سے آریہ کئے اور سماج مین نام لکھوا دیا۔

بپریت چند۔ بیٹا ہمارے نزدیک تو برہمن اور آریہ دونون برابر ہین (بھچار سنگھ کو ساتھ دیکھکر) اور یہ آپکے دوست بھی شامل تھے ؟

بھچار سنگھ (جسے مایا چار سنگھ اوسکے گھر سے ابھی بُلا کر لایا تھا) جی ہان مین بھی گیا تھا۔

بپریت چند۔ تم اُنکے اُپدیش مین کسطرح ٹھیرے۔ دونون تمہارے تو مخالف ہین۔

بھچار سنگھ۔ صاحب مخالف ہونگے تو کچھ والد سے ہونگے۔ اور مجھپر تو چاہے بظاہر کچھ ہو لیکن درپردہ بڑی مہربانی ہی میری پرورش کے لئے آپکے ملازم ہونیوالے کو علیحدہ تنخواہ دیتے ہین۔

بپریت چند۔ اچھا بیٹا اب رات زیادہ گئی ہی آؤ مکان کو چلین۔

سب اپنے اپنے مکان کو جاتے ہین۔

سنتے سنگھ صبح اوٹھکر بابو کلکال چند وکیل کے مکان پر جاتا ہے۔

کلکال چند۔ آیئے تشریف لائیے آپ تو کچھ فکرمند معلوم ہوتے ہین۔

سنتے سنگھ۔ جناب بہت بڑا فکر ہی۔ تتوارتھ چند نے نالش کی ہے۔ کیا آپکو معلوم نہین ؟ تم کسیکی خبر بھی لیتے ہو !

کلکال چند۔ صاحب پہلے ہی کیون خفا ہوتے ہو مجھے معلوم ہی اوس مین پانچ مدعاعلیہ ہین۔ یکم مارچ مقرر ہے۔ بھلا تمسک رجسٹری شدہ ہے یا کہ نہین۔

بھرم متی - خیر دیکھا جاویگا -

سب آرام کرتے ہین -

اونے چند بھی اپنے مکان پر پہونچتا ہے -

انا چار سنگہ (اسکا لڑکا) لالاجی آج تو بہت انتظار دکھلایا کہان رہے -

اونے چند - تواتہ چند کی نالش کا مشورہ تھا - بڑی زبردستی جوابدہی پر آمادہ کیئے -

انا چار سنگہ - اور کیا اقبال کا ارادہ تھا ؟

اونے چند - ہان کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ - لیکن اب یہہ خرابی رہی کہ علیحدہ علیحدہ جوابدہی کرنی پڑیگی -

انا چار سنگہ - کیون ؟

اونے چند - وہی ہماری اونکی روز کی مخالفت اب تو تواتہ چند کے معاملہ مین مصلحتاً جمع ہو گئے ہین -

انا چار سنگہ - خیر تم تو بابو پریانا بھاس کو وکیل کر دینا -

اونے چند - اونکو تو بیریت چند نے کر لیا ہے - اب کون مخسین پڑے تاریخ پر دیکھا جاویگا -

سب سوتے ہین - بیریت چند بھی پریانا بھاس کے مکان سے اپنے گھر کو واپس آتا ہے راستہ مین مایا چار سنگہ اپنے بیٹے کو دیکھکر پوچھتا ہے -

بیریت چند - بیٹا اسوقت کہان سے آتے ہو -

مایا چار سنگہ (دلمین) ان سے صاف بات کسطرح بتلائی جاسکتی ہے

سبکی راے جوابدہی کی قرار پائی ہے - اب معاملہ عدالت کے ہاتھون آن پڑا - علاوہ روپیہ کے بات سہنے کا بڑا فکر ہے - آپس مین تو ہم لڑتے جھگڑتے رہتے تھے - اب غیر اور طوان سے مقابلہ ہے -

بھچار سنگہ - پھر فکر کی کیا بات ہے جو کچھ ہوگا دیکھا جاویگا -

ایکانت سنگہ - بھائی آخر اسکا کچھ انتظام بھی تو کرنا چاہیے - ہمارے بڑے دوست لالہ ہرپانا بھاس کو تو پہلے سے ہربت چند نے وکیل کرایا ہے وہی زیادہ ہوشیار تھے - اب لالہ ڈرنے چند پر نظر ہے - یہ فکر ہے کہ انکو کوئی نہ جالیے -

بھچار سنگہ - نہین جی ایسا کیا ہے اور ہمین بھی اب تغافل کیون کرنا ہے صبح ہی انکو مطلع کردینا چاہیے بس پھر فراغت - خود وہ فکر کرینگے - باقی پھر دیکھا جاویگا -

ایکانت سنگہ - ہان بس یہی چاہیے - مین تو یہی کہتا ہون کہ میری تو بھلی بری گذر گئی - جو کچھ کوشش ہے صرف تمھارے لیے ہی جاؤ اچھا اب آرام کرو -

سب سوتے ہین -

ستنے سنگہ اپنے مکان پر پہنچکر اپنے لڑکے ابچار سنگہ کو آواز دیتا ہے اور کواڑ کھلواکر اندر جاتا ہے -

ابچار سنگہ (اپنے باپ سے) کیا مشورہ رہا -

ستنے سنگہ - کم بختون نے جوابدہی کی ٹھیرائی ہے -

ابچار سنگہ - خیر جی پنچون راہ سو پنچون راہ

بھرم متی (زوجہ) دیکھیے کیا ہووے - کامیابی کی امید تو کم ہی ہے -

ستنے سنگہ - کیا کرین - اول زبان دیچکے تھے کہ کثرت رائے کے پابند ہونگے -

ایکانت سنگھ - مدالا وجی جگاکر-

مدرا مدن سنگھ و بھچار سنگھ کو جگا کر لاتی ہے-

ایکانت سنگھ (بھچار سنگھ سے) کیوں بیٹا تم شام سے سو جاتے ہو کیا ہمیشہ ایسے ہی بے فکر سویا کروگے- بھلا مدن سنگھ تو ابھی کم عمر ہے-

مدن سنگھ جناب ہمکو بچہ نہ سمجھئے آپ ارشاد فرماوین کیا ہے حضور کے طفیل سے ہمارا وہ لحاظ و رعب ہے کہ دنیا بھر کے غریب و امیر فقیر و بادشاہ - رسول پیغمبر سخی شوم اور مسرا مسر وغیرہ ہمارا دم بھرتے ہین- خصوصًا میرے پانچ بان تو مشہور عام ہین- وہ کون ہے کہ اون سے خوف نہین کھاتا اور اپنے سینہ کو اونکا نشانہ نہین بناتا- بعض بعض نکتہ چین او رعیب بین اگرچہ در پردہ میری عداوت او رمذمت بھی کرتے ہین لیکن وہ بھی ڈر سے مدن کہکر پکارتے ہین- علاوہ ازین جب سامنے ہو جاتا ہون اُن سے بھی نہ کردنی کراتا ہون میرے خلاف اُف کرنے کی مجال برھما او راندر کو بھی نہین ہوتی- غرض تین لوک مین میری دُہائی ہے برھما سے تیشوی مینے بھرشٹ کیے ہین- کہان تک کہون یون سمجھیے کہ اگر مین نہون تو جگت نہو-

ایکانت سنگھ (بچارکر) شاباش بیٹا تمھاری عمر دراز ہو مگر مجکو تو فکر اس تمھارے بڑے بھائی کا ہے-

بھچار سنگھ- کیون ہم کیا کچھ کم ہین آپکے قدم کی برکت سے قریبًا تمام جہان پر میری حکومت ہے- جب مین سر چڑھتا ہون تو والدین کا خوف رہتا ہے نہ حاکم کا- صرف میری ہی بولی بولی جاتی ہے- فرمائیے کیا تشویش ہے؟

ایکانت سنگھ- تمھین خبر نہین تتوارتھ چند نے نالش کی ہے- آج اُسکا مشورہ تھا

نہین ہے۔

اگیان خان (خوش ہوکر) واہ وا مرحبا۔ جانجان اسوقت تو ارسطو کو بھی مات کر دیا بفضل خدا جسکی ایسی لقمان زبان اہلیہ ہو اسکی ہمیشہ ہی فتح ہے۔

انیتی بیگم۔ کیون حقیقت مین ہے بھی تو اسیطرح۔ پچھلے کرم یعنی افعال تو کوئی ہوتے ہی نہین ہین جسکی وجہ سے انسان کو دنیا مین آکر مال و اسباب ملتا ہے جتنا جسکے ہاتھ لگ گیا وہی اُسکا مالک ہو جاتا ہے۔

اگیان خان۔ اسوقت یہہ تجویز تمھاری خالی از بصارت نہین۔ خیر آپ سوا آرام کیجیے۔ صبح ٹھیک ہو جاویگا۔

سب سوتے ہین۔

اودھر ایکانت سنگھ گھر پر پہونچتا ہے اور دروازہ بند دیکھ کر آواز دیتا ہے

ایکانت سنگھ۔ بیٹا مدن سنگھ۔

کامنا (زوجہ ایکانت سنگھ) مدرا۔ ذرا دروازہ کھول دینا۔

مدرا باندی دوڑکر دروازہ کھولتی ہے اور ایکانت سنگھ اندر پلنگ پر بیٹھتے ہین۔

کامنا۔ کہیئے آج کہان کی سیر اوڑا کر آئے کہ آدھی رات گذر گئی تب بھی جھنکار نہوا

ایکانت سنگھ۔ مین تو تمھاری قسم کہین نہین گیا تھا۔ تواتھ جیند کی نالش کے مشورہ مین دیر ہو گئی۔ لڑکے کہان ہین؟

کامنا۔ سوتے ہین۔ اتر تپشا پنکھا کرتی ہے۔ مدن سنگھ تو روتا روتا ابھی پڑا ہی اس کمبخت مدرا نے ایسا سر چڑھایا ہے کہ کسیکی سنتا ہی نہین گر پالا ابھی اسی نے ہے۔ چھوٹی بہن اشکنتا بھی اوسکے ساتھ خوب کھیلتی ہے۔

انیتی بیگم - اہا - بہت اچھا طرز ہے - ایسے ڈھنگ رب العالمین کے فضل و کرم سے سوجھتے ہین - اور کیون نہین وہی اپنے بندون کا مشکل کشا ہی - میری رائے مین تو اسکے لئے لالہ کلکال چند کو وکیل کرنا چاہئے وہ بہت ہوشیار سمجھے جاتے ہین اور آپ سے ملاقات بھی رکھتے ہین -

اگیان خان - ہان وہ بھی ہوشیار ہین - دو چار وکلا رسے مشورہ کرکے بعد مین دیکھا جاویگا -

سب آرام کرتے ہین - تھوڑی دیر کے بعد انیتی بیگم اگیان خان کو جگاتی ہے -

انیتی بیگم - سوگئے یا جاگتے ہو -

اگیان خان - کیون کیا بات ہے -

انیتی بیگم - مین ابھی فکر مین غلطان و پیچان پڑی تھی - آج نیند بھی نہین آئی یہ دعا کرتی تھی کہ خدا وہ دن کرے کہ مدعی پر بالعوض اسکے قرضہ کے ہمارے خرچہ کی ڈگری ہو - پڑے پڑے ایک جواب مجھے بھی سوجا ہے جو پسند آئے - بس یون سمجھئے کہ اسوقت خود رب العالمین کی بشارت ہوئی ہے -

اگیان خان (چونک کر) ہان جلد سنایئے کیا سوجھا ہے -

انیتی بیگم - تمام اشیاء دنیا کی صرف انسان کے لئے پیدا کیگئی ہین اور اسی کو انکا مالک قرار دیا ہے - حتے کہ حیوانات کا گوشت و پوست بھی انسان کی ملکیت ہی - بس جسوقت جو چیز - خواہ کسی طرح سے کسی کے قبضہ و اختیار مین آگئی اسوقت بلا خصوصیت کسی نیک و بد اعمال وغیرہ کے وہی اسکا مالک ہی جبتک کہ وہ اسکا انتقال نکرے - بس جو روپیہ ہمارے قبضہ مین آگیا اسکے مالک ہم ہین مدعی مستحق ہوئی

ہوتاہے اور غضب خان بیٹا اور انیتی بیگم زوجہ استقبال کرتی ہے۔

انیتی بیگم۔ کیون صاحب آج تو چہرہ پر کچھ آثار ملالت کے نظر آتے ہین۔ تشریف
بھی دیر بعد لائے۔ خیر تو ہے۔

اگیان خان۔ خیر کیا۔ تواتھ چند نے جو نالش کی ہے اُس ہی کے مشورہ
مین دیر ہوگئی۔

انیتی بیگم۔ آپ نے تو کبھی کچھ فکر کیا نہ تھا۔

اگیان خان۔ کیا کیا جائے آخر معاملہ عدالت کا ہوگیا ہے۔

غضب خان (تلوار نکالکر) مجھے تو بتلائیے کسنے آپ پر نالش کی ہے ابھی اُسکا
سر لاکر حاضر کرتا ہون۔

ہنسا (اگیان خان کی لڑکی) مجھے تو بتلائیے ابھی اُسکا کلیجہ چاٹ جاؤن۔

اگیان خان۔ بیٹا جلدی کیون کرتے ہو ابھی اُسکا وقت نہین ہے۔ وہ ہمارا
کر ہی کیا سکتا ہے۔

انیتی بیگم۔ خیر کچھ ہی ہو روپیہ تو اوسکو ہرگز ادا نکرنا چاہئے۔ کاہلی کو چھوڑ کر
ہاتھ پیر ضرور ہلانے چاہئین۔ ہمت مردان مدد خدا۔

اگیان خان۔ نہین روپیہ کیسا۔ مشورہ مین بھی جوابدہی ہی کرنی قرار پائی ہے۔

انیتی بیگم۔ کس بنیاد پر جوابدعوی ہوگا۔

اگیان خان۔ بیریت چند نے ایک بہت اچھا نیا طرز نکالا ہے۔ یہ کہ خالق مطلق
جو تمام حرکات کا فاعل اور منتظم ہے اُسکی خواہش ہنوز قرضہ ادا کرنے کی نہین ہوئی ورنہ
کیونکہ ادا کیا جاتا۔

پھل ہے پس اُسکا انتظام بھی اُس ہی کے دست قدرت مین ہوا - اُس سر گیہ کے بجز کسی کو معلوم نہین ہو سکتا کہ کوئی شے یا مال کسکا ح یعنی تقدیر کا پھل ہے - تو ایسی حالت مین عدالت کی تجویز پر احتمال حق تلفی کا ہے -

پرمانا بھاس چند - واہ واہ بھائی واہ - اسے مانتے ہین میرے شیر - بس جاؤ فتح ہے - اب تم بے فکر ہو جاؤ مین خود جوابدہی کرونگا -

بیریت چند - ایک نمبر اور بھی خیال مین آتا ہے - یعنی یہہ کہ تمام دُنیا مین ایک برہم کے سوائے اور کچھ بھی نہین - یہہ انواع قسم کی چیزین جو نظر آتی ہین سب وہم اور جہالت کی وجہ سے ہے - پس جبکہ مدعی اور مدعا علیہ دراصل دونون ایک ہی ہین تو دعوی کرنا اور ڈگری دینا وغیرہ جملہ کارروائی بیجا اور فضول ہے -

پرمانا بھاس چند - دونون جواب بہت معقول ہین - دیکھو بحث کے وقت کیسے دُھرّے اُڑاتا ہون -

بیریت چند - تو جناب وکالت نامہ لکھوا دیجئے -

پرمانا بھاس چند - جلدی کیا ہے - تاریخ پر لکھا جاویگا -

بیریت چند - نہین صاحب مجھے اور بھی اندیشہ ہے کہ آپ کے پاس ہم ناچیزون مین سے جو آویگا آپ کو اُس سے انکار نہوگا - مبادا مین بھروسہ ہی مین نہ رہجاؤن اور سب پہلے آپ ہی کو وکیل کرنا چاہینگے -

پرمانا بھاس چند - اچھا منشی استیا تہ سنگ انکا وکالت نامہ لکھ لو -

وکالت نامہ لکھوا کر بیریت چند گھر کو جاتا ہے -

بیریت چند وغیرہ کے چلے جانے کے بعد اگیان خان محلسرائے مین داخل

ہیرت چند- بابو صاحب اسوقت آپ کو ایک تکلیف دینے آیا ہون-

پرمانا بھاس چند- فرمائیے کیا ہے- آپ تو کچھ فکرمند معلوم ہوتے ہین-

ہیرت چند- کیا آپ کو معلوم نہین کہ تیرتھ چند نے حملہ کیا ہے-

پرمانا بھاس چند- جی ہان بس معلوم ہو گیا مین بھی تو اپنے دل مین کہتا تھا کہ یہہ غیر وقت کا آنا کیسا- باوصفیکہ عرصہ ہو گیا شکل بھی نہین دکھلاتے ہین- سچ ہے آپ لوگ مطلب کے دوست ہین- مجھے معلوم ہے اُس نالش کا احوال تمھین تو شاید آپ پانچون بھائی مدعا علیہم ہین اور بابو پرانچند مدعی کے وکیل ہین- رجسٹری شدہ تمسک کی بنا پر دعوے ہے اسکا کچھ فیصلہ و تصفیہ کر دو اور کیا-

ہیرت چند- نہین جناب جوابدہی کرینگے ہم پانچون نے مشورہ کیا تھا- جوابدہی کی رائے قرار پائی ہے-

پرمانا بھاس چند ہون- کوئی رسید بنائی ہوگی- کہین جعل مین نہ پھنس جاؤ زمانہ نازک ہے ایسا نکرنا-

ہیرت چند- نہین صاحب رسید کو تو جعل سنگ نے کہا بھی تھا کہ مین بنا سکتا ہون مگر ہمنے بھی خطرہ کی وجہ سے پسند نکیا- بلکہ ایک نیا ڈھنگ نکالا ہے سنکر حیران ہو جائیے گا-

پرمانا بھاس چند- وہ کیا ہے صاحب- فرمائیے-

ہیرت چند- ہم چاہتے ہین کہ مدعی سے اس مرتبہ ہم اپنے اصلی پر و دھ کا ہی فیصلہ کر لین اور سچا جواب ہو بے ایمانی نہو- یعنی یہہ کہ تمام دنیا کا صانع پرمیشور ہی اور وہی نیک و بد افعال کا عوض دینے والا ہے اور روپیہ حاصل ہونا بھی چونکہ کسی کرم کا

تمام اوسی کا ہے۔

ایکانت سنگہ۔ خیر جیسی رائے ہو۔

پیریت چند۔ اچھا اب رات بھی زیادہ ہوگئی جلسہ برخاست کیا جاوے۔ مگر اس معاملہ کو سادواتی سمجھکر کوئی صاحب غفلت نکرین۔

سب جاتے ہین راستہ مین جاتے ہوے بابو پرانا بھاس کے مکان کے دروازے پر پہونچکر پیریت چند نے تینون سے کہا۔

پیریت چند۔ لو صاحب بندگی ہم تو ابھی اس کام کو انجام دیکر چلتے ہین۔ لالہ پرانا بھاس ہمارے بہت بڑے مہربان اور درد شریک ہین مین تو اونھین کے ذمہ بوجھ بھار ڈالے جاتا ہون۔

ایکانت سنگہ۔ خوب کیون صاحب بڑھکا وکیل تو آپ چھانٹ لینگے اور ہم کیا کرینگے۔ خیر جایئے۔

پیریت چند۔ نہین صاحب وہ بڑے لائق آدمی ہین اگرچہ وکیل تو ایک ہی طرف سے ہوسکتے ہین مگر مشورہ وغیرہ مین سب کو مدد دے سکتے ہین۔

ایکانت سنگہ۔ ہان ہان ویسے تو بڑے خلیق اور بچارے سب پر مہربان ہین اور لطف یہ ہے کہ کچھ تو ارتھ چند سے انکی روز ازل سے ہی اعلےٰ درجہ کی مخالفت ہے اور پرمارتھ چند اور انکا مقابلہ بھی ہمیشہ رہتا ہے۔

ایکانت سنگہ وغیرہ جاتے ہین اور پیریت چند پرانا بھاس کے مکان مین جاتا ہے۔

پرانا بھاس۔ آہا لالہ پیریت چند صاحب آیئے تشریف لایئے کہیئے مزاج تو خوش ہین

ہم سب کا ایک مضمون اور شریک ہونا غیر ممکن ہی اور ایک دوسرے کی راے کے خلاف ہی نہین بلکہ اوسکو توڑتا ہے پس جوابدہی سب کی علیحدہ علیحدہ ہوگی۔

اَوسنے چند۔ کیون جی ایسا نہین ہوسکتا کہ بیان تحریری تو ایک ہی گندہاے اور سب کا مضمون علیحدہ علیحدہ نمبر ڈالکر لکھدیا جاوے۔

پیریت چند۔ جی ہان ایسا بھی ہوجاتا جو اپنے گھر کی عدالت ہوتی۔ ایک تو کہتا ہے کہ ایشور صانع ہی دوسرا خالق بتلاتا ہے تیسرا دونون کو غلط ٹھیراتا ہی۔ پھر کہین ایک جوابدہی ہوسکتی ہی۔ اس جلسہ سے جو ہماری ایکتائی کی اصلی غرض تھی وہ نہوسکی خیر۔ لیکن اب بھی اور دیگر جملہ کارروائی مین ہم سب کو بالاتفاق اور ہمدرد رہنا چاہیے۔ اور ہان اب بھی ایک بہت بڑا عظیم فایدہ ہمکو اس جلسہ سے پہونچیگا وہ یہ ہے کہ ہم مین سے ہر ایک کے جدا گانہ اور مختلف جواب جو گذرینگے اُن مین سے ایک کا اثبات اگر نہوسکے تو دوسرا اُسکے خلاف خود بخود ہی ثابت ہوگا۔ مثلاً اگر عدالت کی راے مین قدیم ہونا اشیا کا نہ ثابت ہوا تو ضرور ہے کہ غیر قدیم ماننے گی پس اُسوقت ہم سب کو اُسپر اتفاق کرنا اور اُسپر زور ڈالنا چاہیے۔ کیونکہ مطلب تو دشمن کو زیر کرنے سے ہے اور اب مدعی تو بالکل ہی لاچار و مجبور ہوگا۔ ہر ایک بات مین اُسکے اقبال کرنے مین ایک کا جواب صحیح ہوتا ہے اور انکار کرنے مین دوسرے کا

اگیا نجان۔ بیشک۔ اب دیکھو مدعی ہمارے خرچہ کی ڈگری سے بچکر کہان جاتا ہے۔

ایکانت سنگہ۔ ہان جناب خرچہ کی ڈگری تو سب کی شاملات رہنی چاہیے چاہے کوئی کامیاب ہو۔

پیریت چند۔ نہین صاحب کچھ لوٹ تھوڑا ہی ہی جسکا جواب قطعی منظور ہوگا خرچہ

سُنتشے سنگہ - صاحب مین تو اس سے بھی اتفاق نہین کرتا - اول تو میری راے مین جوابدہی کرنا ہی بیجا ہے -

پیریت چند - ہان صاحب آپ کیون جوابدہی کی صلاح دینگے آپ اصل مین سائنشی مدعی ہین - آپکو مدعا علیہ کہنا تو فضول ہی ہے -

سُنتشے سنگہ - نہین نہین تو ارتھہ چند سے میرا تعلق نہین ہی البتہ جو بات معقول ہے اسکو تو ماننا ہی پڑتا ہے - اور رہی جوابدہی کی بات سو روپیہ اوسکا سچا ہی کہ نہین -

پیریت چند - خیر صاحب - یہہ تو کثرت راے سے طے ہو گیا کہ جوابدہی ہونی چاہیے -

سُنتشے سنگہ اچھا صاحب اگر جوابدہی کیجاوے تو معقول تو ہو ایسا نہو کہ خواہ مخواہ ہنسائی ہو - یہہ آپکے تمام جواب تو ہماری راے مین ٹھیک ہین نہین - خیر مین اگر جواب دون بھی تو اسطرح کہہ سکتا ہون کہ ہر ایک قوم اور پیشہ کے آدمی کے ہر حالت مین کرم ناش ہو کر صرف دل کی صفائی سے نجات ہو سکتی ہی پھر ہم تو اُتم کُل اور مذہب کے شخص ہین مقرر ہے کہ ہمارے دل کی صفائی سے ہمارے اُس کرم کا ناش ہو گیا ہو جس سے ہمکو ترسنہ دینا پڑتا ہے اور دوسرے یہہ بات ہی کہ ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو باہم تبدیل بھی کیا جاسکتا ہی پس ممکن ہی کہ ترسنہ لینے والے جیو کو کسی نے تبدیل کر دیا ہو - ایسے تذبذب کی حالت مین بلا کامل تحقیقات کے دعوے کیسے ہو سکتا ہے -

پیریت چند (سانس ڈالکر اور گردن ہلا کر) بس جی یہہ معلوم ہو گیا کہ جوابدہی مین

ٹھیک نہین ہے - نہ اسپر کچھ کامیابی کا بھروسہ ہو جیسا کہ آپ فرماتے ہین ایسا
ایشور خالق یا صانع ہرگز بھی ثابت نہوگا اور نہ کوئی جیو یا شبھ اشبھ کرم وغیرہ
کوئی چیز ہین پھر اُنکے پھل کہان ہونگے - ہان البتہ اگر ایسے ڈھنگ پر چلنا منظور
ہے تو مین بتلاتا ہون - حقیقت مین جیو کوئی چیز نہین صرف آب و خاک وغیرہ
ملکر چیتن شکتی ہو جاتی ہے یعنی جس جگہہ جس مکان مین یہہ چیزین حسن اتفاق سے مقدار مناسب
پر جمع ہو جاتی ہین وہان ایک جاننے والی طاقت پیدا ہو جاتی ہی جسکو روح
بولتے ہین - اور اُس گھر نے کی تمام اشیا اوسکی ملکیت ہو جاتی ہین - ورنہ کوئی
چیز کسکی موروثی نہین اور نہ کوئی ساتھ لاتا ہے اور نہ لیجاتا ہے - پس نتیجہ یہہ ہوا
کہ جو چیز جسکے قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہی - لہٰذا ہمارے ہاتھ آیا ہوا مدعی کا
زر مطالبہ ہمارا ہی ہے - مدعی اُسکا مستحق واپسی ہرگز نہین - یا یہہ جو اس سے بھی
زیادہ مضبوط ہے کہ دُنیا کی جمیع اشیا لحظہ بلحظہ خود ناش ہوتی ہین اور اپنی جگہہ
ویسی ہی دوسری کو پیدا کر جاتی ہین - ایسا ہی جیو بھی ہی - لہٰذا جس جیو نے قرضہ
لیا تھا اور جس سے لیا تھا دونون اوسی لحظہ بحسب قاعدہ مذکورہ نیست ہو گئے پس
بیہودہ دعوی کرنا بیجا ہے -

اُوٹے چند - واہ جناب آپنے ہی کیا پتھر ڈالے - وہ جسکا نام ستوا تھ چند ہی
ایسے ایسے غپوڑون کو تو پھونک سے اوڑا دیتا ہے بھلا کہین انتّا (غیر قدامت) ثابت
ہو سکتی ہی - ہان بلکہ اسکے خلاف سطح کہو تو ٹھیک ہے کہ دُنیا کی تمامی اشیار
نت ابناشی ایک سروپ ہین - نہ کوئی کسیکو دیتا ہے نہ لیتا ہے - یہہ سب جو کچھ
نظر آتا ہے وہم کی باتین ہین جیسے معاملات خواب -

بیریت چند۔ سنئیے۔ ہمکو روپیہ لینے اور تمسک لکھدینے سے اور کچھہ نہ دینے سے
تو انکار ہی کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہم کہتے ہین کہ جب دنیا کے کل انتظامات داد وستد
نوتی پیدایش۔ سزا و جزا۔ دُکھہ و سُکھہ۔ نفع و نقصان۔ دولتمندی و افلاس وغیرہ
کا منتظم او صانع ایک پرمیشور ہی اور وہی شبھہ اشبھہ کرمون کے پھل کا کہ جسکے ذریعہ
سے جیو دکھہ پانیکا مستحق ہوسکتا ہے جاننے والا اور اُنکے موافق دینے اور دلانیوالا
ہے۔ اُسکے بدون کسیکو معلوم بھی نہین ہوسکتا کہ کسکو کسیکے اعمال کے موافق کیا
اور کسقدر دینا یا لینا ہے۔ پس اوس منتظم کامل کی خواہش نے ہنوز ہمکو کچھہ مدعی کا
قرضہ ادا کرنے کو مجبور نہین کیا ورنہ بلا اختیار انکار ادا کرتے یا نالش فضول ہے۔

اگیان خان۔ شاباش۔ لاؤ ہاتھہ لاؤ بھائی واہ خوب سوجھی۔ واقعی مین
یون ہی ہونا چاہیئے۔ اس سے اپنے اصلی برکا ہی دعوے کرین۔ روپیہ کیا اُسکو
تو یہان بچانی مشکل ہوجاویگی۔ خدا قادر مطلق ہی اُسکے حکم کے بغیر واقعی طور پر ایک ذرہ
نہین حرکت کرسکتا۔ تمام عالم کو عدم سے ہستی مین لانیوالا اور اُسکا انتظام کرنیوالا
وہی ہے۔

بیریت چند۔ بس جناب خدا کا خالق ہونا ثابت نہو سکیگا۔

اگیان خان۔ واہ جناب تو کری ہوا بہی۔ اگر خدا خالق نہین تو اور کیا ہے۔

بیریت چند۔ اچھا خیر دیکھا جاویگا یہہ تو کچھہ بات نہین۔

بیریت چند (ایکانت سنگھ سے) کیون صاحب آپ بھی داد دیجیئے۔ ابتو
ہے فتح کہ نہین۔

ایکانت سنگھ۔ بھائی صاحب بُرا منیئے یا بھلا میرے نزدیک تو یہہ جوابدہی بھی

مگر یہہ فرمائیے کہ جواب کیا دیا جاوے - جواب کوئی معقول ہونا چاہئے - رجسٹری شدہ تمسک ہی - ایسا نہو کہ آبرو بھی جاے اور ڈگری بھی ہو - لیکن ہان یہہ بات اچھی ہی کہ اندنون صدر اعلے صاحب چھٹے ہین اور والد صاحب کی اونکے یہان آمدورفت بھی بہت کچھ ہے -

ایکانت سنگہ - خیر یہہ تو غنیمت ہی - لیکن کچھ جوابدہی کا طرز بھی آپ ہی ایجاد کیجئے اس فن مین آپ کو اچھی مشق ہی -

سب سوچتے ہین -

پیریت چند (بعد تھوڑی دیر تک غور و تامل کے گردن ہلاکر) آہا آہا - اوہو اونہہ تو صاحب یا تو کچھ خیال مین آتا ہی نہین تھا اور سوجھا تو ایسا سوجھا کہ آجتک ایسا انوکھا اور نرالا جواب عدالت مین کسی نے نہ دیا ہوگا اور لطف یہہ ہی کہ دعوی سے اقبال بھی اور انکار بھی -

ایکانت سنگہ - دیکھو صاحب ایسا نہو کہ دو مخالف باتین کہنے مین حلف دروغی کا جرم عاید ہو -

پیریت چند - نہین صاحب - کچھ بات ہی - ہم کچھ سودائی تھوڑا ہی ہین - وہ ایسا طرز ہے کہ کبھی ہمپر دعوی ہی نہین ہوسکتا - اور جمیا ہے جواب مین بھی جوابدہی کی راے سے اتفاق کرتا ہون - کیسا روپیہ اور کیسا فیصلہ - ابتو معاملہ سخن کا ہو گیا ہے اور ہماری اوسکی مخالفت تو چلی ہی جاتی ہی - بس اوس سے اپنے اصلی بردھ کا ہی نہ فیصلہ کرلین - دیکھو تو جواب کو سنکر ہی کیسا چکر اوسے ہے -

ایکانت سنگہ - تو بھائی صاحب بتائیے گا بھی اوس طرز کو یا تعریف ہی کرتے رہوگے -

ہے اسکی کیا سبیل ہی آخر روپیہ تو اُنکا سچا ہے - میری رائے تو یہہ ہے کہ روپیہ انکا حسب حصہ رسد ادا کر دینا چاہئیے -

ایکانت سنگہ - کیا خوب صاحب اگر یہی رائے تھی تو مشورہ ہی کی کیا ضرورت تھی - اسمین تو کلام نہین روپیہ بیشک اُنکا سچا ہے مگر دینے کو کسکے پاس ہی - اور پھر جب اُس نے نالش کر دی ہے تو ہم بھی کیون چوکین اب تو عداوت ٹھیر گئی ہماری رائے مین تو ضرور جوابدہی ہونی چاہئیے -

سفید سنگہ - بھائی یہہ دل گوارا نہین کرتا کہ اسقدر کثیر رقم سے ایک بے جرم کو یک لخت جواب دیدیا جاوے باقی رہا یہہ کہ عداوت - سو عداوت بھی اُس سے ہماری کیا ہے جسکا قرض ہوتا ہے آخر وہ کچھ تو سبیل اپنی کرتا ہی ہے -

اگیان خان - یا سعادت کاہلی کی باتین کرتے ہو آخر کچھ مردانگی بھی چاہئیے - مرد کہلاتے ہو جیسے اپنے اوپر حملہ کیا اسکا کیا ڈر اور کیا رحم - کیا کہون عملداری انگریزی ہے اور کچھ کرشچینزم (مذہب عیسائی) نے مجکو روک رکھا ہے - ورنہ بقول اہلِ اسلام اب تک کبھی کا قتل الموذی قبل الایذا ہو گیا ہوتا - خیر جوابدہی تو ہم ضرور کرینگے - ہمت مردان مدد خدا - کیا تتوار تھ چند کے آگے ہم عاجزی کرین یہہ ہرگز نہین ہو سکتا

اُوٹے چند - ابی عاجزی التجا کا تو ڈر نہین مگر اب کچھ بے موقع معلوم ہو گیا ہے وہ ہم سے کاوش رکھنے لگا ہے - ایک مرتبہ اسکو ضرور زک دینی چاہئیے ورنہ اسکا حوصلہ بڑھ جاویگا - اب بھی نالش کی ہی پھر جھوٹی کرنے کو آمادہ ہوگا - مرنا تو ہے ہی کتے کی موت کیون مرین - آیندہ اختیار -

بیرت چند - اچھا صاحب بو جب رائے کے یہہ تو طے ہو گیا کہ جوابدہی کرنی چاہئیے

اتفاق (اندر جاکر) حضور اب وہ خود درِ دولت پر حاضر ہین اور اندر آنے کی اجازت کے خواہان ہین۔

اگیان خان - اچھا خیر چونکہ وہ آگئے ہین چلے آوین۔

اتفاق باہر آکر بلا تا ہے سب جاتے ہین اور بعد آداب سلام کے بیٹھتے ہین۔

پریت چند- کہیئے جناب ہم سے کیا خطا سرزد ہوئی کہ جو اسقدر خفگی کا باعث ہے جناب من اگرچہ ہم سب مین باہم کیسی ہی مخالفت ہو لیکن حکمت عملی اور عقلمندی اسکا نام ہے کہ دشمن کے مقابلہ مین سب ایک ہو جاوین۔ تو ارتھ چند ایک زبردست دشمن ہے اسپر فتح پانی بہت ہی مشکل ہے۔ ہان البتہ اتفاق وہ چیز ہے کہ اوسکی بدولت بڑی بڑی مشکلین آسان ہو جاتی ہین۔ اور تلوار کا زمانہ اب نہین رہا۔

اگیان خان (جرات سے) جناب گستاخی معاف آپ ہی نے ہندو آریہ سلمان وغیرہ کا تفرقہ ڈال رکھا ہی ورنہ اپنی تو ہردم یہی صلاح اور کوشش ہی کہ سب ایکدم ایک ہو جاوین۔

پریت چند- آپ کا تو خیال ادھر چلا گیا- خیر ان باتون کو جانے دیجئے اور مطلب پر آئیے۔

ایکانت سنگھ ہان تو آپ ہی شروع کیجئے اندنون تقریر کا ہنر آپ ہی کی ذات مین بڑھا ہوا ہے۔

پریت چند- بہت اچھا- ہان صاحب پیشتر یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ انجام کار اس جلسہ کا کثرت رائے پر رہیگا اور وہی ہم سب کو منظور کرنا پڑیگا- اب آپ سب اصحاب اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر فرمائیے کہ لالا تو ارتھ چند نے جو نالش ہم پر کی

بیریت چند۔ صاحب تصور معاف آپکی طرف سے تو اطمینان تھا لیکن یہہ سمجھکر کہ اگیان خان کا یہان آنا دشوار معلوم ہوتا ہے وہ بہت مغرور آدمی ہین وہین چلنے کا ارادہ کیا ہے۔

اُوتے چند۔ ہم تو جناب پر دیکھتے ہی حاضر ہین۔ واقعی اگیان خان کا خیال ہمکو بھی تھا یہی ذکر کرتے آرہے تھے۔

اس طرح باتین کرتے جلتے ہوئے اتفاق کو آتے ہوے دیکھکر پوچھا کہ ملے یا نہین۔

اتفاق۔ جناب ملے تو صحیح مگر یہہ ملاحظہ کرکے سر کرلے تلوار پر ہاتھ دھرا میری طرف بھی ذرا غصہ سے دیکھا۔ لیجئے یہہ جواب لکھا ہے۔

بیریت چند لیکر پڑھتا ہے۔

"مجھکو مشورہ کی کچھ ضرورت نہین تلوار سے کام لیا کرتا ہون مشورہ مین ہاتھ ہوتا ہے اور بحث کی بنیاد کفر ہے۔ پس صرف خداوند کریم کا بھروسہ چاہیے سب فتح ہے علاوہ ازین مخالفون کے مکان پر جانیکی اپنی عادت نہین"

بیریت چند۔ لو صاحب دیکھا اب کہیئے کیا صلاح ہے۔

اُوتے چند۔ اجی اُنکے خیالات فاسد ہین اب ارادہ کرکے آئے ہین چلو تو سہی

ایکانت سنگھ۔ خیر اگر اتفاق کو ہمراہ لے لیجے یہہ بہت ہوشیار اور کار کن ملازم ہے

بیریت چند۔ بیشک درست ہے آؤ اتفاق تم بھی۔

سب اگیان خان کے مکان پر پہونچتے ہین۔

بیریت چند۔ اتفاق دیکھو تم ذرا جاکر خبر کرو مگر ہوشیاری سے۔

لیجاؤ اور جلدی آؤ ہم منتظر ہین۔

اتفاق پرچہ لیکر جاتا ہے اور اونے چند کے مکان پر جاکر پرچہ دیتا ہے۔

اونے چند (رقعہ پڑھکر) مین ابھی سنسے سنگ کو ہمراہ لیکر انکے پاس حاضر ہوتا ہون

اتفاق یہان سے سنسے سنگ کے پاس جاتا ہے اور انکو بھی پرچہ دیتا ہے۔

سنسے سنگ (پڑھکر) اونے چند نے کیا کہا ہے۔

اتفاق ۔صاحب یہ فرمایا ہے کہ وہ آپکو ساتھ لیکر ابھی وہان جاوینگے۔

سنسے سنگہ ۔اچھا تو انکے آنے پر مین وہان ضرور جاؤنگا۔

بعد پرچہ لکھنے کے اور اتفاق کے بھیجنے کے ہیرت چند و ایکانت سنگ مین

اسطرح گفتگو ہوئی۔

ہیرت چند ۔پرچہ تو لکھدیا مگر دیکھئے میان آوین یا نہین۔

ایکانت سنگہ ۔اور تو چلے آوینگے لیکن اگیان نان کا خیال ہے۔

ہیرت چند ۔بیشک صاحب وہ تو بڑے بینڈے آدمی ہین وہ ہرگز نہ آوینگے

ایکانت سنگہ ۔تو پھر کیا کرین چلو انکے مکان ہی پر چلین۔

ہیرت چند ۔بہت اچھا وہین چلیئے اونے چند و سنسے سنگ کو بھی راستہ

سے ساتھ لے لینگے۔

ہیرت چند و ایکانت سنگہ جاتے ہین۔

ہیرت چند و ایکانت سنگہ (راستہ مین سنسے سنگ اور اونے چند کو آتے

ہوے دیکھکر) تسلیم جناب

اونے چند ۔تسلیم صاحب کہیئے ہم کو بلوا کر کہان کو چلدیے۔

پریت چند۔ ہے تو ٹھیک۔ کسیکا قول ہے کہ پنچون مل کیجے کاج ہارے جیتے آوے نہ لاج۔ مگر کہیئے کیا تجویز کرین۔ آخر سب کا اکٹھا ہونا ضرور ہے۔

ایکانت سنگھ۔ تجویز کیا ہے۔ یا تو چلو اُن کے مکان پر چلین یا اُنکو یہان بُلو لین۔

پریت چند۔ اچھا تو یہان ہی بُلو لیتے ہین۔ پرچہ لکھے دیتا ہون۔

پریت چند تینون کے نام ایک رقعہ لکھکر ملازم کو پکارتا ہے۔

بدھوا بواہ ملازم (دوڑتا ہوا حاضر آکر) حضور کیا حکم ہے۔

پریت چند۔ دیکھو یہہ پرچہ ہمارا لالہ دینے چند وسنے سنگھ و اگیان خان کے پاس لیجاؤ۔

بدھوا بواہ (ہلکی زبان سے) اچھا۔

پریت چند۔ کیون سست کیون ہوگیا۔

بدھوا بواہ۔ حضور مجھی تعمیل مین تو کچھ عذر نہین لیکن میری قسمت کی خوبی یا شاید اسوجہ سے کہ حضور اس ناچیز کی قدردانی اور پرورش فرماتے ہین یہہ سب صاحب مجھسے دلی حسد اور قدر سے کاوش رکھتے ہین اسلیے ہچکچاتا ہون۔

پریت چند (قلم لب پر رکھکر) اُو ہو بیشک تم ہمارا پیارا ملازم ہے ہم تمکو ایسی جگہہ بھیجنا نہین چاہتے۔ اچھا دربان کو بھیجو اور جب تک وہ آوے تم دربانی کرو۔

بدھوا بواہ باہر جاتا ہے اور اتفاق سے کہتا ہے کہ بھائی جلدی جاؤ سرکار بُلاتے ہین۔

اتفاق (اندر آکر) حضور کیا حکم ہے۔

پریت چند۔ دیکھو جی یہہ رقعہ لالہ سنے سنگھ و دینے چند و اگیان خان کے پاس

بیریت چند اپنے مکان پر بیٹھا ہے اور ایکانت سنگھ آتا ہے

ایکانت سنگھ- جناب کو تسلیم

بیریت چند- تسلیم- آئیے آئیے آپ سے تو بہت دنون بعد ملاقات ہوئی کہیئے آپ کا مزاج شریف-

ایکانت سنگھ- یار مزاج ذراج کیا پوچھتے ہو اندنون حواس باختہ ہین- لیکن مجھکو آپ کی طرف سے حیرت ہی کہ آپ سب طرح مطمئین اور لاپروا معلوم ہوتے ہین-

بیریت چند- کیون کیون- یہہ کہیئے خیر تو ہے-

ایکانت سنگھ- کیا تمھین اطلاع نہین آئی- تتوارتھ چند نے جو نالش کی ہے آپ نے کیا فکر کیا ہے- میرے نزدیک تو آپ بڑے لاپروا معلوم ہوتے ہین- بھائی مجھے تو ایسا فکر ہو رہا ہے کہ غیرت کو رمہ جینون ہین بھی دل نہین لگتا- کہان سے دینگے اندنون تو باواجی ہو رہے ہین- عدالتین اُلٹی ہین- بھلا کہیئے تو کیا صلاح ہے

بیریت چند- یار کہتے تو ہو سچ گر بابو آریہ چند کے یہان بگیہ کا سامان تھا اُسکی کاروبار اور ہر وقت کے شریک رہنے مین مجھے کچھ خیال نہین رہا ورنہ بھلا کہین ایسی مہم عظیم سے بے فکری ہو سکتی ہے- لو اچھا پہلے اس ہی کا مشورہ کرتے ہین- بھلا فرمایئے کیا کرنا چاہیئے-

ایکانت سنگھ- بھائی ہم تو آپ کو اپنا سرگروہ سمجھکر اسکی چارہ جوئی کے لئے آئے ہین

بیریت چند- صاحب یہہ تو سب آپکی مہربانی ہے لیکن پھر بھی اپنی رائے تو ضرور دینا چاہیئے-

ایکانت سنگھ- پھر تو یون کیجئے کہ سب کی رائے لیجئے-

مین بھیجکر جو چاہے سو کہنا۔

اگیان خان۔ اچھا جی لاؤ اطلاع لکھدین۔

لبواد سمن دیتا ہے۔ اگیان خان وصولیابی سمن لکھکر اور بیدرد سنگھ ملازم و مسٹر ورغلان صاحب لاٹ پادری کی گواہی لکھاکر سمن واپس دیتا ہے۔

سین سوم

اور اشخاص متعلق سین ہذا

۱- جبل سنگھ- مدعا علیہم کا ایک جان پہچان للا

۲- بدھوا لواہ- بیریت چند مدعا علیہ کا ملازم

۳- اتفاق- بیریت چند کا دربان

۴- مایا چار سنگھ- بیریت چند کا لڑکا

۵- پرمانا بھاس- بیریت چند کا وکیل

مدعا علیہم کے سب وکیلوں مین شامل و

۶- استیار تھہ سنگھ- پرمانا بھاس وکیل کا محرر

۷- انیتی بیگم- اگیان خان مدعا علیہ کی زوجہ

۸- غضب خان- اگیان خان کا لڑکا

۹- ہتسا- اگیان خان کی لڑکی

۱۰- زباندراز خان- اگیان خان کا وکیل

۱۱- مدن سنگھ

۱۲- بیچار سنگھ- مدن سنگھ کا بڑا بھائی

۱۳- مقدرا- کامنا روجہ ایکانت سنگھ کی باندی

۱۴- اتر ستیا

۱۵- آسکتا- اتریتا کی چھوٹی بہن

۱۶- ورسے چند- ایکانت سنگھ کا وکیل

۱۷- بھرمتی- سنسے سنگھ مدعا علیہ کی زوجہ

۱۸- اچار سنگھ- سنسے سنگھ کا لڑکا

۱۹- کلکال چند- سنسے سنگھ کا وکیل

۲۰- کشلے چند- کلکال چند وکیل کا محرر

۲۱- اناچار سنگھ- اونیت چند مدعا علیہ کا لڑکا

کلام کو تبدیل کرکے اسکی قدرت کچھ گھٹادے یا بڑھادے - اگر کوئی کہے
کہ خدا کے کلام مین اسطرح یا اُسطرح کی بات چاہیئے وہ بے موقعہ بڑبڑاتا ہے
کیونکہ خدا کی خاصیت سے کون واقف ہے مگر وہ آپ . . . .

بواد (گھنا کر دلین) توباہ توباہ چھی چھی الف لیلہ کی غپوڑون کو نہ سچ مان
لین کسیکو اُنکی ہی حقیقت کیا معلوم ہے مین کب تک ان غپون کو سنونگا
(آواز سے) حضرت اگیان خان صاحب !

اگیان خان - یہہ کون ہے ؟

بواد - جناب مین بہت دیر سے بیٹھا ہوں اور اب جانا مانگتا ہون ایک آپکے
نام کا سمن ہے وہ لے لیجے -

اسلام علی - تسے کہہ نہین دیا تھا کہ ٹھیر جاؤ ابھی وعظ ہو رہا ہے بڑے
بیہودہ ہو -

بواد - آپ نے اُس دفعہ کا مضمون نہین دیکھا جسمین سمن نہ لینے کی سزا لکھی ہے

اسلام علی (آنکھین سرخ کرکے) بس چپ بیٹھے رہو بکو مت -

پادری صاحب - ذرا ٹھیریے صاحب گرم مت ہوجیئے - (بواد سے) ہان
صاحب کیا سمن ہے ؟

بواد لالہ ستوارتھ چند نے نالش کی ہے

اسلام علی - دیکھو جی ہمارے سامنے بھی لالہ لالہ بکتا ہے (تلوار پر ہاتھ رکھکر)
کیا ہماری ذوا لفقار کہین چلی گئی -

پادری صاحب - بھائی صاحب ذرا ٹھیرو یہہ گھر کی حکومت نہین اپنے گھر

ہے وہان پر تشریف لیگئے ہین اور مین بھی وہان ہی جاتا ہون - کہیئے کیا کام ہی؟

بواد - چلئے مین بھی آپکے ہمراہ چلتا ہون - لالہ توارتھہ چند نے اونپر نالش کی ہے اوسکی اطلاع لایا ہون -

اسلام علی (غصہ مین بھر کر) اوپر نالش - کیا سچ ہی نالش کی ہی -

بواد - جی ہان یکم مارچ مقرر ہے -

اتنے مین دونون گرجا گھر مین پہونچگئے -

اسلام علی (بواد سے) ذرا ٹھیرو وعظ ختم ہونے پر کچھ کہنا -

بواد لاچار ہوکر بیٹھتا ہے اور وعظ ہوتی ہے -

اے عزیزو انسان پر فرض ہے کہ اپنے ایام زندگی مین گناہ کی معافی پانے اور عاقبت بخیر ہونے کی تدبیر کرین - اسکے لئے یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ کوئی آدمی شریعت کے کامون سے راستباز نگنا جائیگا - یعنی کوئی شخص اپنی نیکوکاری سے خدتعالی کی عدالت مین راستباز نہین ٹھیریگا کیونکہ خدا صادق القول کی شریعت کے بموجب کوئی شخص گناہ سے نہین بچ سکتا ہی اور جبکہ یہی ہم لوگون کی حقیقی حالت ہی پس ہمکو کوئی ایسا ضامن اور واسطہ بالضرور چاہیئے کہ جسنے ہمارے تصور اور گناہون کی سزا اپنے اوپر لی اور سزا اوٹھا چکا ہو - ویسا ہی ضامن اور واسطہ خداوند عیسی مسیح ہی لہذا جو کوئی یقین کرکے اوسپر اپنے تئین بالکل چھوڑ دیوے اور اپنی راستبازی کے لئے صرف اوسکی کامل راستی پر تکیہ کرے وہی نجات ضرور پاویگا - پہلے ہی چلا ہے کہ جیسے خدا کا کلام ہے ویسا ہی اوسکو مان لین - مخلوق کا کیا مقدور ہے کہ اوس

بواد- بہت اچھا-

ناستک چند (شاگردون سے) دوستو افسوس کی بات ہی کہ جیو کرم اور پن اور پاپ یا نرک سورگ وغیرہ کے جھگڑے مین پڑکر انسان ناحق اندریون کے بخشے کی انواع لذات سے محروم رہجاتے ہین- دراصل اگر دیکھئے تو نہ کوئی جیو ہے نہ کرم نہ پن نہ پاپ نہ دوزخ نہ بہشت پھر کیون ایک محض سودائے خام (پرلوک) کے بھروسہ پر کھانا پینا ناچ رنگ اور بیجینون کے وصال کو ترک کرین اور طرفہ یہ کہ مدجہالت مین شمار ہون دیکھو شاستر مین لکھا ہی کہ اے شتدنبتر کی دھارک تلبجا عمدہ کام بھوگ کی لذت پیدا کرنے والی شراب پی- اور کاموت پن شکتی کا ایجاد ن ہارا مانس کھا- کیونکہ پرتھوی- آپ- تیج بایو ملکر چیتن شکتی پیدا ہوجاتی ہے- جیسے- جو- گڑ وغیرہ سے شراب- اور جگت جتنا دکھائی دیتا ہے اوتنا ہی ہے نرک یا سورگ کہین نہین ہی پس ہر طرح کی لذات اور خواہشات لطیفہ سے محروم رہنا عجیب اور درجہ اعلیٰ کی جہالت ہے-

بواد- لو صاحب پہلے اطلاع لکھدیجئے-

ایکانت سنگھ ہان بہت اچھا-

ایکانت سنگھ سن لیکر اور اطلاع اپنی لکھکر و ناستک چند اور ستو اچھا چار سنگھ کی گواہی کرا کر بواد کو واپس دیتا ہے- بواد جاتا ہے- راستہ مین اسلام علی کو جاتے ہوے دیکھکر پوچھتا ہے-

بواد- کیون صاحب آپکو معلوم ہی حضرت اگیان خان کہان ملینگے ؟

اسلام علی- آج کمپنی باغ کے گرجا مین لاٹ پادری صاحب آئے ہین انکا وعظ

ہے۔ ظاہر چراغ کی لو کی مانند اس ہی طرح تمام چیزین لحظہ لحظہ بدل جانے والی ہین۔ جیو یعنی روح بھی ایسے ہی ہی اسواسطے کرنیوالا جیو اور ہوتا ہے اور اسکے نتیجہ بھوگنے والا جیو اور ہوتا ہے اور جیسے اور چیزین دودھ مٹھائی وغیرہ کھانیکے لایق ہین ویسے ہی گوشت ہی اور جیسے دودھ پانی وغیرہ پینے کے لئے ہین ویسی ہی شراب بھی پینے کے لایق ہے اسمین کچھ برائی نہین ہی۔

بواد۔ صاحب مجکو دیر ہوگئی ہے انکے گھر پر بھی مین ہو کر آیا ہون۔ آپ مجکو ناستک چند کا پتہ بتلا دیجئے وہان ہی چلا جاؤن گا۔

بودھ چند۔ حقیقت مین آپ دیر سے آئے ہین اچھا بیٹا سو اچھا چار سنگہ جاؤ انکو اپنے تایا صاحب کے مکان پر چھوڑ آؤ۔

بواد اور سو اچھا چار سنگہ ناستک چند کے مکان پر جاتے ہین اور پہونچکر دونون نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

ناستک چند۔ کیسے آئے۔

بواد۔ لالا ایکانت سنگہ کے نام کا ایک سمن ہی۔ یہ کہکر سمن ایکانت سنگہ کو دیتا ہی۔

ناستک چند۔ (ایکانت سنگہ سے) کیا کسی نے نالش کی ہے ؟

ایکانت سنگہ۔ جی ہان وہ مین نہین۔ لالہ ہتوارتھ چند انکو نالش کا شوق ہوا ہی۔

ناستک چند۔ بھائی۔ لوگ بڑے بیوقوف ہین۔ نہین سمجھتے کہ روپیہ اگر کسی کے پاس موجود ہو تو نالش کیون کرا دے اور سچ پوچھو تو شاستر پڑھ کر عالم ہوگئے۔ یہ سب جھگڑے وہی کرتے ہین۔ خیر دیکھا جاویگا۔ مگر کیا ہے (بواد سے) بھائی ذرا ٹھیر جاؤ ایڈیشن ختم ہونے پر اطلاع لکھدینگے۔

اوسنے چند اطلاعیابی تحریر کرکے اور سانکھیہ چند و ناداں سنگھ اپنے ملازم اردلی کی گواہی کراکر بواد کو واپس دیتا ہے۔

بواد (سن واپس لیکر) اگیان خان کا پتہ کیا ہے؟

اوسنے چند۔ اگیان خان کو تم بھی کہینی باغ کے گرجا مین چھوڑ کر آیا ہون۔

بواد جاتا ہے اور بودھ سنگھ کی کوٹھی پر پہونچکر دور سے سلام کرنیکے بعد پوچھتا ہے کہ یہاں لالا ایکانت سنگھ بھی ہین۔

بودھ سنگھ (گردن اوٹھاکر) بھیا ابھی تو تھے اور اب پھر آیا چاہتے ہین شاید بھائی ناستک چند کے یہاں چلے گئے ہین۔ اونکا دل تو ہر وقت یہان ہی رہتا ہی مگر بھائی صاحب کا بھی اشتیاق بہت کچھ ہی اکثر وہان بھی چلے جاتے ہین۔ ذرا بیٹھ جاؤ۔

بواد بیٹھ گیا بودھ سنگھ شاستر کا مطالعہ کرتا ہے۔

"جگت مین ہر ایک درب جس جس مین دوسرے درب کو اُتپان ہو اسو نیم ت کو پراپت ہوتا ہے۔ پرکش دیپ سکھا کی نائین ایوم ست ستو جس تھائی ہین۔ جیو بھی ایسا ہی ہے اسواسطے کرتا اور بھوگتا دوسرا ہے اور مانس بھی جیسے اور بستو دودھ مٹھائی آدک کھانیکے لئے ہین ویسی ہی ہے اور ایسا ہی شراب بھی دودھ یا پانی کی مانند پینے کے لئے ہی۔ اسمین کچھ دوش نہین ہے"

ترجمہ

دنیا مین ہر ایک چیز لحظہ بلحظہ دوسری چیز کو پیدا کرتی ہوئی خود فنا ہوتی جاتی

کھنڈنے مین کتنا پاپ ہوتا ہے۔

عورت - مہاراج میرے ہاتھ بہت غلیظ ہو رہے ہین بنا دھوئے کیسے ہاتھ لگادون

سفیدپوش - ارے مورکھ شریر شدھی اچھی ہے یا اشنا معلوم ہوتا ہے کہ تو اشنان بھی بہت کیا کرتی ہوگی - اشنان کرنے مین مہاپاپ ہوتا ہے - ہم تجکو اُپدیش کرتے ہین کہ اشنان کرنا بالکل تیاگ دے کیونکہ اسمین بہت جیوؤن کا گھات ہوتا ہے اور ہمکو پیاس لگی ہے جو کچھ برتنون کا دھووں رکھا ہو تو لاؤ۔

عورت - مہاراج مجھے تو ایسا پانی آپکو پلاتے ہوے گھن آتی ہے کہو تو اچھا پانی لاؤن - یہ ہاتھ دھوئے بغیر کیسے لاؤن۔

سفیدپوش - اچھا تو ہم تیرے یہان آہار ہی نہین لینے - تو بڑی پاپنی ہے۔ اور چلدیئے۔

بواد یہہ تمام باتین سنکر اپنے دلمین کہتا ہے کہ یہہ شخص تو بڑا غلیظ ہے اسنے سر بھنگیون کو بھی مات کر دیا - پھر ظاہر مین کہتا ہے -

بواد - اجی مہاراج سنسے سنگ کا پتہ بھی کچھ معلوم ہے -

سفیدپوش - بھائی وہ تو ہمارے اوپاسرے مین ملینگے سیدھے وہین چلے جاؤ۔

بواد اوپاسرے مین جاتا ہے اور سنسے سنگ کو سمن دیتا ہے - سنسے سنگ اہلمد ایلی لکھکر منتر پرشاد و جتیر سنگ کے دستخط کراکر بواد کو دیتا ہے اور بواد بتاتا ہے -

بواد (لوٹکر) کیون جی جیرت اوپے چند کہان ملینگے ؟

سنسے سنگ - بھائی اول تو سانکھیہ چند کے یہان ورنہ کالاپلٹ سنگ کے مکان پر۔

بواد سانکھیہ چند کے مکان پر جاتا ہے اور وہان پر اوپے چند کو سمن دیتا ہے۔

بیریت چند ہمن پر تفصیل لکھکر اور دُر لبودہ سنگہ باغبان و تعصب سنگہ کی جو اسوقت
وہان موجود تھے گواہی کراکر چپراسی کو دیتا ہے اور چپراسی جاتا ہے - اور راستہ مین
ایک شخص سفید پوش آراستہ صورت کھڑاون پر چڑھے ہاتھ مین کرمنڈل لئے ہوے
کو ایک اشراف کے گھر مین جاتا ہوا دیکھکر مدعا علیہم کا پتہ دریافت کرنے کے لئے
اُسکے پاس جاتا ہے -

سفید پوش (اندر جاکر مستورات سے) دھرم بردھ

مستورات (کھڑے ہوکر اور ہاتھ جوڑکر) مہاراج پتی جی کچھ بھوجن تو اسوقت ہے
نہین - پر ماکھن تو رکھا ہے دو دن کا ہوگیا ہے -

سفید پوش (خوشی سے) اچھا وہی لاؤ -

عورت (حیرانی سے) مہاراج کیا ماکھن پتی بھی کھاتے ہین - دیکھو بھگوتی سُوتر
مین یہہ لکھا ہے کہ ماکھن مین بیچ اندری جیو پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہین -

سفید پوش (ناخوش ہوکر) ہاے ہاے اس ہی واسطے تو کہا ہے کہ عورتون کے
روبرو شاستر پڑھنا یا اپدیش دینا بھی نہین چاہئے اور عورتون کو پڑھانا تو کدا پت
نہین چاہئے - یہہ تھوڑا سا پڑھنے کا ہی کارن ہے جو تجھکو شردھان نہین ہے اور پتی پر
بھی دوش لگاتی ہے - ارے مُورکھ ماکھن کھانے مین پاپ پتی کو کیسے ہوسکتا ہے
اسکو تو گرہستی ہی لے رہا ہے -

عورت - اچھا مہاراج جو آپ کہین سو ہی سچ ماکھن لاتی ہون -

یہہ کہکر وہ ماکھن لانے کے واسطے ہاتھ دھونے کو طیار ہوئی کہ فوراً وہ شخص بول اُٹھا

سفید پوش - ارے یہہ کیا کرتی ہے ہاتھ مت دھونا - تو نہین جانتی کہ پانی کے

پاگیک چند- شاید ایسا ہو- اچھا دیکھو بیٹا ہنسک پرشاد انکو اپنے چچا کے باغیچہ مین پہونچا دو- وہان دونون ہونگے-

ہنسک پرشاد بواد چپراسی کو لیکر جاتا ہے اور باغیچہ مین پریت چند اور آریہ چند دونون بیٹھے ہین-

بواد (سمن لا پریت چند کے ہاتھ مین دیکر) لیجیے ایک آپ کے نام کا سمن ہے-

پریت چند سمن کو پڑھ کر متحیر ہوتا ہے اور آریہ چند اونکے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھکر پوچھتا ہے-

آریہ چند کیا ہے ؟ کیسا سمن ہے ؟

پریت چند کچھ نہین تتوارتھ چند نے تمسک کی نالش کردی ہے-

آریہ چند- کیا تتوارتھ چند کو اسقدر حوصلہ ہوگیا کہ آپ پر نالش کی ہے- اول تو آپ نے اپنے حصہ کا روپیہ ہی کیون نہ ادا کردیا جو یہہ جھگڑا ہی نہوتا-

پریت چند- بھائی دیدین تو سب کچھ مگر اندنون تو کورے باواجی ہو رہے ہین- ہے کسکے پاس-

آریہ چند- خیر مگر اسقدر حیرانی اور افسوس کی کیا بات ہے اب اگر جھگڑا ہے تو جھگڑا ہی سہی ہمارے سب شاگردون مین بہت اتفاق ہے اور سب آپکے نمک پروردہ ہین اور صدر اعلے صاحب سے بھی ہمنے رسم ڈال ہی رکھی ہے گو وہ شاید حکومت کے گھمنڈ مین کچھ خیال سا نہین کرتے- لیکن کچھ آنکھون کا لحاظ ضرور کرین ہی گے- مگر ذرا ہین انصاف پسند- جو کچھ دل مین آتا ہے سو ہی کرتے ہین- خیر دیکھا جاویگا اسپر اطلاع تو لکھدیجیے-

بواد - اور یہہ بریت چند وغیرہ کہان ملینگے۔

وشنو سنگہ - بریت چند کو تو مین ابھی یاگیک چند کے مکان پر چھوڑ آیا ہون جلدی سے چلے جاؤ۔

بواد جاتا ہے اور یاگیک چند کے پاس پہونچکر کہتا ہے۔

بواد - یہان لالہ بریت چند آئے تھے کہان ہین ؟

یاگیک چند - بھیّا ابھی تو اوٹھکر گئے ہین۔ کچھ آجکل ہمارے چچا اور بھائی لالہ آریہ چند پر زیادہ کرم ہے۔ غالبًا وہان ہی گئے ہونگے۔

بواد - کیون آپ کے اوپر تو بہت زیادہ مہربان تھے۔

یاگیک چند - بیشک مگر بھائی تم جانتے نہین کہ آجکل زمانہ ہی کچھ ایسا ہے۔ اول اول تو بھائی صاحب نے اور اونھون نے بھی ہماری خوب پرورش کی لیکن اب دونون ہماری بیخکنی پر آمادہ ہین چنانچہ یہان تک تو مجکو یاد کہ کہتے ہین کہ یگیہ مین حیوانات کا جلانا جایز نہین حالانکہ وید کے چند احکام اس بارہ مین مشہور ومعروف ہین اور اونکے گرو سوامی دیانند جی نے بھی اپنی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش طبع اول مین اسکو جایز رکھا تھا۔

بواد - خیر اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ وہ کہان ملینگے مین تو اون سے واقف بھی نہین

یاگیک چند - کیون ! بھائی صاحب تو آپ کا سب کچھ دم بھرتے ہین ہر وقت آپ کو یاد کیا کرتے ہین۔

بواد - یہہ بیشک مین بھی سنتا ہون لیکن دراصل وہ مجکو نہین پہچانتے اور مین اونکو نہین جانتا میرے نام کا کوئی اور شخص ہوگا۔

٦- یاگیک چند
٧- آریہ چند - یاگیک چند کا چچازاد بھائی
٨- ہنسک پرشاد - یاگیک چند کا بیٹا
٩- وِرُبودھ سنگھ } بیرت چند کی تعمیل سمن کے گواہ
١٠- تعصّب سنگھ }
١١- سفید پوش ایک تیی سنے سنگھ مدعا علیہ کے گرو
١٢- منتر پرشاد } سنے سنگھ کی تعمیل سمن کے گواہ
١٣- جنتر سنگھ }
١٤- کایا پلٹ سنگھ - ونے چند مدعا علیہ کا ایک ہم جلیس
١٥- سانکھ چند - ونے چند کا دوسرا ہم جلیس
١٦- نادان سنگھ - ونے چند کا ملازم ازلی
١٧- اسلام علی - اگیان خان مدعا علیہ کا بڑا بھائی
١٨- بیدرد سنگھ - اگیان خان کا ملازم
١٩- مسٹر ورغلان - لاٹ پادری

بواد چپراسی کا سمن کی تعمیل کرنا

اہل ہی چپراسی لالا ایکانت سنگھ کے مکان پر آواز دیتا ہے

بواد (بآواز بلند) لالا ایکانت سنگھ صاحب -

کامنا (ایکانت سنگھ کی زوجہ) بیٹا شتے سنگھ دیکھو کوئی تمھارے لالا کو آواز دیتا ہے -

وشتے سنگھ (اندر سے) کون ہے بھائی !

بواد سرکاری چپراسی سمن ہے ایک ایکانت سنگھ کے نام کا -

وشتے سنگھ (باہر آکر اور سمن دیکھکر) اوبے ایمان نے نالش کی ہے !

اچھا جی - لالا - لالا بودھ سنگھ کی کوٹھی پر ملینگے یا ناستک چند کے مکان پر

سود میں ادا نہیں کیا بلکہ ہر طرح کی رنجش و اذیت مدعی پر آمادہ ہے چنانچہ ۳۰ نومبر ۱۸۸۸ء روز طلب خیر و انکار مدعا علیہم سے بنا مخاصمت اندر حدود عدالت کے پیدا ہوئی - لہذا مدعی مستدعی دادرسی ذیل کا ہے -

ڈگری مبلغ ۶۰۰۰ اصل و مبلغ ۶۴۳۲ سود کل مبلغ ۱۲۴۳۲ کی بحق مدعی بنام مدعا علیہم مع سود دوران و آیندہ و خرچہ عدالت اس بیان سے صادر فرمائی جاوے کہ مدعا علیہم مذکور کل زر مطالبہ اندر میعاد معینہ عدالت کے ادا کریں در صورت خلاف ورزی کے جایداد مکفولہ یا ایک کافی جزو اسکا نیلام کرایا جاوے -

تا مد علم و یقین میرے کے مضمون عرضیدعوے ہٰذا صحیح و درست ہے - العبد

عرضی فدوی تیوارتھ چند مدعی

الرقوم یکم دسمبر ۱۸۸۸ء — تیوارتھ چند مدعی

بابو پاٹ چند بعد کرنے اپنے دستخط کے عرضیدعوے کو عدالت مین داخل کرتے ہین - جج نے سمن عدالت سمن بنام مدعا علیہم جاری کرتا ہے - جو آدھ چپراسی واسطے تعمیل کے لیکر جاتا ہے -

سین دوم

اور اشخاص متعلق سین ہٰذا

۱ - کامنا - ایکانت سنگھ مدعا علیہ کی زوجہ

۲ - وجے سنگھ - ایکانت سنگھ کا بیٹا

۳ - بودھ سنگھ - ایکانت سنگھ کا ایک ہم جلیس

۴ - نانک چند - بودھ سنگھ کا بڑا بھائی و ایکانت سنگھ کا دوسرا ہم جلیس

۵ - شوا چھا چار سنگھ - بودھ سنگھ کا بیٹا

پرمان چند (تمسک کی پشت دیکھکر) کیوں صاحب فکر کی کیا بات ہے دستاویز رجسٹری شدہ ہے پھر کیا ڈگری نہ ہوگی۔

تتوارتھ چند- جناب کی عنایات سے سب کچھ امید ہے۔

پرمان چند (گیان سنگھ محرر سے) منشی جی اسٹامپ منگاکر عرضیدعوی اور وکالت نامہ مرتب کردو۔

گیان سنگھ محرر عرضیدعوی و وکالت نامہ مرتب کرکے بعد کرانے دستخط مدعی کے وکیل کو دکھلاتا ہے اور عرضیدعوے کو پڑھکر سناتا ہے۔

بعدالت جج ماتحت ضلع تھیات نگر

لالا تتوارتھ چند ولد مانیکا نت چند قوم نستارک پیشہ دادوستد ساکن ضلع ستیارتھ نگر عرف نجات نگر

مدعی

بنام

ستے سنگھ دہیرتے چند وایکانت سنگھ و اَنیتے چند و اگیان خان پسران مہاموہ سنگھ اقوام خودپسندی ساکنان تھیات نگر مدعاعلیہم

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے

نمبر ا- مدعاعلیہم نے بتاریخ یکم اگست سنہ ۱۸۷۴ء مبلغ ۱۰۰ صه بمقام تھیات نگر نقد مدعی سے قرض لیکر تمسک مناط دعوی بوعدہ ادائے عند الطلب معہ سود بحساب فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے بکفالت عزت وتوقیر جائیداد بوقت طلب خود تحریر کرکے رجسٹری کرادیا تھا۔

نمبر ۲- زان بعد باوجود تقاضا متواتر کے مدعاعلیہم نے ہنوز کوئی خرمہرہ اصل یا

بخوبی جانتے ہین وہ روپیہ سے قطعی جواب دیتے ہین اب کیا کرین - کثیر رقم کا معاملہ ہے چپکا ہو کر بیٹھا نہین جاتا - بلکہ صاحب اُلٹا دھمکاتے ہین -

پرمانٹ چند - دستاویز ہے آپ کے پاس؟

ستوارتھ چند - ہان لایا تو ہون -

پرمانٹ چند - تو فکر کیا ہے لائیے ابھی نالش دایر کردون - خود روپیہ دینگے نہین جایداد نیلام ہوجائیگی -

ستوارتھ چند تمسک بستہ سے نکالکر دیتا ہے اور پرمانٹ چند پڑھتا ہے -

ہمکہ سیلنسے سنگھ وپریت چند وایکانت سنگھ واوے چند و
اگیان خان بیسران ہنہو سنگھ قوم خود پسندی ساکن تعصبات نگر ریز
جو کہ ہمنے مبلغ پانچ ہزار پانسو پچاس روپیہ کلدار جسکے مبلغ دو ہزار ساتسو
پچھتر روپیہ نصف ہوتے ہین پاس سے لالہ ستوارتھ چند پسر لالہ ایکانت چند
قوم نستارک ساکن ضلع نجات نگر کے نقد بطور قرض لیئے ہین لہذا اقرار
کرتے ہین کہ مبلغان مذکور عند الطلب سود بحساب فیصدی ایک روپیہ
ماہواری کے دائن مذکور کو ادا کرینگے اور تا ادائے مبلغان مذکور کے
دروبست جایداد عزت و توقیر اپنی واقعہ موضع شریر پید کی زیر بار
تمسک ہذا مکفول و مستغرق کرتے ہین کسی دوسری جگہ
انتقال اُسکا نہیں کرینگے لہذا یہ چند کلمہ بطریق تمسک لکھدیئے
فقط

کیم اگست سنہ ۱۸۷۷ء

سین اوّل

اشخاص ناٹک متعلقہ سین ہٰذا

۱- تتوارتھ چند - مدعی
۲- اننیکانت چند - مدعی کا باپ
۳- نستارک - مدعی کی قوم
۴- ستیارتھ نگر عرف نجات نگر - مدعی کی جائے سکونت
۵- پرمان چند - وکیل مدعی
۶- نگتیان سنگھ - وکیل مدعی کا محرر
۷- فرضی مل مہاجن } گواہان مدعی
۸- طبعزاد خان پٹھان }
۹- نیرنئے - منصرم عدالت

۱۰- ستنتے سنگھ }
۱۱- بپرتیت چند }
۱۲- ایکانت سنگھ } مدعا علیہم
۱۳- اونئے چند }
۱۴- اگیان خان }
۱۵- مہاموہ سنگھ - مدعا علیہم کا باپ
۱۶- خود پسندی - مدعا علیہم کی قوم
۱۷- مثھیات نگر - مدعا علیہم کی جائے سکونت
۱۸- بواد - عدالت کا چپراسی - تعمیل سمن کرنیوالا

احاطۂ عدالت مین بابو پرمان چند وکیل کے پاس
تتوارتھ چند مدعی معہ بیبیک چند بیٹھا ہے

تتوارتھ چند - بابوجی اور باتین تو ہوئین سو ہوئین مگر اندنون ایک نیا فکر پیش ہے اسکی تو کچھ تدبیر کیجیے -

پرمان چند - کیا ہے ؟

تتوارتھ چند - جناب من وہ جو ستنتے سنگھ و بپرتیت چند وغیرہ کا زمرہ ہے جنکو آپ

نتیجات ناشک ناٹک

حصہ اول

از تصنیف سکھ داس صاحب

خلاصہ کتاب

لالہ متوا رتھ چند نے اپنے قرضہ کی نالش بنام لکھنے سنگھ و ہرچند و اچکانت سنگھ داؤ وپتے چند داگیان خان مدعاعلیہم بعدالت منشی پریکشک چند جج ماتحت۔ معرفت بابو پرمانند چند بی اے۔ ایل ایل بی وکیل دائر کی اور ہر پانچ مدعاعلیہم نے ایک نئے طرز سے معرفت بابو پنا لعل جین چند وغیرہ وکلاء کے علیحدہ علیحدہ جوابدہی کی عدالت نے بعد تحقیقات اور مباحثہ و غور کامل کے دعوی مدعی کو ڈگری کیا جسکی کل کارروائی کی نقل حرف بحرف ہدیہ ناظرین ہے ذیل میں ملاحظہ فرماویں۔

تمہید

پر یہ ود اندنون مجکو اپنے ایک مہربان یعنی بابو سورج بھان صاحب وکیل خلف الصدق
لالہ خوشوقت رائے صاحب رئیس قصبہ نکوڑ ضلع سہارنپور کی معرفت ایک مقدمہ تازہ اور
دلچسپ کے فیصلہ کی خبر ملی ہی کہ جسکی خوشی اور خرمی کے غلبہ سے احقر کو شادی مرگ ہو جانے
کا احتمال ہی - بنابرین میرے ایک صاحب لالہ پریم سنگہ نے مجکو اسپر آمادہ کیا ہے کہ مین
اسکو اپنے دوستون اور جملہ منصف مزاجون پر تقسیم کرون اور ناظرین و شائقین کو
فایدہ پہونچاؤن اور اپنے کو اسقدر شادمانی کی ناتوانی کے صدمہ سے بچاؤن - اگرچہ میرا
دوسرا مہربان عقل چند فرماتا ہے کہ اے بیوقوف یہہ کیا خیال محال ہی یہہ نعمت تو ایسی
لازوال باکمال ہی کہ اگر ایک عمر بھی اسکے تقسیم کرنے کی کوشش کیجاوے تاہم اس
مین سے حبہ بھر بھی گھٹنا آگ مین باغ لگانا ہے - مگر ساتھ ہی اسکے اسکی یہہ بھی ہدایت
اور تاکید ہی کہ پھر ایسے ذخیرۂ بے پایان اور بضاعت فیض رسان زبان کی متمتع بیغایت
سے یگانہ اور نیز بیگانہ کو بھی محروم رکھنا شرط مردانگی اور فرض انسانگی و اخوانگی سے کوسون
دور ہے اور خساست لاثانی و خیانت و بے ایمانی مین داخل ضرور ہیں بہرحال مین
ایسے خزانہ بے بہا اور معدن لا انتہا کو بذریعہ اس ناقص تحریر کے سردست لٹا دینا ہی
بہتر اور انسب سمجھتا ہون خواہ میرے مصاحب اول کی راے معقول ہو اور درست
اور خواہ مہربان ثانی کا فرمانا بجا ہو اور درست لہذا اب ناظرین قدردان اور شائقین
سخن دان کی خدمت بابرکت مین بصد عجز و نیاز گزارش اور التجا ہے اور انکی بزرگانہ
دعا مانہ نظر سے امید کامل ہی کہ اس ہیچمدان ہیچمیرز کی ناقص التحریری اور عبارت کی
نازیبائی وغیرہ کی شکایت کو واگذاشت فرماکر اصل مطلب بے غرضانہ کو بشرط پسند
قبول فرماوینگے جبرا کے خلاف - اور اگر کسی موقع پر سہو سے نادانستہ کوئی لفظ سخت
یا کریہہ (لا اکثر ضمن عبارت مین ہو جاتا ہے) واقع ہوا ہو تو اسکو بلحاظ میری آزادانہ
تحریر کے متروک سمجھینگے اور معاف - جیسا کہ کوئی طفل اپنی توتلی زبان مین کسی
مضمون ضروری سے آگاہ کرے تو اسکا طرز کلام اور ناموزونی سخن متروک سمجھی جاتی ہے
اور ناقابل یادداشت - اور جیسا کہ کسی غریب یگانہ کا بصدق دل سے پیش کیا ہوا حسب
حیثیت پاکیزہ طعام قدردانون کے نزدیک غنیمت شمار ہوتا ہے اور ڈھال کی [illegible]
وغیرہ پر رکھنے وغیرہ کا نقص قابل واگذاشت -
الراقم - ہیچمند کمترین لکھپت رائے خلف الصدق لالہ منگل سین صاحب ساکن قصبہ چلکانہ ضلع سہارنپور

ओं

متھیات ناشک ناٹک

جسمین ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ مین ہر ایک مت کی آزادانہ
بحث کرکے سچ اور جھوٹ کے کھرے کھوٹے کا امتحان کیا گیا ہی

حصہ اول

مصنفہ پنڈت رکھب داس صاحب متوطن قصبہ چلکانہ ضلع سہارنپور

جسکو

حسب فرمایش جناب بابو سورج بھان صاحب وکیل عدالت منصفی دیوبند
خادم الملک بہاری لال بی۔اے سب جج گورنمنٹ ہائی
اسکول بلندشہر مصنف ہنومان چرتر ناول دہفت جواہر وغیرہ
و مترجم بھرتہری سنگار ویراگ شتک بھرتہری نیتی شتک
چانک نیتی درپن وغیرہ نے

بعد نظر ثانی

مطبع سرن پرکاش بلندشہر مین باہتمام منشی ہر پرشاد طبع کرایا

سنہ ۱۸۹۹ء